تاریخ مدینہ منورہ



ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین ، وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعھم اِلی یوم الدین، رضی اللہ عنھم اَجمعین، اما بعد: نبی رحمت ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کیلئے منتخب فرمایا، اپنی دعوت کا مرکز بنایا، اسے اپنا حرم قرار دیا، اس کیلئے برکت کی دعا مانگی، زندگی کے آخری دس سال یہاں گذارے، آپ ﷺ کی قبر مبارک یہیں ہے۔ اِس شہر میں فوت ہونے والے کو اپنی شفاعت کی خوشخبری دی، ایمان سمٹ کر یہیں آئیگا، دجّال یہاں داخل نہ ہوسکیگا اور طاعون کی بیماری اسمیں نہ پھیلے گی، یہ شہر آنکھوں کا نور ہے، دلوں کا سرور ہے، جہاں ہر قدم جائے عبرت ہے، اسکے اہم مقامات میں سے مسجد نبوی شریف مسجد قباء مسجد جمعہ اور تمام وہ مسجدیں ہیں جہاں آپ ﷺ کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نمازیں ادا کیں ، اِن مقامات سے اسلامی یادیں وابستہ ہیں، اہل نظر کو یہاں آیات واحادیث کی تشریح ،غزوات کی تاریخ اور معجزات کی تفصیل ملتی ہے، انصاری قبائل کی جگہوں کا تعین ہوتا ہے۔ یہاں فکری معلومات اور مشاہداتی مطالعہ کا باہمی ربط چودہ صدیوں سے جاری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے مدینہ منورہ میں تاریخی اہمیت کی حامل مساجد کی نئی تعمیر وتوسیع اور مرمت کا خصوصی حکم دیا، تا کہ امت اسلامیہ میں موجودہ دور کی عظمت اور اسکے تابناک ماضی کی یاد تازہ ہوسکے۔

خالقِ کائنات نے فرشتوں کے سردار کو ایک مقدس پیغام دے کر اپنے آخری نبی ﷺ کے پاس بھیجا جس میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمتوں کا اعتراف ہے۔ ارشاد ربانی ہے: اور جولوگ اِن مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لاکر دارالہجرت میں مقیم تھے یہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کرکےان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا

جائے اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔

اس کتاب میں مدینہ منورہ کے فضائل، اُسکی حدود، تاریخی مساجد، بعض تاریخی پہاڑ، کنوؤں اور وادیوں کا تذکرہ ہے، نیز غزوات کے محل وقوع اور قبائل انصار کے مقامات کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مزید وضاحت کیلئے تصاویر اور نقشوں کو شامل کتاب کر دیا ہے جنہیں کمپیوٹر ڈیزائننگ کے اعلی معیار پر تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب میں مندرجہ بالا تاریخی مقامات کا مختصر تعارف اور اُن کے بارے میں وارد شدہ آیات واحادیث میں سے بعض کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے جس سے ہر مضمون کا اجمالی خاکہ سامنے آئیگا، اور تفصیلات کے لئے بڑی کتابوں کی طرف رجوع کرنا آسان ہوگا اور مطالعہ کا شوق بڑھے گا۔ نیز اس مضمون سے متعلقہ آیات واحادیث کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

میں نے یہ معلومات عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ علمی گلدستہ اُن حضرات کی خدمت میں پیش ہے جو مدینہ منورہ کی تاریخ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ جسے میں نے تفسیر، حدیث، تاریخ، انساب اور قبائل کے باغیچوں سے چُن کر گلہائے رنگارنگ سے مزین کیا ہے۔ یہ میری عاجزانہ کاوش ہے۔ اسمیں جو کچھ صحیح ہے وہ اللہ کا فضل ہے اور اگر کوئی غلطی ہو تو میری کم علمی ہے۔ جو اس پر مطلع ہو وہ میری رہنمائی کر دے۔

اللہ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے مجھے یہ علمی خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا کی۔ دعا ہے کہ یہ کوشش قبول ہو جائے، اور آخرت کے لئے ذخیرہ بن جائے۔

وصلى الله وسلم على نبينا وحبيبنا وشفيعنا محمد ﷺ وآله واصحابه ومن تبعهم إلى يوم الدين.

محمد الیاس عبدالغنی
عفا اللہ عنہ

مدینہ منورہ کے نام أسماءُ المدينةِ المنوّرة The Names of Madinah

أرض الله	الإيمان	البَارّة	البرّة
البُحيرة	البَحِيرة	الجابرة	الجُنّة الحصينة
الحبيبة	الحرم	حرم رسول الله	حسنة
الخيّرة	الدار	دار الأبرار	دار الإيمان
دار السنة	دار السلام	دار الفتح	دار الهجرة
الدرع الحصينة	ذات الحرار	ذات النخل	سيدة البلدان
الشافية	طابة	طائب	طيبة
ظبابا	العاصمة	العذراء	الغرّاء
غلبة	الفاضحة	القاصمة	قبة الإسلام
قرية الأنصار	قلب الإيمان	المؤمنة	المباركة
المجبورة	المحبّبة	المُحِبّة	المحبوبة
المحبورة	المحرمة	المحروسة	المحفوفة
المختارة	مُدخل صدق	المدينة	المرحومة
المرزوقة	المسكينة	المسلمة	المطيبة
المقدسة	المقرّ	المكينة	الموفّية
الناجية	نبلاء	النحر	يندد

Ahmad

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

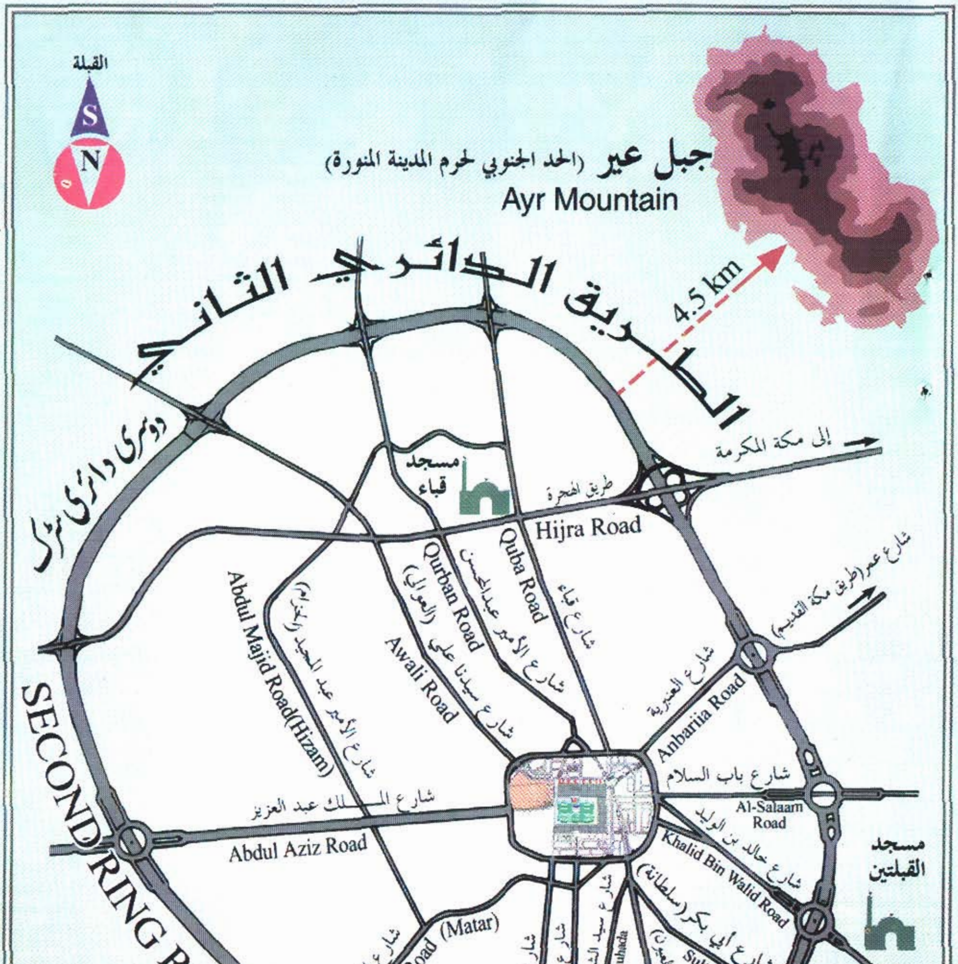
حدودِ مدینہ منورہ

ارشادنبوی ہے: ''جبل عیر اور ثور کا درمیانی علاقہ حرم مدینہ ہے۔ جو شخص یہاں بدعات اور خلاف شریعت کام کا ارتکاب کرے یا کسی بدعتی اور بے دین شخص کو پناہ دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام لوگوں کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۰)

جبل عیر اور ثور کے درمیان تقریباً پندرہ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ دونوں پہاڑ جنوب وشمال میں مدینہ منورہ کی حد ہیں۔ مشرق ومغرب کی جانب حدود حرم کا تعین کرتے ہوئے نبی خاتم ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے دونوں محلوں (حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ) کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۶۳).

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: فرشتوں اور لوگوں کی لعنت کا مقصد رحمت الٰہی سے دوری کے مفہوم کی تاکید ہے۔ اور یہاں لعنت سے مراد اِس گناہ کی سزا ہے جو کافر پر لعنت سے مختلف ہے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا اور گنہگار کو پناہ دینا برابر ہے۔ (فتح الباری ۴/۸۴).

واضح رہے کہ سعودی وزارت داخلہ کی ایک کمیٹی نے حرم مدینہ منورہ کی حدود کی نشاندہی کا کام مکمل کرلیا ہے اور مختلف مقامات پر ۱۶۱ برج نصب کیے گئے ہیں، جسکے بعد فضائی اور برّی راستوں سے حدودِ حرم کا تعین آسان ہو گیا ہے۔

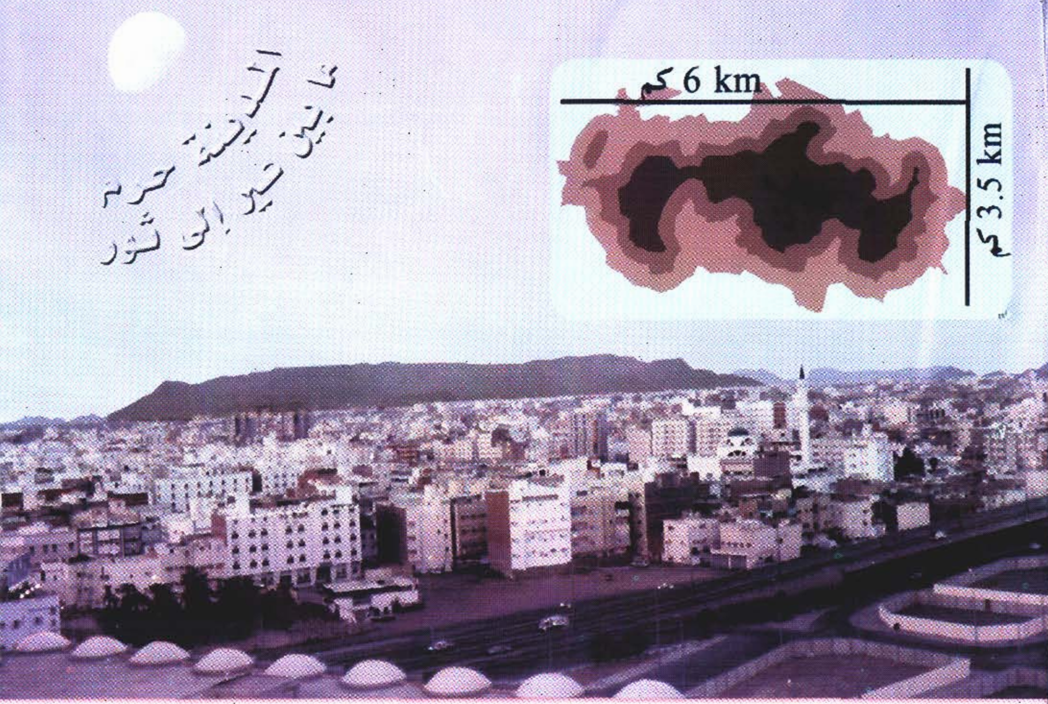

القبلة
S
N
جبل عير (الحد الجنوبي لحرم المدينة المنورة)
Ayr Mountain
الطريق الدائري الثاني
4.5 km
دوري دائري مرك
إلى مكة المكرمة
مسجد قباء
طريق الهجرة
Hijra Road
Quba Road
شارع قباء
Qurban Road
شارع الأمير عبدالمحسن
شارع سيدنا علي (العوالي)
Awali Road
Abdul Majid Road(Hizam)
شارع الأمير عبد المجيد (الحزام)
شارع عمر (طريق مكة القديم)
شارع العنبرية
Anbariia Road
شارع باب السلام
Al-Salaam Road
شارع خالد بن الوليد
Khalid Bin Walid Road
مسجد القبلتين
شارع أبي بكر (سلطانة)
Sultana Road
إلى تبوك
SECOND RING ROAD
شارع الملك عبد العزيز
Abdul Aziz Road
Airport Road (Matar)
شارع المطار
شارع أبي ذر
شارع الملك فهد
شارع سيد الشهداء
Sayyed Al-Shuhada Road
شارع عثمان (العيون)
Al-Oyun Road
إلى الرياض و القصيم
جبل أحد
Uhud Mountain
Ahmad

حرہ شرقیہ: (قدیم نام حرہ واقم) حرہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کالے نوکیلے پتھر ہوں، وہ دیکھنے میں یوں محسوس ہوتے ہیں کہ آگ میں جلے ہوئے ہیں۔ حرہ شرقیہ (مشرقی محلّہ) حرمِ مدینہ منورہ کی مشرقی حد ہے اس میں پانچ قبائل آباد تھے۔ قباء کی مشرقی جانب زہرہ مقام پر بنونضیر یہودی آباد تھے۔ اُنکی شمالی جانب بنو قریظہ یہودیوں کی بستی تھی اُنکی شمالی طرف بنوظفر کا علاقہ تھا اور اُن کے شمال مشرق میں بنو عبدالاشہل کا قبیلہ آباد تھا۔ اور اُن کے شمال میں بنوحارثہ کی بستی تھی۔

حرہ غربیہ: (قدیم نام حرہ وبرہ) حرم مدینہ منورہ کی مغربی حد ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہے۔ اس کے شمال مشرقی حصے میں بنوسلمہ کی بستی تھی، اس میں مسجد قبلتین ہے اور اس کے مغربی حصہ میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا قلعہ نما محل، اُنکا مشہور کنواں اور زرعی زمین تھی۔ اور اس کے جنوبی علاقہ میں کھجوروں کے باغات ہیں اور قبا کا قلعہ ہے۔ یہودیوں کا قبیلہ بنوقنیقاع اسی قلعہ کے قرب وجوار میں آباد تھا۔

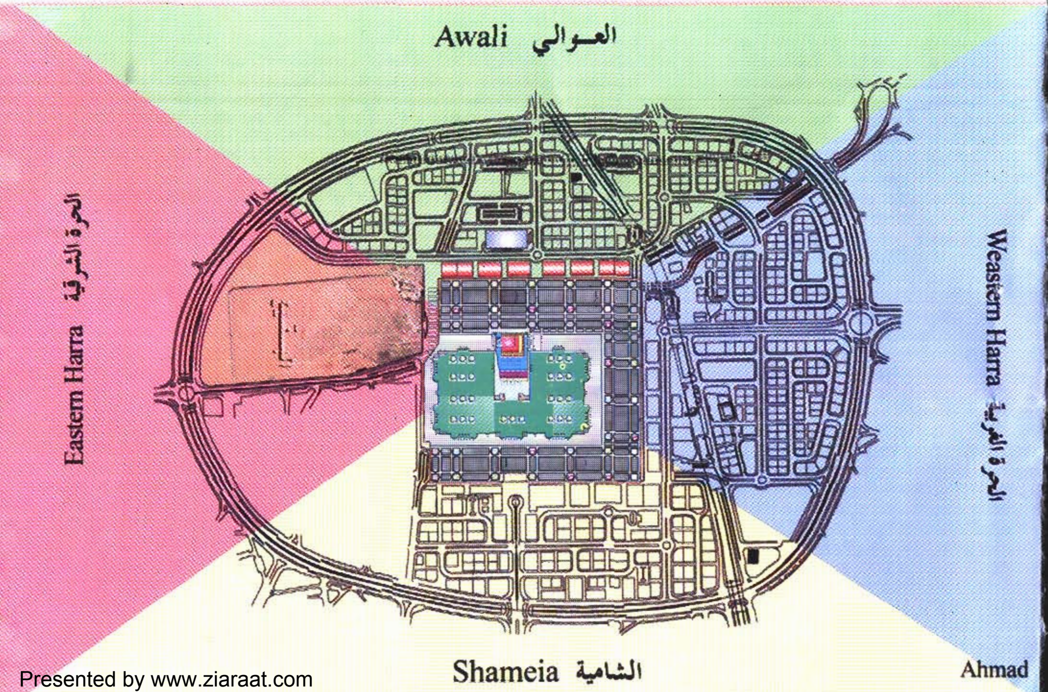
جبلِ عیر: یہ پہاڑ حرم مدینہ کی جنوبی حد ہے۔ مدینہ منورہ میں جبل احد کے بعد یہ دوسرا بڑا پہاڑ ہے۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوں تو یہ پہاڑ واضح نظر آتا ہے۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں۔

مسجد نبوی سے فاصلہ	پہاڑ کی لمبائی	چوڑائی	سطح زمین سے بلندی	سطح سمندر سے بلندی	جبل احد سے فاصلہ
۸,۵ کیلومیٹر	۵,۴ - ۶ کیلومیٹر	۲ - ۳,۵ کیلومیٹر	۳۰۰ میٹر	۱ کیلومیٹر	۱۵ کیلومیٹر



جبل عير | جبل عیر

الجهات الأربع للمدينة المنورة | مدینہ منورہ کے چار محلے



مدینہ منورہ میں رہنے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ اِس کا علم رکھتے ہوں۔ جو کوئی مدینے سے اعراض کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر شخص کو مدینے لے آئے گا۔ اور جو شخص مدینے کی بھوک اور سختی کے باوجود یہیں ثابت قدم رہے گا میں قیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ اور جو کوئی اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سیسہ کی طرح یا پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔

مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آ سکتی ہو اُسے چاہیے کہ وہ یہ سعادت حاصل کرے چونکہ میں یہاں مرنے والوں کی گواہی دوں گا (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۲)

☆ خلیفۂ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دُعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے اپنے رستہ میں شہادت عطاء کر اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطاء کر. (صحیح بخاری. حدیث نمبر ۱۸۹۰)

بقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جسمیں دس ہزار کے قریب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم دفن ہیں جسمیں آپؐ کی بیویاں اور بیٹیاں بھی ہیں. دیگر بہت سے تابعین و صالحین بھی یہاں دفن ہیں، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع والوں کیلئے دعاء مغفرت کیا کرتے تھے، آپکی دعاؤں میں سے یہ بھی ہے: اے مومن قوم تم پر سلامتی ہو، تمہارے پاس وہ چیز آ گئی جسکا وعدہ



منظر جوي للبقيع بعد التوسعة — توسیع کے بعد بقیع کا فضائی منظر

إدارة تجهيز الموتى بجانب البقيع — بقیع سے متصل تجہیز و تکفین کا شعبہ



تھا۔ کل تم اٹھائے جاؤ گے، اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آملینگے ۔ اے اللہ بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۱:۹۷۴) لہٰذا انکی زیارت کرنا سنت ہے۔

اِس قبرستان کی آخری توسیع شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی، اب اسکا رقبہ ۱۷۴۹۶۲ مربع میٹر ہے جس کے گرد چار میٹر اونچی اور ۱۷۲۶ میٹر لمبی دیوار ہے۔

طیبہ اور طابہ: مدینہ منورہ کے مختلف نام ہیں۔ ان میں سے طیبہ اور طابہ بھی ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ طیبہ ہے۔ یہ گندگی کو نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۸۴)

☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو مدینے کو یثرب کہے وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے۔ یہ طابہ ہے، یہ طابہ ہے۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۰)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ یثرب کے لفظ میں ملامت اور فساد کا معنی موجود ہے۔ اور آقائے مدنی ﷺ اچھے نام کو پسند کرتے اور بُرے نام کو ناپسند کرتے تھے۔ اور طیبہ اور طابہ کے الفاظ میں پاکیزگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور یہ مدینے کا نام ہے چونکہ یہ شہر اپنے باسیوں کے لئے پاکیزہ ہے، اور اِسکی مٹی اور ہوا میں اِس کا واضح اثر محسوس ہوتا ہے۔ یہاں رہنے والے اِسکے درو دیوار میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کرتے ہیں جو کہیں اور نہیں ہوتی۔

مدنی کھجور کی فضیلت: نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اُسے شام تک کوئی زہر نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۷) اِس حدیث میں کسی خاص قسم کا تعین نہیں۔ البتہ بعض احادیث میں عجوہ کا تعین کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: جس نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائیں



اُسے اِس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۷۶۹) نیز ارشاد نبوی ہے: (مدینہ منورہ کے جنوبی محلّے) عوالی کی عجوہ کھجور میں شفا ہے۔ اُسے صبح سویرے کھانا تریاق ہے (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۴۸) صبح سویرے کھانے سے مراد نہار منہ کھانا ہے۔

مدینہ منورہ کی مٹی: (خاکِ شفاء) اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا اُسے پھوڑا پھنسی یا زخم ہوتا تو رسول رحمت ﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر لگا کر اُٹھاتے اور پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے لعابِ دہن کے ساتھ بیماری سے شفا کا سبب ہے ہمارے رب کے حکم سے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴)

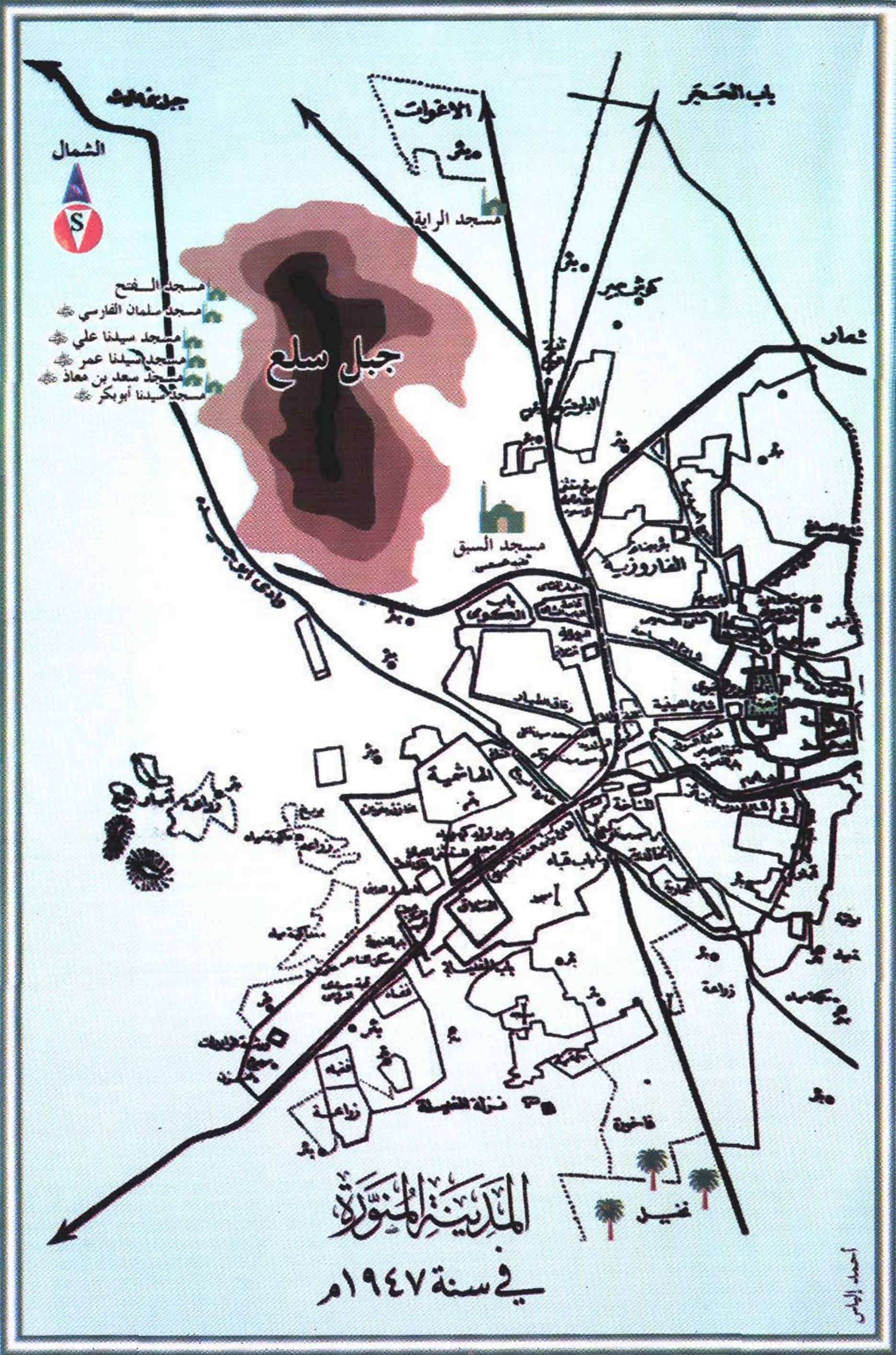
واضح رہے کہ اِس حدیث میں مدینہ منورہ کی کسی خاص جگہ کا تعین نہیں۔ اور بطحان کی مٹی کے تعین والی روایت ضعیف ہے۔ نیز مدنی مٹی کو جلد پر لگانا ثابت ہے اسکو کھانا جائز نہیں۔

اہل مدینہ پر ظلم کرنے کی سخت سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جو مدینہ میں رہنے والوں پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے دھمکائے تو اُسے ڈرا، دھمکا۔ اور اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اور اُس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اہلِ مدینہ کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا تو اُس نے میرے دل کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا۔ (مجمع الزوائد ۳/۳۰۶)

ایمان سمٹ کر مدینے آئے گا: نبی خاتم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے قریب) ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ کی طرف آجائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر پناہ لیتا ہے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۶)


المدينة المنورة
في سنة ١٩٤٧م
جبل سلع
الشمال
باب الحجر
الأغوات
مسجد الراية
مسجد الفتح
مسجد سلمان الفارسي
مسجد سيدنا علي
مسجد سيدنا عمر
مسجد سعد بن معاذ
مسجد سيدنا أبوبكر
مسجد السبق
الفاروزية
المناشية
زراعة
نخيل
أحمد إلياس

دجّال مدینے میں داخل نہ ہوسکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر شہر میں دجّال آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ اِس کے ہر درّے پر فرشتے صف باندھے ہوئے حفاظت کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینے میں زلزلہ کے تین جھٹکے محسوس ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینے سے نکال دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۱)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا، وہ مدینہ پر قبضہ کرنا چاہے گا، اور جبل احد کے عقب میں پڑاؤ ڈالے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جرف میں آ کر ٹھہرے گا تو فرشتے اُس کا رُخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۷۹، ۲۹۴۳)

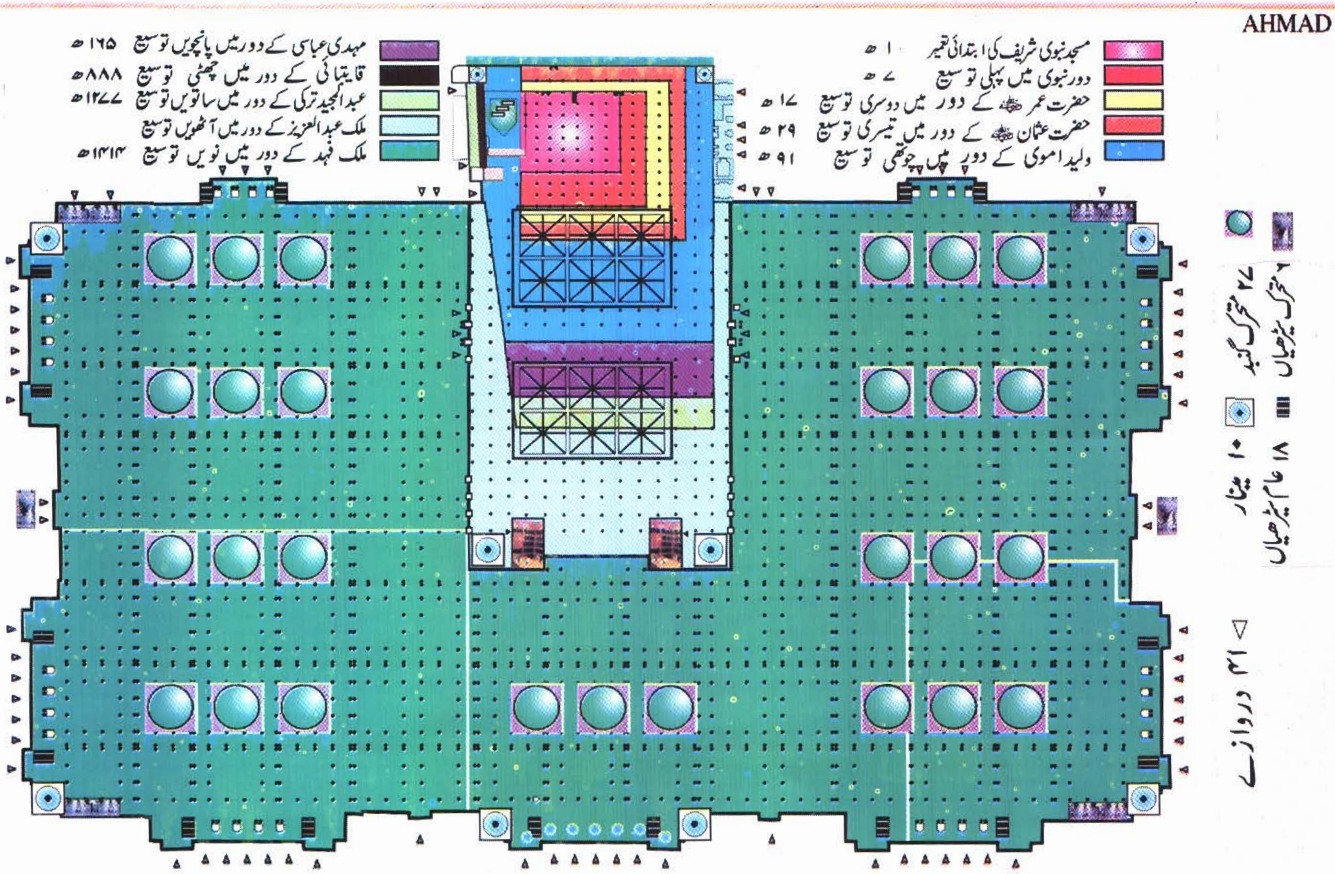
اور مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ دجّال اِس شور زمین میں وادی قناۃ کی گذرگاہ تک آئے گا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۵۳۵۳)۔

دجّال کی بابت حدیث: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، میں عورتوں کی صف میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے بعد مسکراتے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، البتہ اسلئے جمع کیا ہے کہ ایک عیسائی شخص تمیم داری نے آ کر اسلام قبول کیا ہے اور اُس نے دجّال کی بابت وہی بات بتائی ہے جو میں تمہیں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار تھا جو ایک مہینہ

تک سمندری موجوں میں گھری رہی پھر مغربی جانب ایک جزیرہ پر جارکی، وہ اِس میں داخل ہوئے تو ایک جاندار کو دیکھا جسکے جسم پر اتنے بال تھے کہ اسکے آگے پیچھے کی تمیز نہ ہوتی تھی، انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جسّاسہ ہوں، انہوں نے پوچھا کہ جسّاسہ کا کیا مطلب؟ اس نے کہا کہ تم لوگ دیر میں بیٹھے ہوئے شخص کے پاس جاؤ وہ تم جیسے لوگوں سے ملنے کا مشتاق ہے۔ حضرت تمیم کہتے ہیں کہ جب اِس نے دوسرے شخص کا ذکر کیا تو ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ شیطان ہے۔ بہرحال ہم جلدی سے دیر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک عظیم الجثہ انسان ہے جسکے ہاتھ گردن کے ساتھ مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ تمہیں میری خبر تو ہوگئی ذرہ یہ تو بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم عرب ہیں کشتی میں سوار تھے ایک ماہ کی مسلسل سمندری موجوں نے ہمیں اِس جزیرہ میں لا پھینکا، ہم جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہمیں بہت بالوں والا ایک جاندار ملا جس نے ہمیں اپنا نام جسّاسہ بتایا اور تیری طرف بھیج دیا، ہم جلدی سے تیری طرف آئے اور گھبرائے کہ وہ شیطان ہے۔ اس نے پوچھا کہ بیسان (اردنی شہر) کی کھجوروں کی کیا خبر ہے؟ ہم نے کہا کہ اُنکی کونسی بات پوچھنا چاہتا ہے، اس نے کہا کہ وہاں کی کھجوریں پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اُس نے کہا ایک وقت آئے گا کہ وہ پھل نہیں دیں گی۔ پھر اُس نے کہا کہ بحیرہ طبریہ کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ اُسکی کونسی خبر؟ اُس نے کہا کہ کیا اُس میں پانی ہے تو لوگوں نے بتایا کہ اسمیں بہت پانی ہے؟ اُس نے کہا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ پانی خشک ہو جائے گا، پھر اُس نے چشمۂ زغر کی بابت پوچھا، لوگوں نے کہا کہ اُسکی کیا بات پوچھنا چاہتا ہے؟ اس نے

پوچھا کہ اس میں پانی ہے اور کیا لوگ اسے زراعت کیلئے استعمال کرتے ہیں؟ ہم نے بتایا کہ چشمہ میں پانی ہے اور زراعت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اُس نے کہا کہ امانت دار نبی کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ میں ظاہر ہوئے ہیں اور یثرب منتقل ہو گئے ہیں، اُس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اُن سے جنگ کی؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ اس نبی نے اُن سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے بتایا کہ وہ اپنے قریب والے عربوں پر غالب آئے ہیں اور ان سب نے آپکی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا واقعی ایسے ہو چکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ یقیناً انکے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ آپکی اطاعت قبول کرتے۔ اور اب میں تمہیں اپنی خبر بتاتا ہوں میں مسیح (دجّال) ہوں، عنقریب مجھے نمودار ہونے کی اجازت ملے گی پھر میں نکلوں گا اور زمین کا دورہ کروں گا اور چالیس دنوں کے اندر ہر ہر بستی میں جاؤں گا سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ میں انمیں داخلہ سے محروم کر دیا گیا ہوں، اور جب بھی میں کسی ایک میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روک دے گا اور اُنکی ہر گھاٹی پر فرشتے محافظ بن کر کھڑے ہونگے۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ یعنی مدینہ۔ کیا میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمیم کی یہ بات پسند آئی کہ یہ اس بات کے مطابق ہے جو میں نے تم کو دجّال کے بارے میں اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتائی تھی... (صحیح مسلم، کتاب الفتن و أشراط الساعۃ)


AHMAD
مسجد نبوی شریف کی ابتدائی تعمیر ۱ ھ
دور نبوی میں پہلی توسیع ۷ ھ
حضرت عمر ؓ کے دور میں دوسری توسیع ۱۷ ھ
حضرت عثمان ؓ کے دور میں تیسری توسیع ۲۹ ھ
ولید اموی کے دور میں چوتھی توسیع ۹۱ ھ
مہدی عباسی کے دور میں پانچویں توسیع ۱۶۵ ھ
قایتبائی کے دور میں چھٹی توسیع ۸۸۸ ھ
عبدالمجید ترکی کے دور میں ساتویں توسیع ۱۲۷۷ ھ
ملک عبدالعزیز کے دور میں آٹھویں توسیع
ملک فہد کے دور میں نویں توسیع ۱۴۱۴ ھ
۲۷ متحرک گنبد
۶ متحرک سیڑھیاں
۱۰ مینار
۱۸ عام سیڑھیاں
۴۱ دروازے

مسجد نبوی شریف کے فضائل وآداب

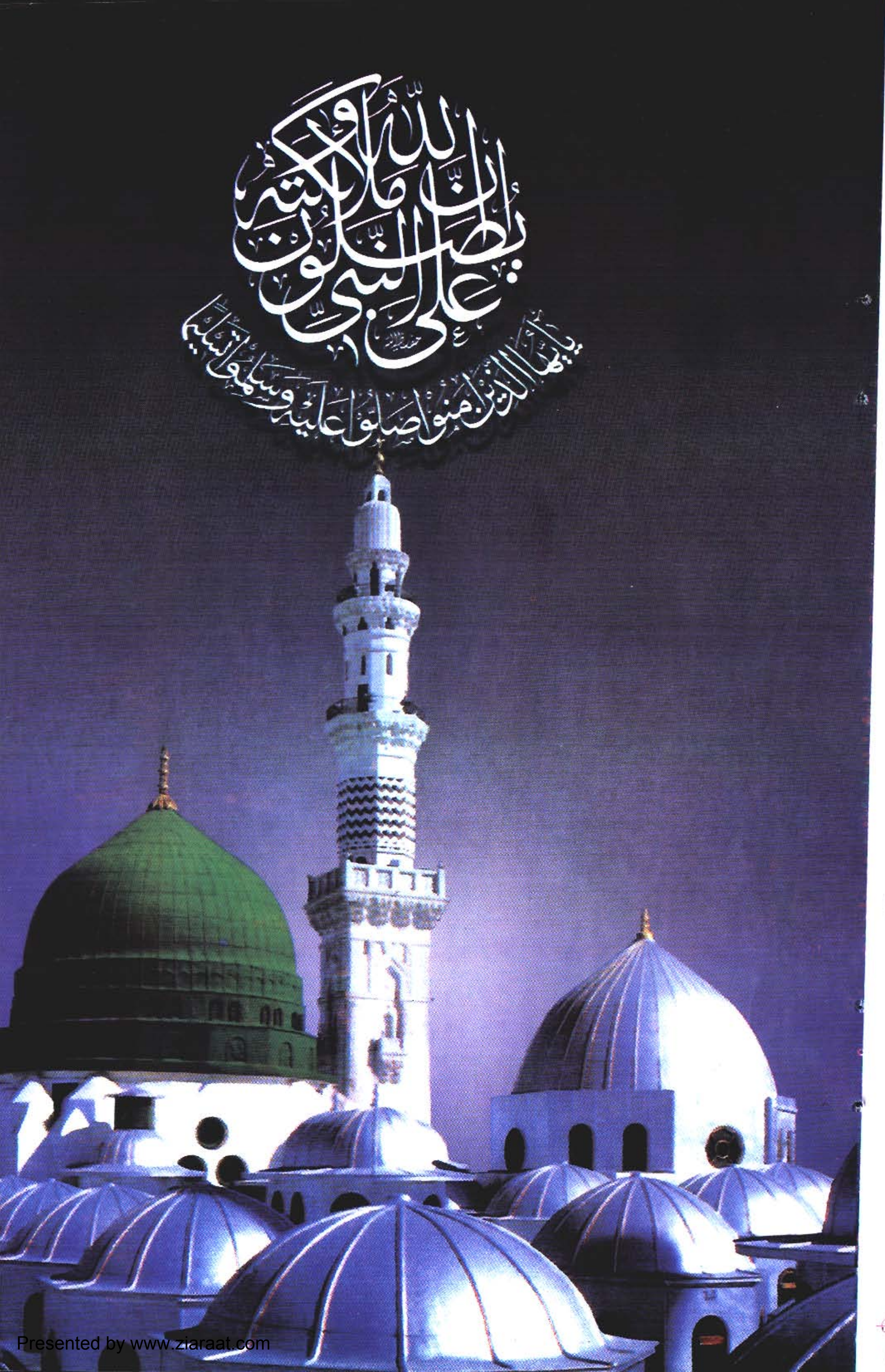
نبی خاتم ﷺ نے اسکی بنیاد رکھی اور فرمایا: میری اِس مسجد میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے (صحیح بخاری حدیث نمبر:۱۱۹۰)

زائرِ مسجد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا خیال رکھے، دایاں پاؤں پہلے داخل کرے اور یہ دعا پڑھے:"بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" اور مسجد میں سکون وادب سے چلے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، دروازوں اور گذرگاہوں میں نہ بیٹھے، ریاض الجنہ میں یا جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پھر رسولِ رحمت ﷺ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوکر صلاۃ وسلام عرض کرے، مسجد میں داخل ہوتے، نکلتے وقت اور صلاۃ وسلام پیش کرتے ہوئے خیال رکھے کہ دوسروں کو دھکّا نہ لگے، رش کے دنوں میں سلام عرض کرنے کے لئے مناسب وقت کا انتخاب کرے، سلام کے بعد قبلہ رو ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگے۔

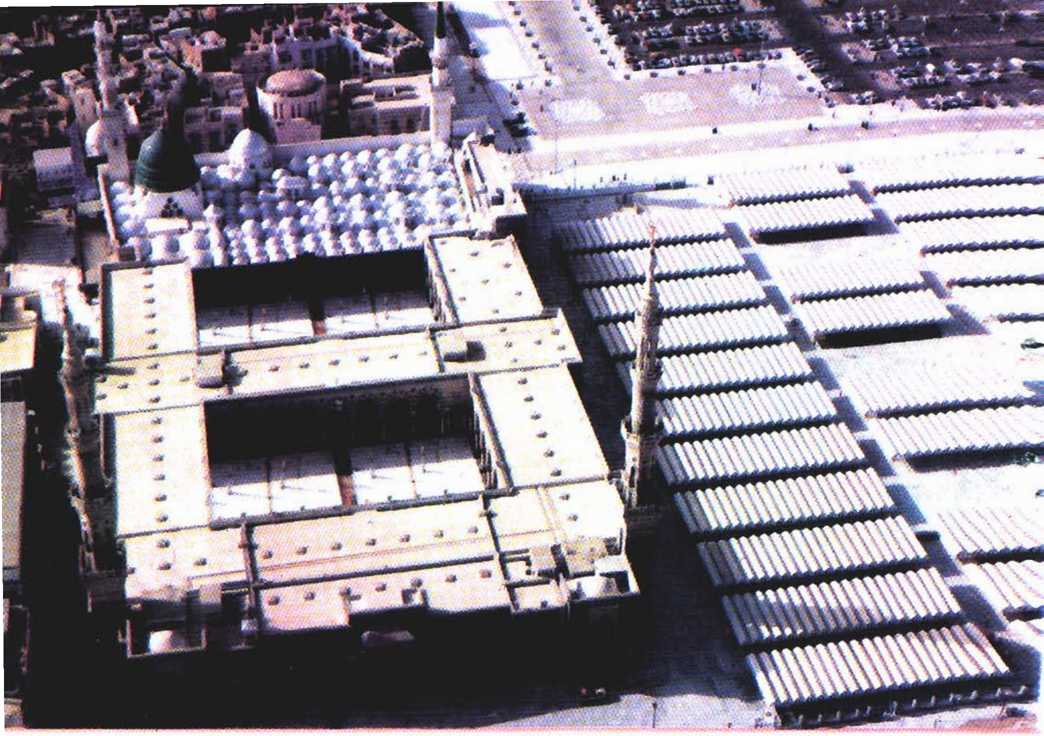
واضح رہے کہ حجرہ شریفہ کی جالیوں کو چومنا، ان سے چمٹنا قبور شریفہ کو سجدہ کرنا یا اُنکے گرد طواف کرنا ہرگز جائز نہیں چونکہ شریعتِ اسلامیہ اسکی اجازت نہیں دیتی۔

مسجد نبوی شریف کی تعمیر وتوسیع: جب آنحضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپنے یہ مسجد بنائی پھر مختلف اوقات میں اِسکی تعمیر وتوسیع ہوتی رہی، ذیل میں اِن توسیعات کے اہم خدّ وخال کا بیان ہے۔

۱	توسیع نبوی ۱ھ	اس توسیع کے بعد مسجد کا رقبہ ۵۰×۵۰ میٹر اور چھت کی بلندی ۳,۵ میٹر ہوگئی


إن الله وملائكته يصلون على النبي
يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

۲	عہد فاروقی میں توسیع ۱۷ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب دو رو = ۱۰ میٹر اور شمالی جانب ۱۵ میٹر توسیع کی اور باب السلام و باب النساء کا اضافہ کیا اور چھت کی بلندی ۵،۵ میٹر ہوگئی۔
۳	عہد عثمانی میں توسیع ۲۹ھ	جنوبی طرف ایک رو = ۵ میٹر، مغربی جانب ایک رو = ۵ میٹر اور شمالی طرف ۵ میٹر کا اضافہ کیا، اور تعمیر میں بذات خود شرکت کی۔
۴	عہد اموی میں توسیع ۹۱ھ	مغربی جانب دو رو = ۱۰ میٹر اور مشرقی جانب تین رو = ۱۵ میٹر اور شمالی جانب کچھ توسیع کی، مسجد پر ڈبل چھت بنوائی، مسجد کے ۲۰ دروازے، چار مینار اور محراب کا اضافہ کیا۔
۵	عہد عباسی میں توسیع ۱۶۵ھ	صرف شمالی جانب توسیع کی. مسجد کے بیس دروازوں کو باقی رکھا. اور صف اول پر چھت ڈال کر بند چبوترہ بنوایا۔
۶	قایتبائی کی توسیع ۸۸۸ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۱۲،۱ میٹر کا اضافہ کیا، ۱۱ میٹر بلند مسجد کی ایک ہی چھت بنائی اور حجرہ شریفہ پر دو گنبد بنائے۔
۷	عہد ترکی میں توسیع ۱۲۷۷ھ	حجرہ شریفہ کی جالیوں کی مشرقی جانب ۲،۶۲ میٹر توسیع کی، چھت کو گنبدوں کی شکل میں بنایا جن پر سیسہ کی تختیاں نصب کیں۔
۸	ملک عبدالعزیز کی توسیع ۱۳۷۲ھ	مشرقی مغربی اور شمالی جانب ۶۰۲۴ مربع میٹر توسیع کی جسکی چھت کی بلندی ۱۲،۵۵ میٹر ہے، اور تعمیر کا خرچہ ۷۰ ملین ریال ہے۔
۹	شاہ فہد کی توسیع ۱۴۱۴ھ	۸۲،۰۰۰ مربع میٹر توسیع کی اور مسجد میں نمازیوں کے گنجائش ۹ گنا بڑھ گئی. مسجد نبوی شریف کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی توسیع ہے جس پر ۲،۲۷ ملیار ریال لاگت آئی۔



1st Saudi Extension	سعودی توسیع I	التوسعة السعودية I
2nd Saudi Extension	سعودی توسیع II	التوسعة السعودية II



ریاض الجنۃ: نبی اکرم ﷺ کے حجرہ شریفہ اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔ (صحیح بخاری:۱۸۸۸)

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت کے ایک باغیچہ کے عین نیچے ہے، یا یہ کہ یہاں ذکر واذکار سے جو نزولِ رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جنت کے باغیچہ میں ہوں، یا یہ جگہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور قیامت کے روز یہ جنت میں منتقل ہوجائے گی۔

دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر
کیا عطر میں ڈوبی روح فضا پُر کیف بہاریں ہوتی ہیں

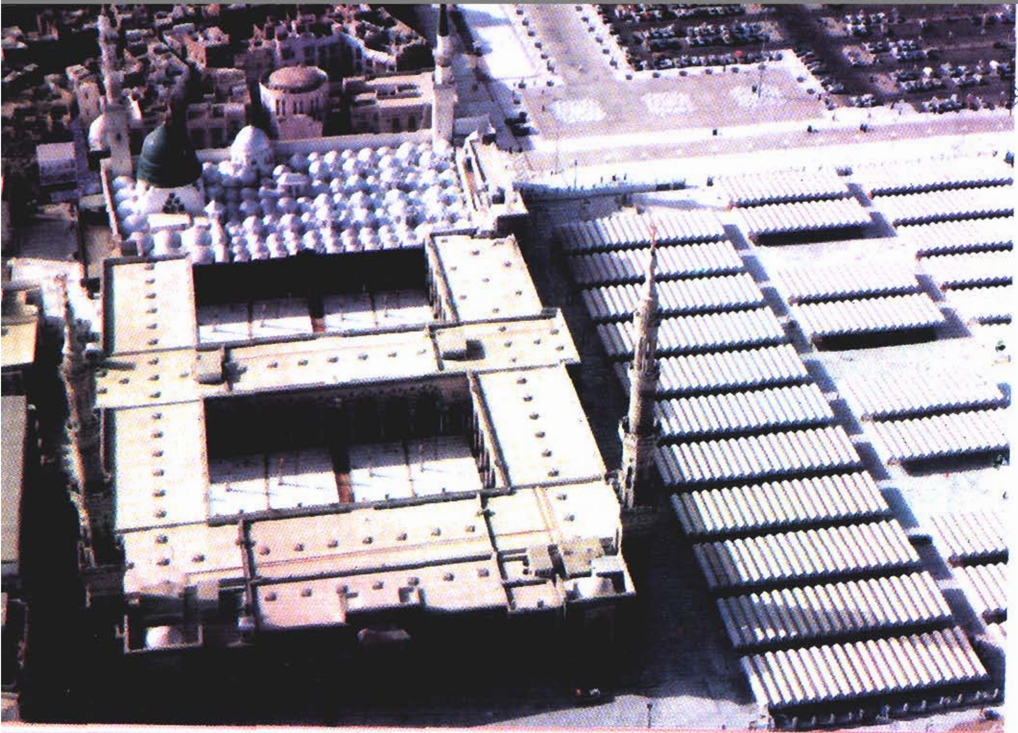
منبر شریف کی فضیلت: ارشاد نبوی ہے: میرا منبر جنت کے ایک اونچے دروازے کی سیڑھی ہوگا۔ (مجمع الزوائد۴/۹)

☆ ارشاد نبوی ہے: میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گے۔ (سنن نسائی)

☆ ارشادِ نبوی ہے: جو شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا، خواہ سبز مسواک سے متعلق ہی ہو اُسکا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ۲۳۲۵)

کہاں میں اور کہاں اِس منبر اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

ستون حنانہ کی فضیلت: یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جسکے پاس رسول خاتم ﷺ نماز ادا کیا کرتے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ کے دوران اِسکا سہارا لیتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آقا پسند فرمائیں تو آپکے لئے منبر بنا دیں جسپر آنجناب جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دیا کریں تا کہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور



1st Saudi Extension سعودی توسیع I التوسعة السعودية I

2nd Saudi Extension سعودی توسیع II التوسعة السعودية II

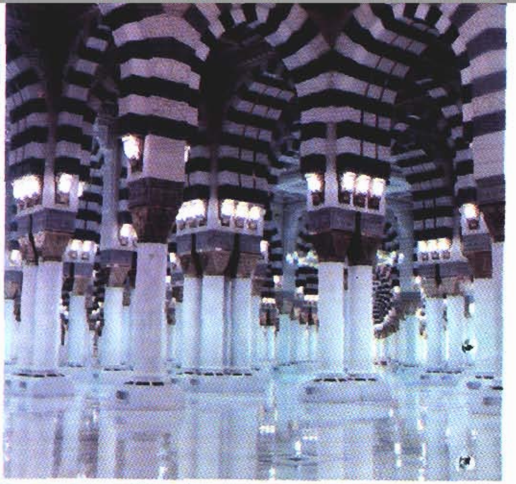


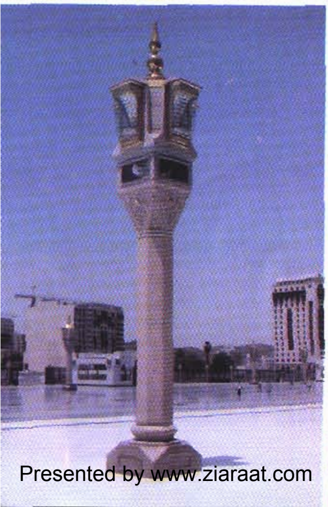
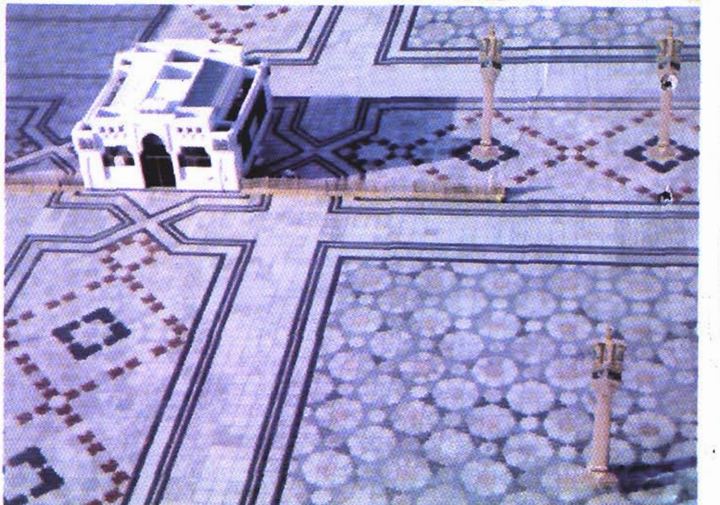
مسجد نبوی شریف کا رقبہ اور گنجائش

کل تعداد	نمازیوں کے لئے تیار شدہ صحن	دوسری سعودی توسیع کی چھت	دوسری سعودی توسیع گراؤنڈ فلور	پہلی توسیع مع ترکی عمارت
۵۳۵,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۱۳۵,۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۶۷,۰۰۰ مربع میٹر، ۹۰,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۸۲۰۰۰ مربع میٹر، ۱۶۷,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش	۱۶۳۲۶ مربع میٹر، ۲۸,۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش

مسجد نبوی شریف کے مینار: رسولِ رحمت ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مسجد نبوی شریف کے مینار نہ تھے، ۹۳ ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تعمیر مسجد کے دوران چار مینار بنوائے جنکی بلندی تقریباً ۲۷,۵ میٹر تھی پھر نویں صدی ہجری میں قایتبائی نے باب رحمت کے باہر پانچواں مینار بنوایا، پہلی سعودی توسیع کے دوران تین مینار گرا کر شمالی جانب دو مینار بنوائے گئے جنکی بلندی ۷۲ میٹر ہے، دوسری سعودی توسیع کے دوران مزید چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا جنکی بلندی ۱۰۴ میٹر ہے، انکے چاند کی بلندی ۶ میٹر اور وزن ۴٫۵ ٹن ہے۔ اِس طرح مسجد نبوی شریف کے کل دس مینار ہیں واضح رہے کہ مینارِ گنبد خضراء کی بلندی ۵۳,۴۴ میٹر اور مینار باب السلام کی بلندی ۳۸,۸۵ میٹر ہے۔

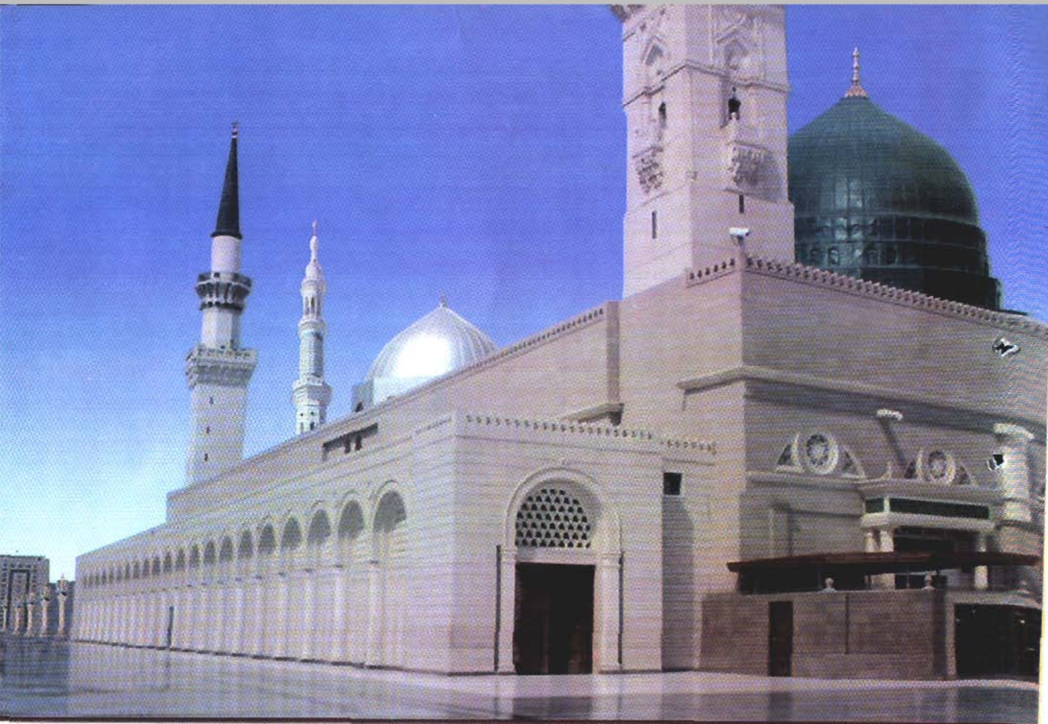
گاڑیوں کی پارکنگ: مسجد نبوی شریف کی جنوبی شمالی اور مغربی جانب زیر زمین دو منزلوں پر مشتمل پارکنگ کا رقبہ ۲۹۰,۰۰۰ مربع میٹر ہے جسمیں ۴۴۴۴ گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ یہاں چار منزلہ وضو خانوں میں ۶,۰۰۰ وضو کی ٹوٹیاں نصب ہیں اور ۲,۰۰۰ بیت الخلاء ہیں۔ واضح رہے کہ مشرقی جانب بھی اِسی انداز کی پارکنگ اور وضو خانے بنانے کی تجویز زیرِ غور ہے۔

دوسری سعودی توسیع کی بابت مختصر معلومات

متحرک گنبدوں کی تعداد	۲۷ گنبد
گنبدوں کی تزیین میں استعمال شدہ سونا	۶۸ کلوگرام
گراؤنڈ فلور کے ستون	۲,۱۷۴ عدد
ستونوں کی تزیین میں استعمال شدہ پیتل	۱,۶۰۰ ٹن
تہہ خانہ کے ستون	۲,۵۵۴ عدد
تہہ خانہ کا رقبہ	۷۹,۰۰۰ مربع میٹر
چھت کے ستون	۵۵۰ عدد
متحرک سیڑھیاں	۴ عدد
عام سیڑھیاں	۱۸ عدد
ایک دروازہ کا وزن	۲,۵ ٹن
نگران کیمروں کی تعداد	۵۴۳
مسجد کے گرد صحن کا رقبہ	۲۳۵,۰۰۰ مربع میٹر
گرینائیٹ پتھر سے مزین رقبہ	۴۵,۰۰۰ مربع میٹر
سفید ٹھنڈے پتھر والا رقبہ	۱۹۰,۰۰۰ مربع میٹر
بنیادوں کی گہرائی	۵,۴ میٹر
جنوبی ہال کا رقبہ	۱۰۰ x ۵ میٹر
ائرکنڈیشننگ کیلئے سرنگ کی لمبائی	۷ کیلومیٹر
سرنگ کی چوڑائی	۶,۱۰ میٹر
سرنگ کی بلندی	۴,۱۰ میٹر
بجلی گھر اور ائرکنڈیشننگ پلانٹ کا رقبہ	۷۰,۰۰۰ مربع میٹر



المقصورة الجنوبية — جنوبی ہال

القباب المتحركة والأبواب — دروازے اور متحرک گنبد



ریاض الجنۃ: نبی اکرم ﷺ کے حجرہ شریفہ اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا۔ (صحیح بخاری:۱۸۸۸)

اس حدیث کی شرح میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ جگہ جنت کے ایک باغیچہ کے عین نیچے ہے، یا یہ کہ یہاں ذکر واذکار سے جو نزولِ رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جنت کے باغیچہ میں ہوں، یا یہ جگہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور قیامت کے روز یہ جنت میں منتقل ہو جائے گی۔

دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر
کیا عطر میں ڈوبی روح فضا پُر کیف بہاریں ہوتی ہیں

منبر شریف کی فضیلت: ارشاد نبوی ہے: میرا منبر جنت کے ایک اونچے دروازے کی سیڑھی ہوگا۔ (مجمع الزوائد ۴/۹)

☆ ارشاد نبوی ہے: میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گے۔ (سنن نسائی)

☆ ارشادِ نبوی ہے: جو شخص میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے گا، خواہ سبز مسواک سے متعلق ہی ہو اُسکا ٹھکانہ دوزخ میں بن گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ۲۳۲۵)

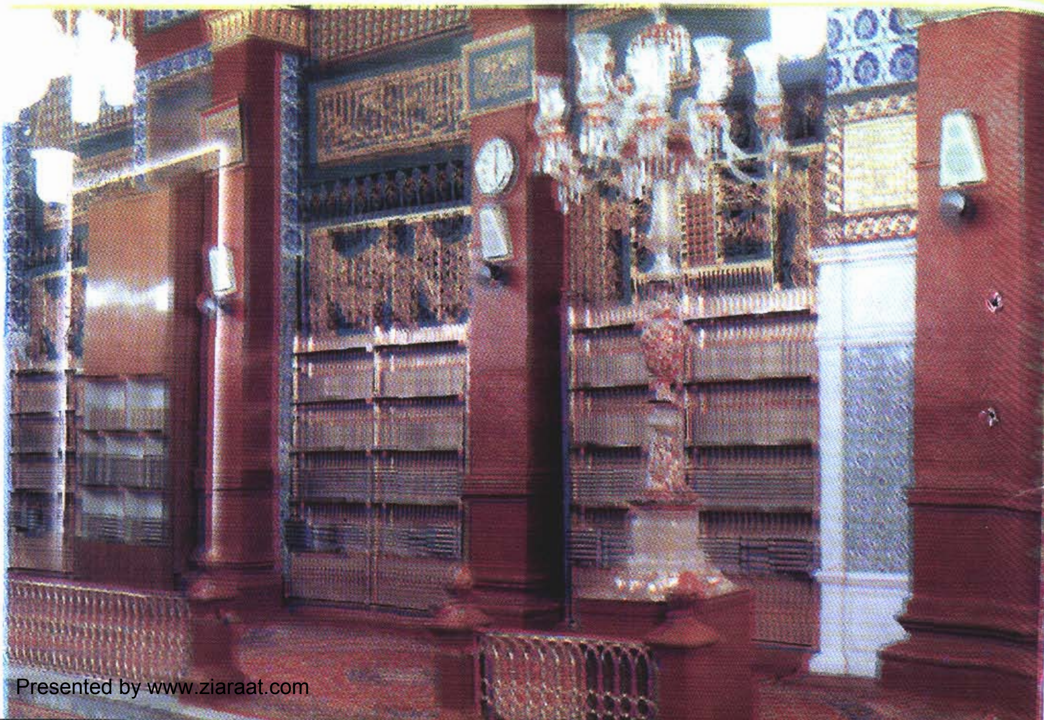
کہاں میں اور کہاں اِس منبر اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

ستون حنانہ کی فضیلت: یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جسکے پاس رسول خاتم ﷺ نماز ادا کیا کرتے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ کے دوران اِسکا سہارا لیتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ آقا پسند فرمائیں تو آپکے لئے منبر بنا دیں جسپر آنجناب جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیا کریں تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور



Minber & Sacred Garden منبرو رياض الجنہ المنبر والروضة الشريفة

Mehrab Tahajjud محراب تہجد محراب التهجد

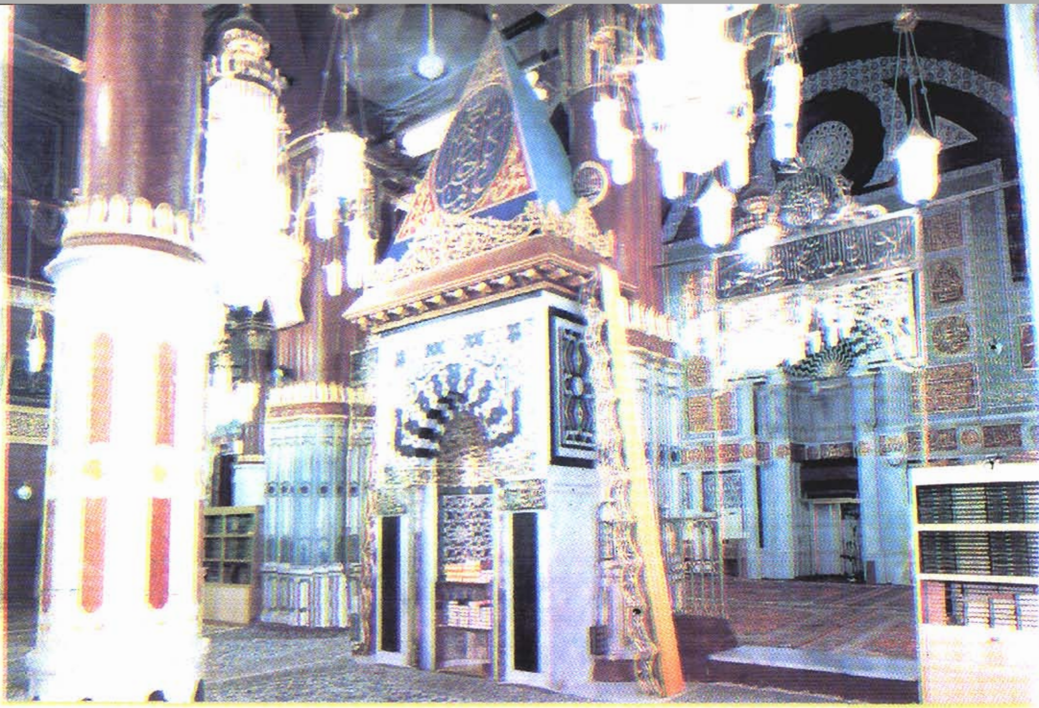


آپ کی آواز سنیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا تو تین سیڑھیاں بنا دی گئیں اور انہیں اس جگہ رکھا گیا جہاں آج منبر ہے، جمعہ کے روز جب آپ ﷺ اُس تنے سے آگے بڑھے کہ منبر پر کھڑے ہوں تو اُس تنے نے چلّانا شروع کر دیا تا آنکہ وہ پھٹ گیا، اُسکی آواز سن کر نبی اکرم ﷺ منبر سے اُترے اور اُس پر ہاتھ پھیرا تو اسمیں سکون آ گیا پھر آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لائے، لیکن نماز اسی ستون کے پاس ادا فرماتے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب آنجناب ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی جیسی آواز سنی۔ (سنن ابن ماجہ:۱۴۱۴۔ صحیح بخاری ۳۵۸۵)

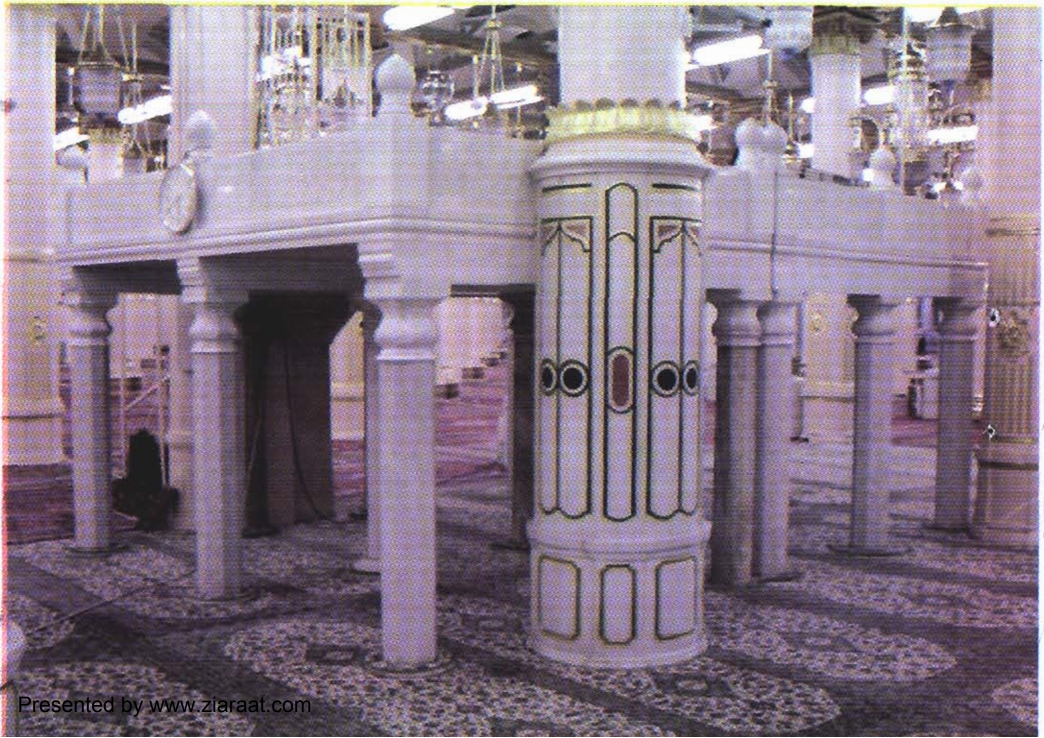
حضرت حسن بصریؒ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اللہ کے بندو یہ سوکھی لکڑی نبی اکرم ﷺ کی محبت میں تڑپتی تھی تم کو آپ ﷺ کی زیارت اور آخرت میں ملاقات کا شوق اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ (شرح الشفا ۳/۶۳)

ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت: اس کا یہ نام اسلئے ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسکی جگہ متعین کر کے بتلائی جبکہ رسول خاتم ﷺ نے صرف اتنا بتایا تھا کہ مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اِسکی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کے لئے آپس میں قرعہ اندازی کریں، صحابۂ کرامؓ کے بچوں کی ایک جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ ام المؤمنین وہ جگہ کونسی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں، چنداں بیٹھنے کے بعد وہ چلے گئے، صرف انکے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ بیٹھے رہے، اِن حضرات نے آپس میں کہا کہ ہوسکتا ہے ام المؤمنین عبداللہ کو بتا دیں، خیال رکھو کہ وہ آج نماز کہاں ادا کرتے ہیں، کچھ دیر بعد وہ نکلے اور اِس ستون کے پاس نماز ادا کی، اُنکے ساتھی سمجھ گئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ جگہ متعین کر کے بتا دی ہے۔ یوں ستون قرعہ کی جگہ متعین ہوگئی۔ (مجمع الزوائد۴/۱۰) اور وہ ستون عائشہؓ کے نام سے متعارف ہوا۔

ستون ابی لبابہ رضی اللہ عنہ: یہ منبر سے چوتھا ستون ہے اِس نام کا قصہ یہ ہے کہ



Mehrab Nabavi & Uthmani	محراب نبوی وعثمانی	المحراب النبوي والعثماني
Plate for Moazin	چبوترہ موذن	دكة المؤذن



جب نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ یہودیوں کی غداری کی وجہ سے اُنکا محاصرہ کیا تو یہودیوں نے آنحضور ﷺ کو عرض کیا کہ ابولبابہؓ کو ہمارے پاس بھیج دیں ہم اُن سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ گئے تو یہودیوں نے پوچھا: ابولبابہ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم محمد ﷺ کا فیصلہ تسلیم کرلیں حضرت ابولبابہؓ نے فرمایا: قبول کرلو اور ساتھ ہی گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ ذبح کیے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہی ابولبابہؓ کو احساس ہوا کہ بخدا اِس راز کو فاش کر کے میں تو اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کیساتھ خیانت کا مرتکب ہو گیا ہوں، یہ سوچ کر آقا ﷺ کی خدمت اقدس میں آنے کی ہمت نہ ہوئی اور سیدھے آکر اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے اِس ستون سے باندھ لیا اور فیصلہ کیا کہ اب اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا اور کھانا نہیں کھاؤں گا تا آنکہ یہیں مرجاؤں یا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرلیں، وہ نو دن اسی حالت میں رہے اور بار بار بیہوش ہو جاتے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ پر اُنکی توبہ قبول ہو جانے کی وحی نازل کی تو آپ ﷺ مسکرائے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپکو ہنستا مسکراتا رکھے آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آقا ﷺ نے فرمایا: ابولبابہؓ کی توبہ قبول ہوگئی۔ ام المؤمنینؓ نے عرض کیا کہ ابو لبابہ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنا دوں؟ ارشاد ہوا کہ جی چاہے تو سنا دو۔ جب انہوں نے خوشخبری سنائی تو لوگ انہیں کھولنے کے لئے آگے بڑھے، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا تم نہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے دستِ مبارک سے مجھے کھولینگے پھر جب آپ ﷺ آئے تو انہیں کھولا، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آقا میں نے نذر مانی ہوئی ہے کہ اپنا سارا مال صدقہ کردوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیسرا حصہ صدقہ کردو۔

حجرہ شریفہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ حجرہ نو حجروں میں سے ایک ہے جہاں رحمت دوعالم ﷺ اور آپ کے دو جاں نثار، خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق وخلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آرام فرما ہیں۔ وہیں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔



Metalic Screens | جالیاں | شبابيك المقصورة

Masjid's Boundary in 17 H | عہد نبوی میں مسجد کی حد | حد مسجد النبي ﷺ



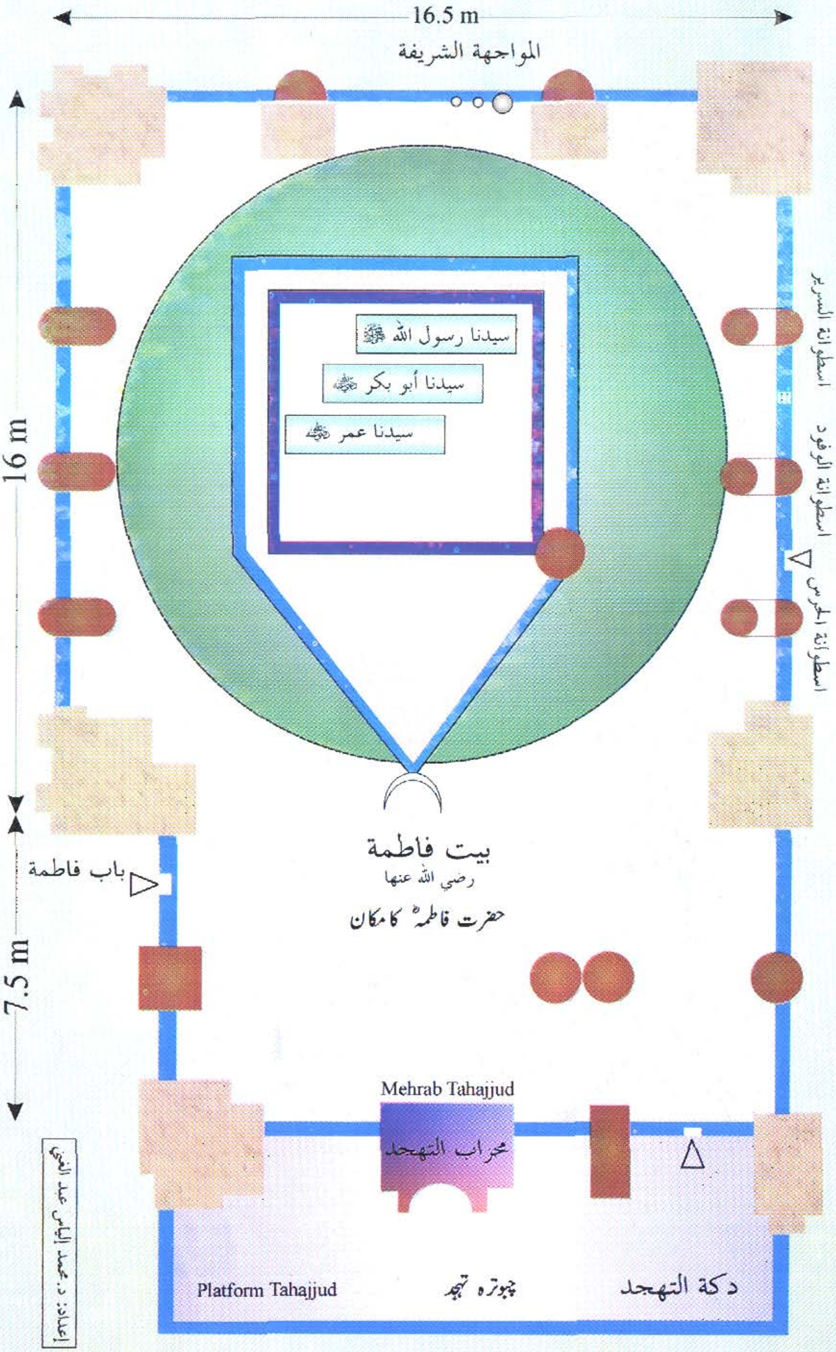
تدفین کا قصہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ تین چاند میری گود میں آ کر گرے ہیں۔ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ خواب سنائی، جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اُن تین چاندوں میں سے ایک ہے اور سب سے افضل ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پیر کے دن ہوئی اور منگل کے دن تدفین ہوئی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکیلے اکیلے حاضر خدمت ہوکر نماز جنازہ ادا کی۔ کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر کے قریب دفن کیا جائے دیگر کا خیال یہ تھا کہ بقیع میں تدفین ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ارشادِ نبوی سنا ہے کہ نبی جہاں بھی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کرے اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ لہٰذا حجرہ عائشہ میں ہی آپکی تدفین ہوئی۔ غسل کے لئے جب قمیص اتارنے کی کوشش کی گئی تو ایک آواز سنی گئی کہ قمیص نہ اتارو، لہٰذا قمیص پہنے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا گیا۔

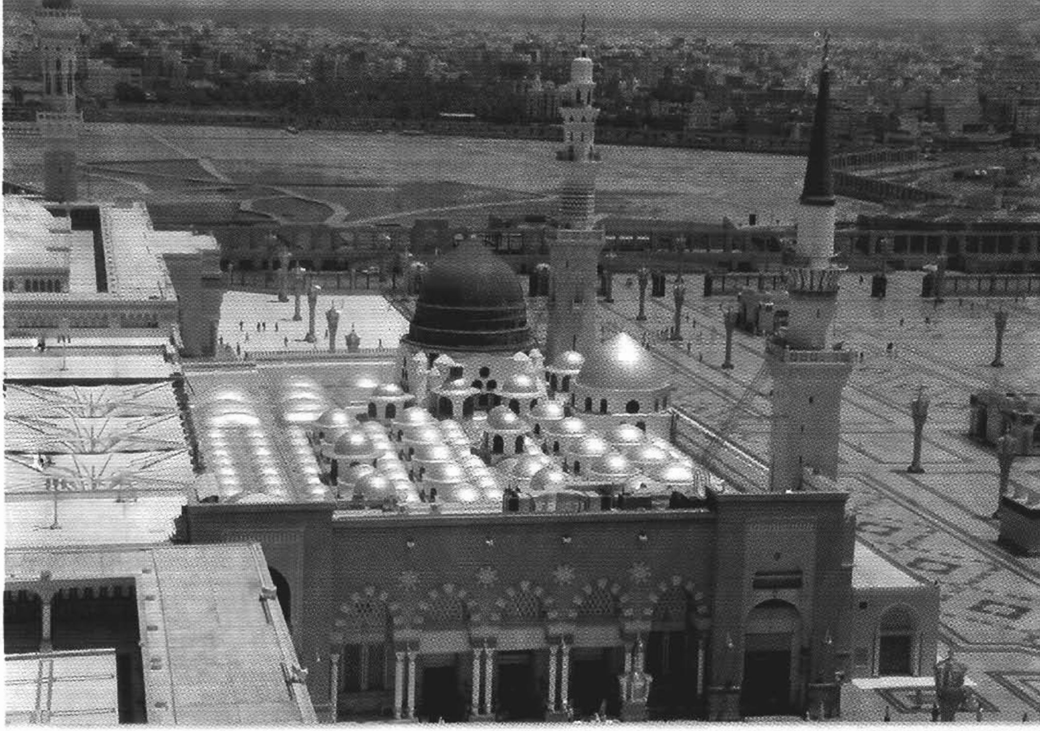
☆ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وصیت کے مطابق انہیں حجرۂ عائشہؓ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور یہ ان تین چاندوں میں سے دوسرا تھا۔

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپؓ نے اپنے صاحبزادہ عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر میرا سلام عرض کرو اور اپنے ساتھیوں کے قریب دفن کی اجازت مانگو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں انہیں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی تو فرمایا: اس پڑوس سے بہتر میرے لئے اور کوئی چیز نہیں۔ (صحیح بخاری: ۱۳۹۲)

☆ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت توراۃ میں موجود ہے اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت ابومودود کہتے ہیں کہ حجرۂ شریفہ میں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی: ۳۶۹۶)

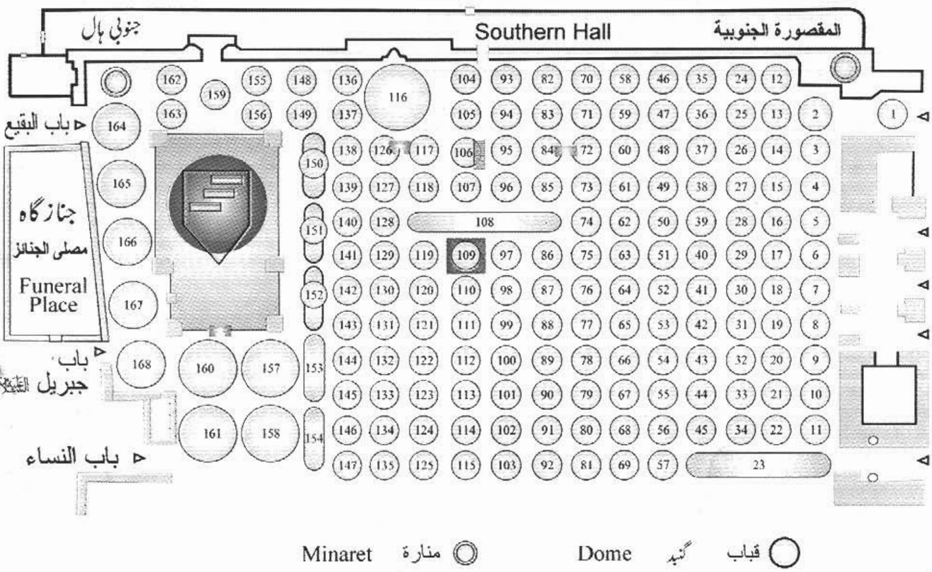


16.5 m
المواجهة الشريفة
سيدنا رسول الله ﷺ
سيدنا أبو بكر رضي الله عنه
سيدنا عمر رضي الله عنه
اسطوانة السرير
اسطوانة الوفود
اسطوانة الحرس
16 m
7.5 m
باب فاطمة
بيت فاطمة
رضي الله عنها
حضرت فاطمہؓ کا مکان
Mehrab Tahajjud
محراب التهجد
Platform Tahajjud
چبوترہ تہجد
دكة التهجد
13 m
إعداد: د. محمد إلياس عبد الغني



Turkish Construction ترکی عمارت العمارة التركية

Domes of Mosque مسجد کے گنبد قباب المسجد



Minaret منارة

Dome گنبد قباب

Mehrab محراب

Pulpit المنبر

Doors دروازے أبواب

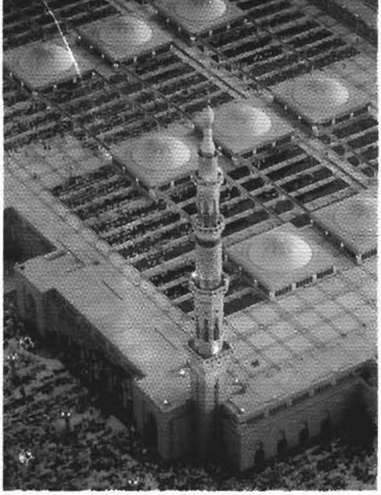
Ahmad

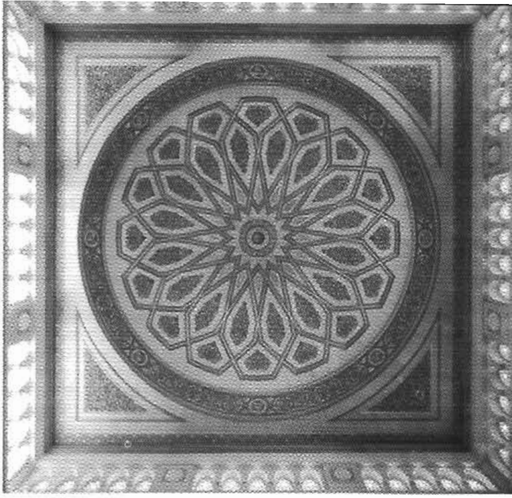


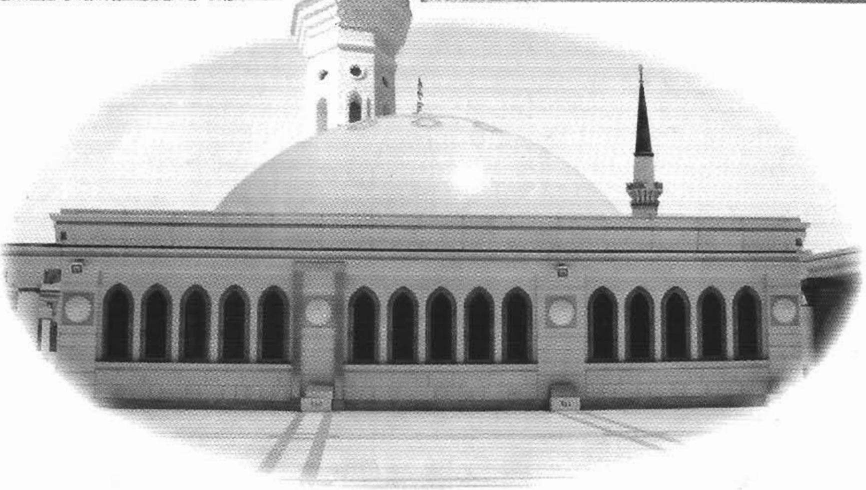
Southern Wall جنوبی دیوار الجدار الجنوبي

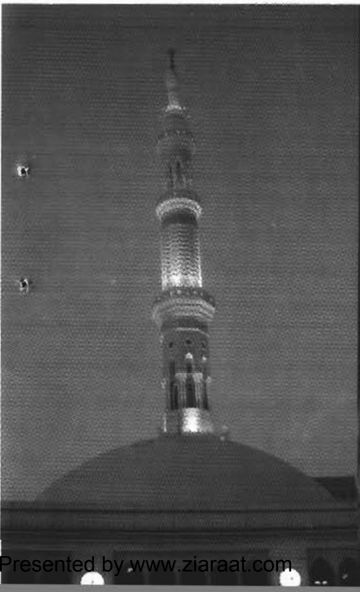
Wall of 2nd Extension توسیعی دیوار جدار التوسعة

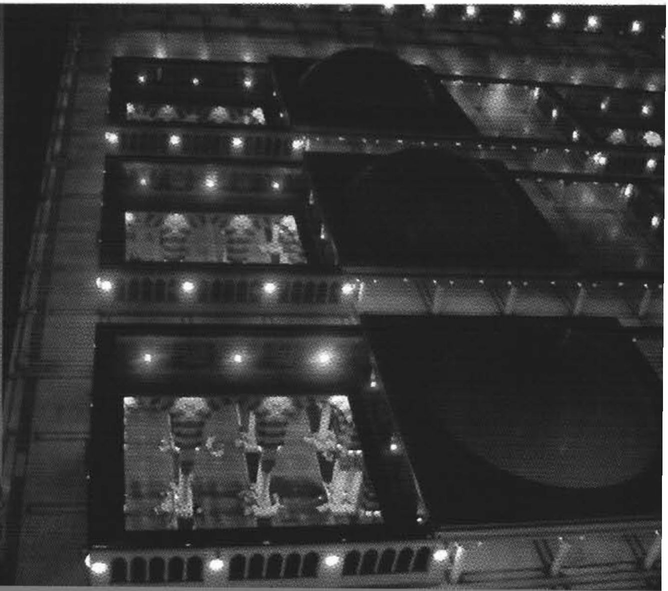


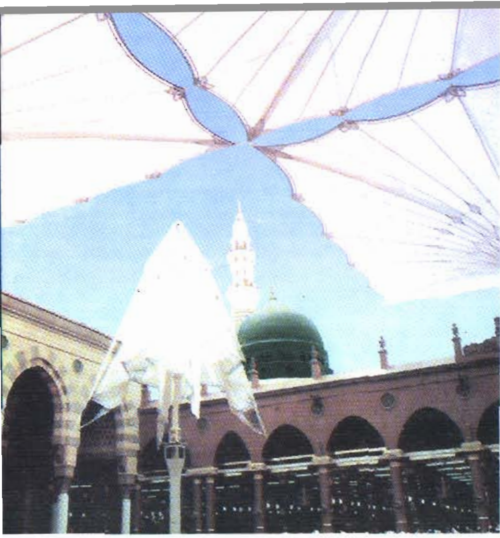
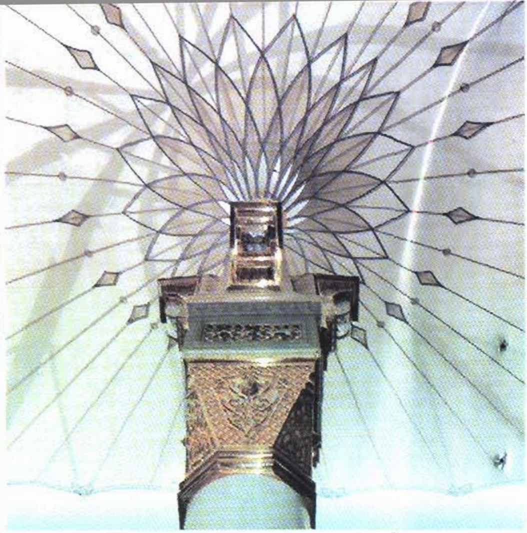


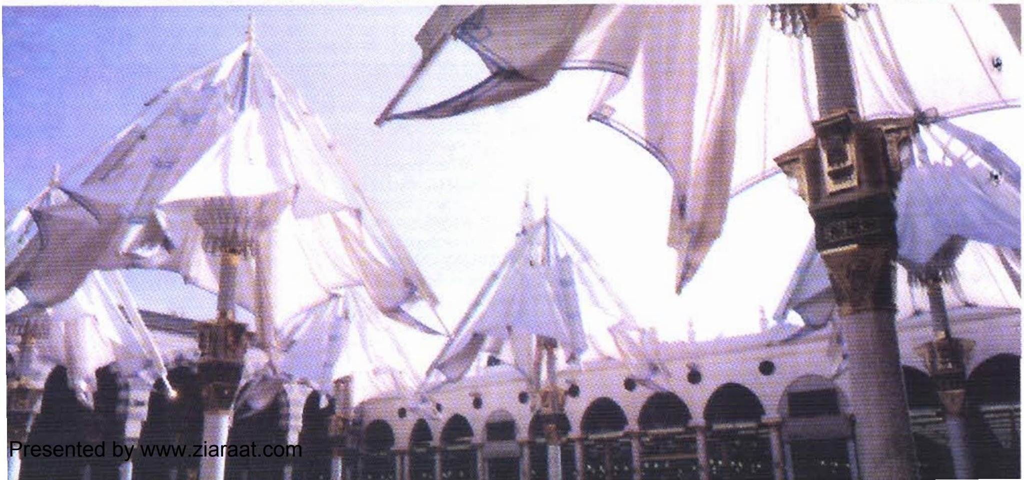


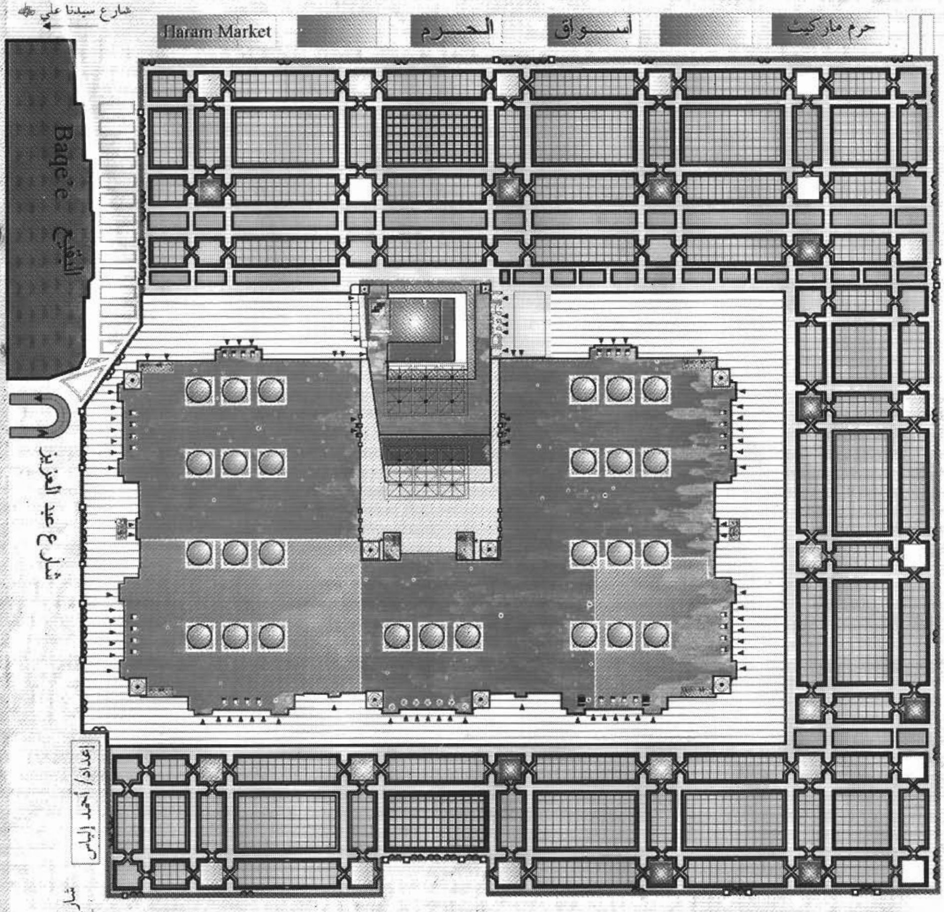








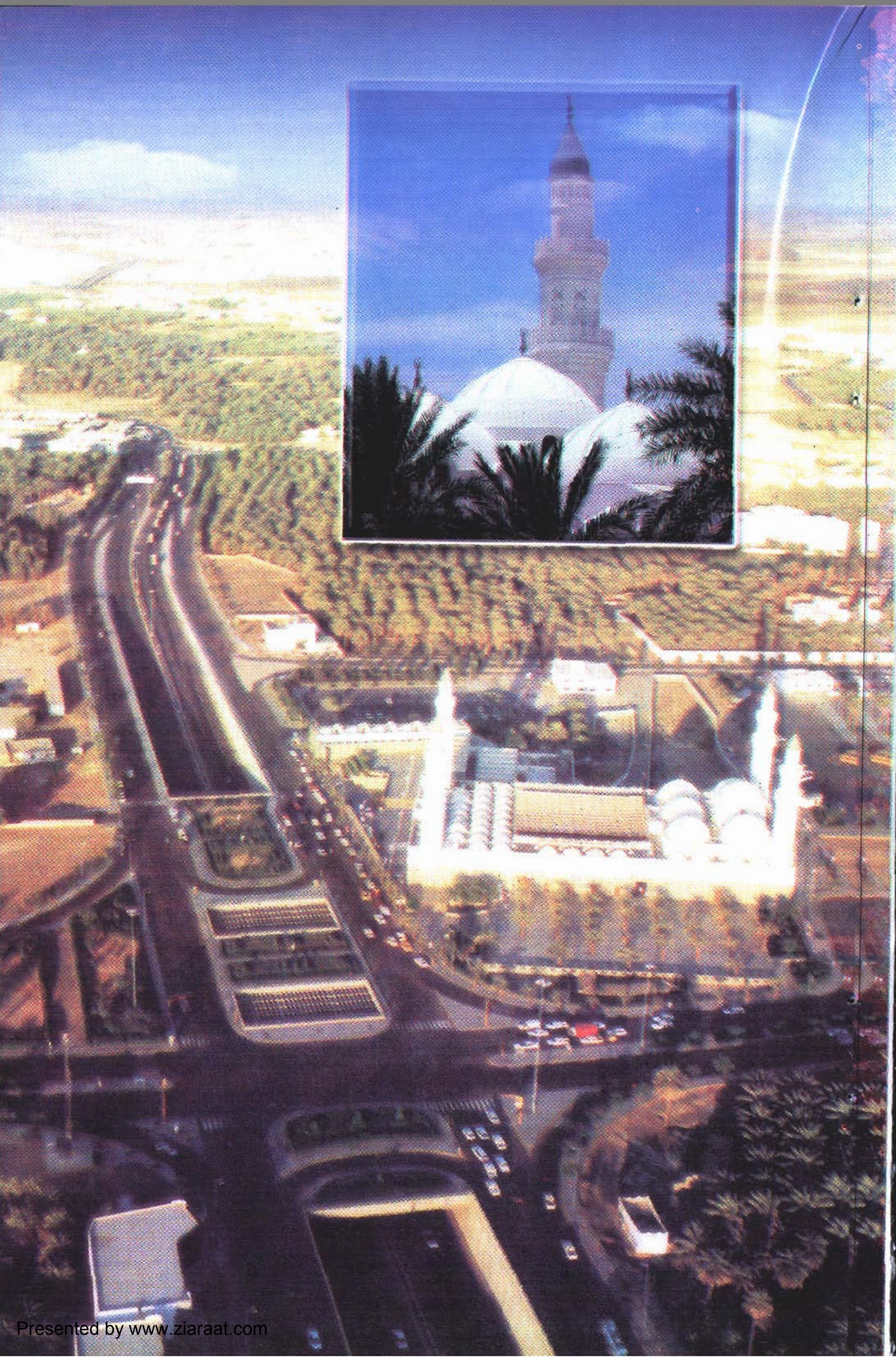


English	Urdu	Arabic
Entrance Parking & W.C for Male	مردانہ راستہ برائے پارکنگ، وضوخانہ	المواقف ودورات المياه / للرجال
Entrance Parkingfor Family	راستہ برائے فیملی	مدخل إلى المواقف / للعائلات
Entrance W.C for Female	زنانہ راستہ برائے وضوخانہ	مدخل دورات المياه / للنساء
White cold Marble Yard	ٹھنڈے پتھروالاصحن	البلاط العازل للحرارة

الساحات حول المسجد النبوي الشريف ، زخرفة البلاط ومداخل المواقف ودورات المياه

مسجد نبوی شریف کے گرد صحن ، فرش کا ڈیزائن ، پارکنگ اور وضوخانہ کے راستے

Yard around the Holy Mosque, Design pattern, Entrance for parking & W.C



مسجد قباء

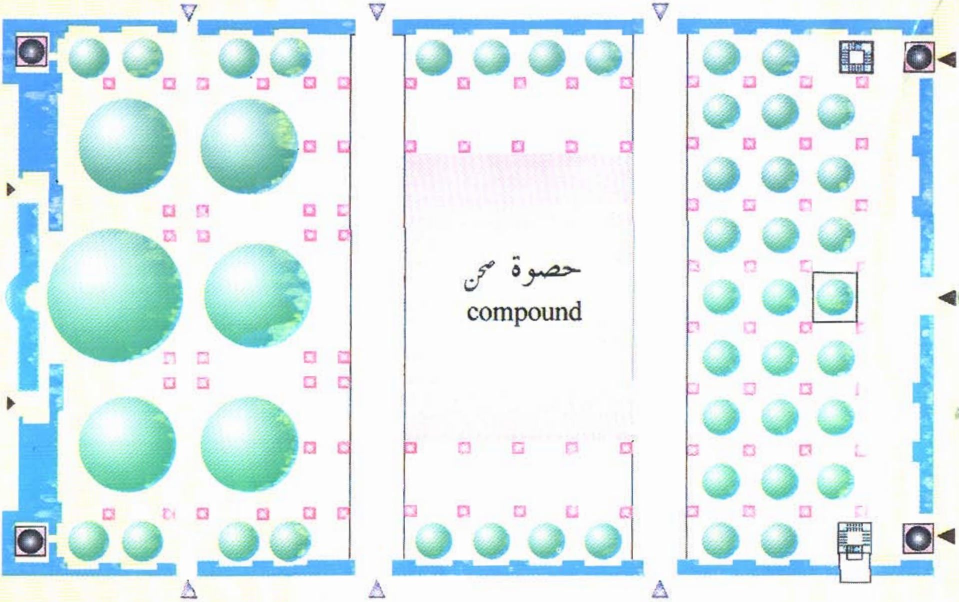
جب نبی اسلام ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو اِس قبیلہ کی ایک شخصیت حضرت کلثوم رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرمایا اور انہیں کی زمین میں مسجد قباء تعمیر کی۔ جس کی فضیلت سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ہے کہ ''جو مسجد اول روز سے تقوی پر قائم کی گئی ہے وہی زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہو...''

☆ نیز ارشاد نبوی ہے: جو شخص اپنے گھر وضو کر کے مسجد قباء میں آ کر نماز پڑھے اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۲) یہ مسجد مسلمانوں کے اہتمام وتوجہ کا مرکز رہی، بالآخر سنہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکی تعمیر وتوسیع کی جسمیں بیس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔

بنو عمرو بن عوف: (اوس) اُن کی آبادی مسجد قباء کے قریب تھی جو مسجد نبوی شریف سے ۳.۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔

☆ اس قبیلہ کی تعریف میں سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں ارشاد ہوتا ہے ''اِسمیں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے''۔

☆ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا، نبی اکرم ﷺ نے بعض غزوات میں انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب بنو قریظہ یہودیوں کی غدّاری کے سبب آنحضور ﷺ نے اُن کا محاصرہ کیا تو بنو قریظہ نے حضرت ابولبابہ رض سے اپنے انجام کی بابت پوچھا تو انہوں نے گلے پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا کہ قتل کیے جاؤ گے۔ فوراً احساس ہوا کہ یہ راز فاش کر کے میں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے

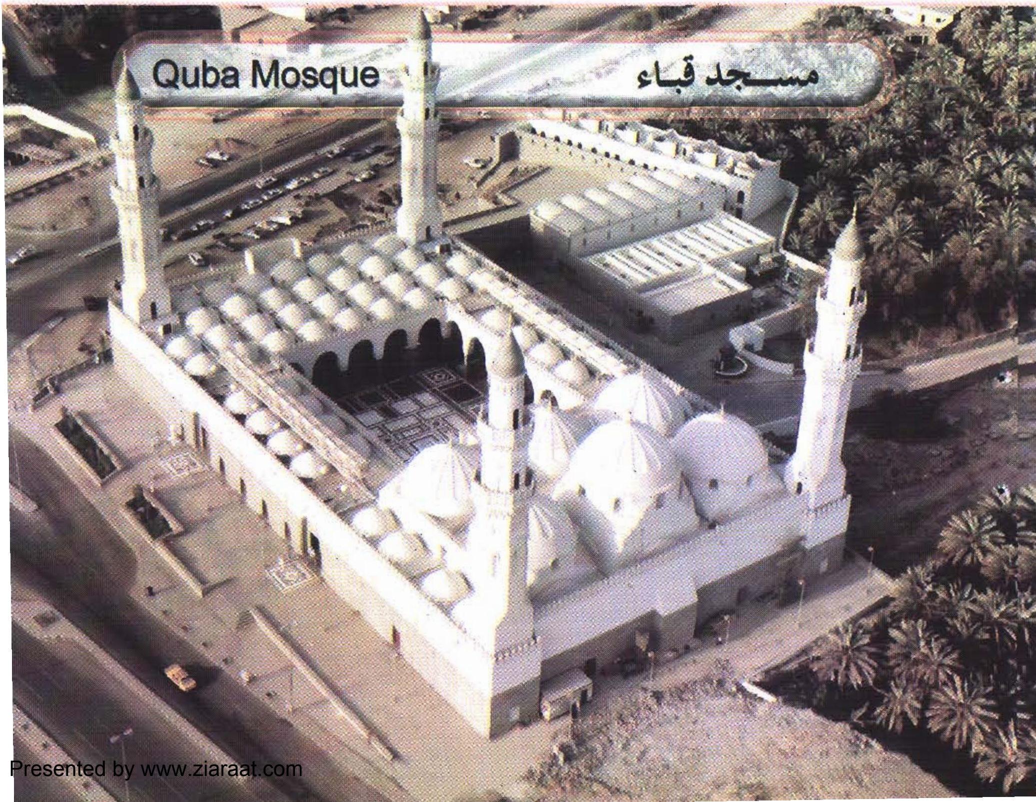


مداخل الرجال ◄ مداخل النساء منائر (٤) قباب (٤٧)

رســم مســجد قبــاء

Layout of Masjid Quba

Ahmad

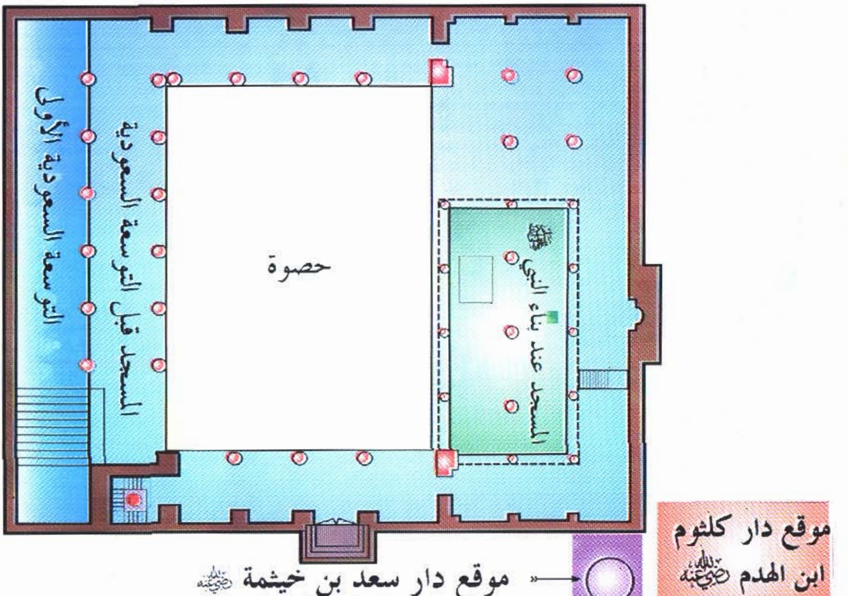


ساتھ خیانت کی ہے۔ تو قسم کھالی کہ اب کچھ نہ کھاؤں گا۔ مر جاؤں گا یا توبہ قبول ہو جائے گی، اور مسجد نبوی شریف میں آ کے اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اِس دوران بے ہوش ہو کر گر جاتے، نو دن بعد توبہ قبول ہو گئی۔ سورۂ انفال کی آیت نمبر ۲۷ انہیں کی بابت نازل ہوئی۔ مسجد نبوی میں ستون ابی لبابہؓ اِسی واقعہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔

مسجد دار سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہما کا یہ گھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے قبل ہی اسلام کا مرکز بن گیا. حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی کبھی اِس میں نماز جمعہ بھی پڑھ لیتے تھے. جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے آئے تو حضرت کلثوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں قیام فرمایا، اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر میں بھی تشریف لاتے جو مسجد قبا کے جنوب مغربی کونے میں تھا، اِسی نسبت سے وہاں بعد میں مسجد بنا دی گئی جو خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں مسجد قبا کی توسیع میں شامل ہو گئی۔

قوت ایمانی کا حسین مظاہرہ: غزوہ بدر کے موقعہ پر حضرت سعد اور اُنکے والد حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہما میں قرعہ اندازی کی گئی کہ دونوں میں سے کون جہاد پر جائیگا؟ صاحبزادہ سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا تو والد محترم کہنے لگے: بیٹا اپنی جگہ مجھے جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا: ابا محترم! اگر جنت کے علاوہ کسی اور چیز کا معاملہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا۔ الغرض حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اور اُنکے والد حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور مقام شہادت پر سرفراز ہو کر اُنکی تمنا پوری ہوئی۔ (الاصابہ ۲/۲۳)



موقع داري سعد بن خيثمة ؓ و كلثوم بن الهدم ؓ — مسجد قباء دوسری توسیع سے قبل حضرت سعد بن خیثمہ ؓ وکلثوم ؓ کے مکانات کا محل وقوع

دار سعد بن خيثمة رضي الله عنه — حضرت سعد بن خیثمہ ؓ کا مکان



مسجد جمعہ

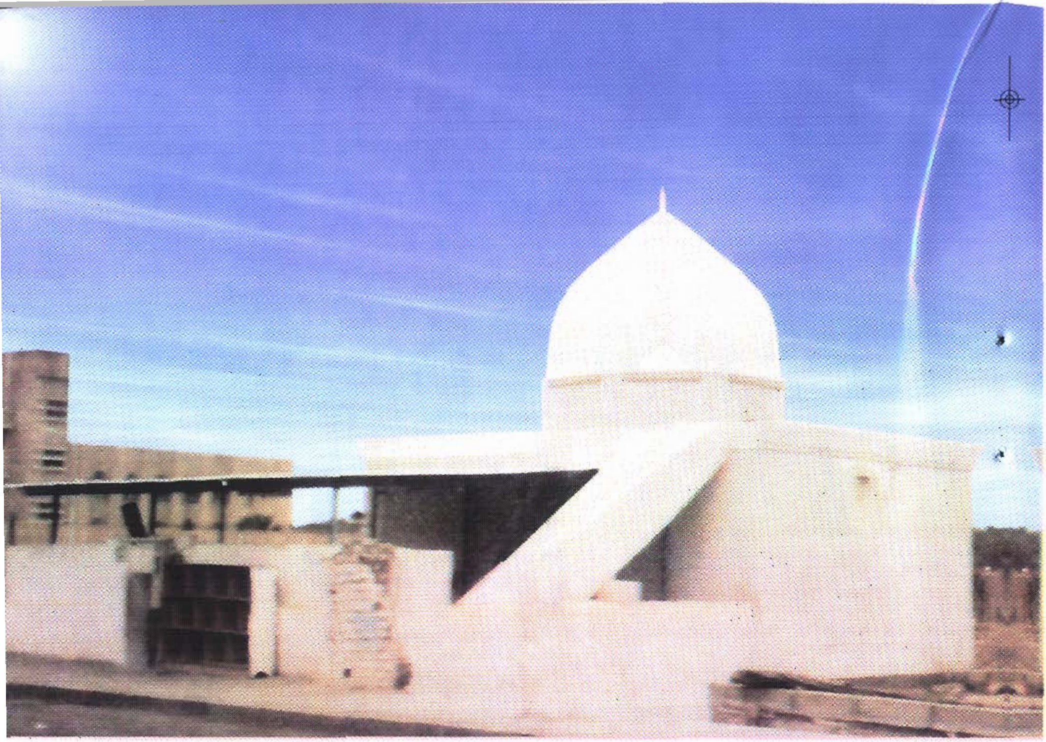
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسعد بن زرارۃ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں نماز جمعہ پڑھاتے تھے، جب نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے آئے تو قباء میں قیام فرمایا، جمعہ کے دن وہاں سے مدینہ منورہ کیلئے روانگی ہوئی، مسجد قباء سے تقریباً ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر بنو سالم کی بستی میں نماز جمعہ ادا فرمائی، بنو سالم نے اُس جگہ مسجد بنالی، جو مسجد جمعہ اور مسجد بنی سالم کہلائی ، اِس تاریخی اہمیت کے پیش نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِسکی تعمیر و توسیع کا اہتمام کیا گیا، اسمیں ۶۵۰ نمازیوں کی گنجائش ہے، مینار کی بلندی ۲۵ میٹر ہے.

بنو سالم: (خزرجی) ان کی آبادی مسجد قبا کی شمالی جانب تقریباً ۸۰۰ میٹر کے فاصلہ پر اور مسجد نبوی شریف سے تقریباً اڑھائی کیلومیٹر دور تھی۔

☆ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قباء سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنو سالم نے عرض کیا: آقا آپنے ہمارے چچازاد بنو عمرو بن عوف کو چند روزہ قیام کے شرف سے نوازا، ہمیں بھی کچھ شرف بخشیے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی بستی میں جلوہ افروز ہوئے اور جمعہ کی نماز ادا کی۔ وہاں جو مسجد بنی وہ مسجد جمعہ کہلائی۔

☆ اسی قبیلہ میں حضرت ابو حصین رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ آپؓ نے انہیں اسلام پر مجبور کیا تو آیت ﴿لا اکراہ فی الدین...﴾ (سورۃ بقرہ:۲۵۶) نازل ہوئی۔

☆ اِسی قبیلے کے حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے رہ گئے۔ ایک دن سخت گرمی تھی، گھر پہنچے تو چھڑکاؤ کیا ہوا تھا۔ پانی ٹھنڈا اور کھانا تیار تھا۔ کہنے لگے: اللہ کے



مسجد الجمعة قديماً — مسجد جمعه قدیم

مسجد الجمعة — مسجد جمعه



رسول ﷺ سخت دھوپ، لُو اور گرمی میں ہوں اور ابوخیثمہ ان نعمتوں میں! یہ انصاف نہیں ہے، اللہ کی قسم میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر تیاری کی اور سامانِ سفر لیکر روانہ ہو گئے۔ تبوک میں آنحضور ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کرے یہ ابوخیثمہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آقا! وہی ہیں۔ حاضر خدمت ہوکر سلام عرض کر کے آپ بیتی سنائی۔ آپ ﷺ نے دعا دی۔

مسجد عتبان

انصار کے ایک سردار حضرت مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا۔ اور انہی کے صاحبزادے حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ سے درخواست کی کہ آپؐ میرے گھر میں تشریف لاکر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو گھر کی مسجد بنالوں تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ میں ایسا کروں گا، ایک روز آنحضور ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم تمہارے گھر میں کہاں نماز پڑھیں؟ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے اللّٰہ اکبر کہکر نماز شروع کردی ہم نے بھی آپؐ کے پیچھے صف بنالی، آپنے دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیر دیا۔ (تفصیل کیلئے: صحیح بخاری: ۴۲۵) یہ مسجد مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کہلائی۔ اس کی جگہ اب مسجد جمعہ کی شمالی جانب چاردیواری کے اندر ہے اور مسجد منہدم ہوچکی ہے۔

مسجد بنی اُنیف

مسجد قباء کے جنوب مغرب میں محلّہ کے اندر واقع ہے، حضرت طلحہ البراء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رحمتِ کائنات ﷺ اپنے اِس جاں نثار صحابی کی عیادت کیلئے تشریف لاتے رہے، اِسی دوران جہاں آپ ﷺ نے نمازیں ادا کیں وہاں بنواُنیف نے مسجد بنالی،



مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ | مسجد عتبان بن مالك رضي الله عنه

مسجد بنی انیف | مسجد بني أنيف



حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے دعا کی:

''اے اللہ تو طلحہ کو مسکراتے ہوئے مل اور وہ تجھے مسکراتا ہوا ملے''۔

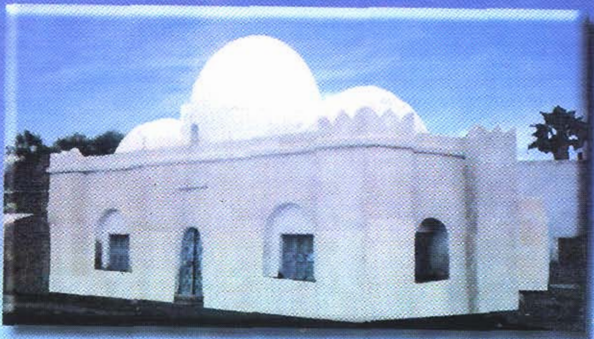
مسجد سقیا

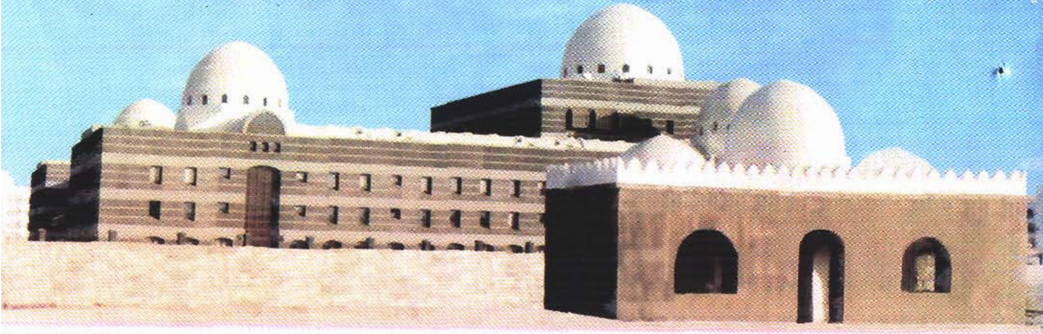
عنبریہ میں ایک جگہ کا نام سقیا ہے جو قدیم ترکی ریلوے اسٹیشن کے اندر اور باہر ہے یہ جگہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی، یہاں مسجد سقیا ہے جو ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری میں واقع ہے، اسکی تین گنبد والی موجودہ تعمیر ترکی دور کی ہے، اسکا رقبہ ۱۳×۵م = ۶۵ مربع میٹر ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ/ ۱۴۲۴ھ میں اسکی ترمیم وتجدید ہوئی۔

☆ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر کیلئے روانہ ہوئے تو اِسی میدان میں ٹھہرے، وضوء کر کے نماز ادا کی. اہل مدینہ کیلئے برکت کی دعا مانگی اور لشکر کی تنظیم نو کی. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محترم چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے دعاء استسقاء کرائی گئی.

☆ واضح رہے کہ اِس ریلوے اسٹیشن کو مدینہ منورہ کا عجائب گھر بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے، اور اس مقصد کے لئے اس کی ترمیم وتجدید کا کام جاری ہے۔

بئر سقیا: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ کنواں سقیا مقام پر واقع تھا جو چودھویں صدی ہجری کے دوران سڑک کی توسیع کے پیش نظر دفن کر دیا گیا، اس کا تقریبی محل وقوع مسجد سقیا کی جنوبی طرف ریلوے اسٹیشن کی چار دیواری سے باہر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ بدر جاتے ہوئے اس کے پانی سے وضو کیا نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔





مسجد السقيا وخلفه أمانة المدينة المنورة — مسجد سقیا اور پس منظر میں بلدیہ مدینہ منورہ کا دفتر

مسجد العنبرية ومنطقة السقيا — مسجد عنبریہ اور سقیا کا علاقہ



عیدگاہ

یہ میدان مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ہے، رسول اکرم ﷺ نے اس میدان میں مختلف جگہوں پر عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کی نماز ادا فرمائی۔ نیز نجاشی کی نماز جنازہ اور بعض اوقات نمازِ استسقاء بھی یہیں ادا فرمائی۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رحمت ﷺ عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کے دن اِس میدان میں تشریف لاتے، نماز عید ادا کر کے لوگوں کو وعظ ونصیحت فرماتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو روانہ فرماتے، کسی اور چیز کا حکم دینا ہوتا تو اس کا حکم دیتے۔ (صحیح بخاری:۹۵۶)

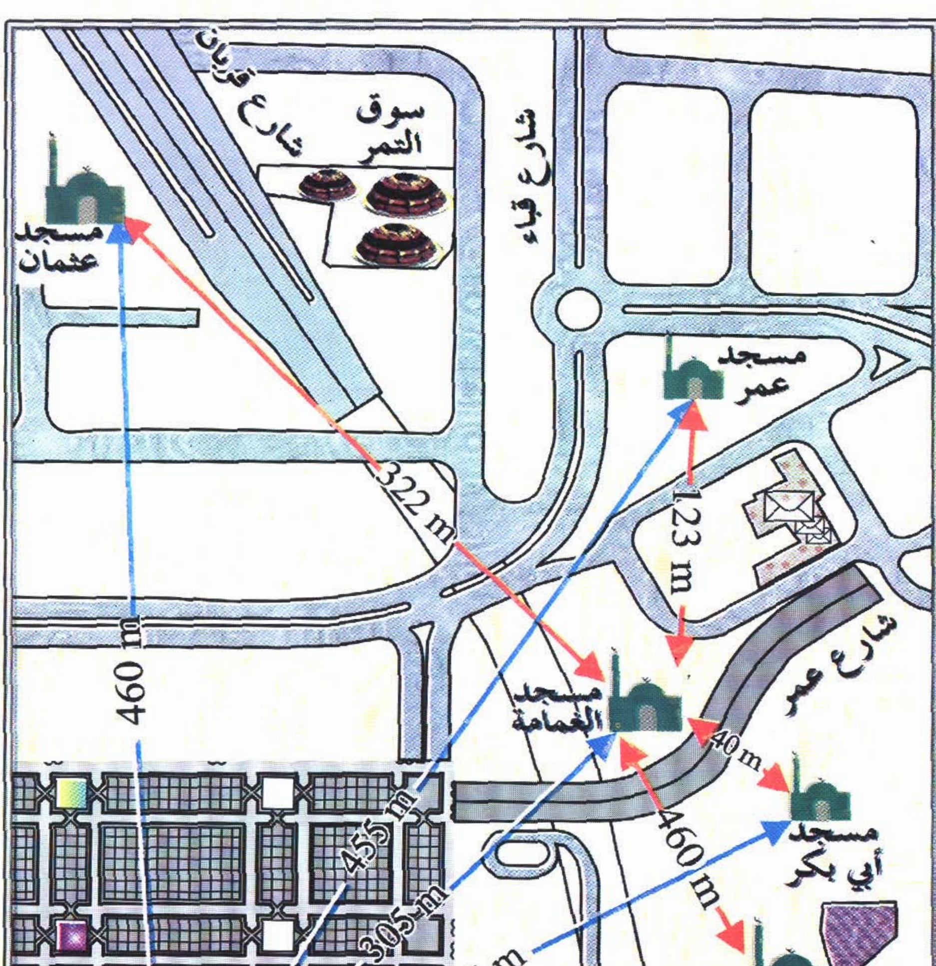
☆ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس میدان میں نماز استسقاء ادا فرمائی اور دعا کے بعد اپنی چادر کا رخ بدلا۔ (صحیح مسلم،۹:۸۹۴)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر اسی روز سنائی اور اس میدان میں آکر چار تکبیر سے نماز جنازہ ادا کی۔ (صحیح مسلم،۱۱:۹۵۱)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے واپسی پر اس عیدگاہ سے گذرتے تو قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا فرماتے۔ (تاریخ مدینہ، ابن شبہ ۱/۳۳۸)

☆ مدینہ منورہ میں یہودیوں کا اپنا بازار تھا۔ رسول خاتم ﷺ نے میدان عیدگاہ کو مسلمانوں کا بازار قرار دیا تا کہ اسلامی تشخص قائم ہو اور مسلمان عزّت نفس کے ساتھ اپنا کاروبار کریں، اسی پس منظر میں یہ جگہ مناخہ کہلائی کہ یہاں اونٹوں کے تجارتی قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے۔

☆ تاریخی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سنہ ۸۷ تا ۹۳ھ میں مدینہ منورہ کے گورنر بنے تو انہوں نے اِن تاریخی جگہوں پر مسجدیں بنوا دیں۔ ذیل میں اِن مساجد کا مختصر تعارف ہے:



مسجدِ نبوی شریف سے مساجدِ عیدگاہ کا فاصلہ

مسجد غمامہ

مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں ۳۰۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. نبی اسلام ﷺ آخری سالوں میں یہاں عید کی نماز ادا فرماتے تھے، اسی لئے تاریخی کتب میں اِس کا نام مسجد مصلّٰی (عیدگاہ والی مسجد) ہے. اندازہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مسجد بنوائی۔ موجودہ عمارت سلطان عبدالمجید ترکیؒ کے زمانہ کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِس کی ترمیم وتجدید کی گئی۔ آجکل یہ مسجد غمامہ کے نام سے متعارف ہے۔ قدیم تاریخی کتب میں یہ نام مذکور نہیں ہے۔

مسجد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

مسجد غمامہ سے ۴۰ میٹر اور مسجد نبوی شریف سے ۳۳۵ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. خاتم النبیین ﷺ نے بعض اوقات عید کی نماز یہاں ادا فرمائی. پھر آپ ﷺ کے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عید کی نمازیں یہاں پڑھائیں، لہذا غالباً حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں اِس جگہ بننے والی مسجد اُنہی کی طرف منسوب ہوگئی. اسکی موجودہ عمارت سلطان محمود خاں ترکی نے بنوائی، جسکی مرمت شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں کرائی. اسکی پیمائش ۱۹,۵ × ۱۵ م = ۲۹۲,۵ مربع میٹر ہے۔

مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے ۴۵۵ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۳۳ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. نویں صدی ہجری میں اِسکی ابتدائی تعمیر ہوئی. ۱۴۱۱ھ میں شاہ فہد نے اِسکی مرمت



مسجد الغمامة

مسجد غمامہ

مسجد أبي بكر الصديق رضي الله عنه

مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ



کرائی۔ اسکا رقبہ ۳۳۵ مربع میٹر ہے اور گنبد کی اندرونی بلندی ۱۲ میٹر ہے۔

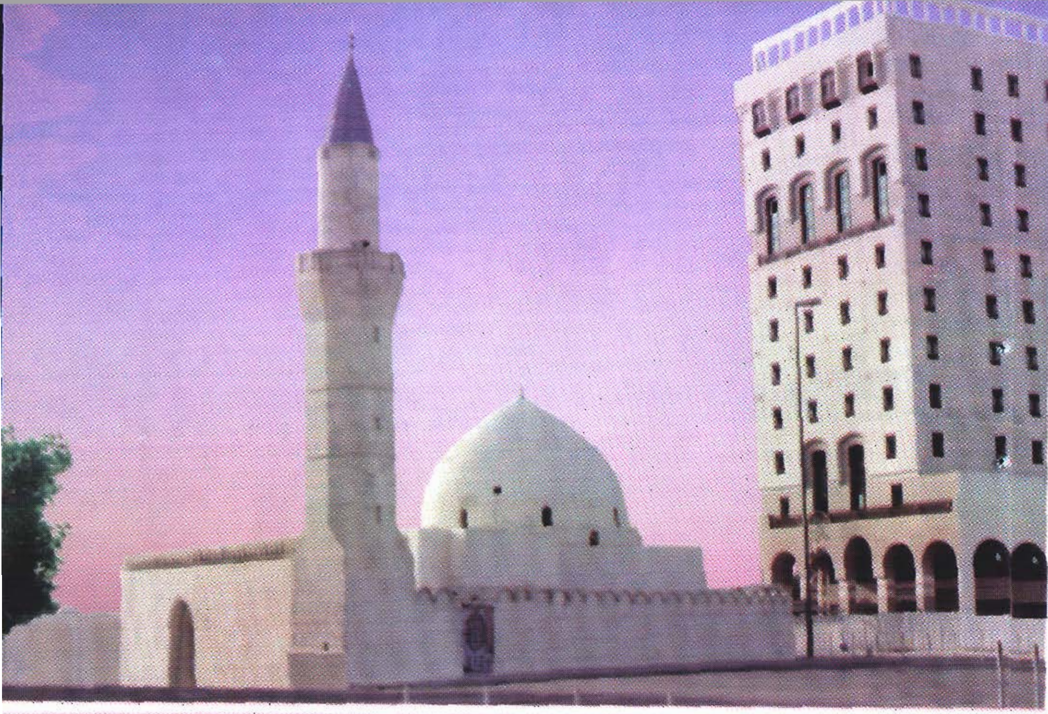
مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف سے ۲۹۰ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۲۲ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے.
اِس جگہ بھی نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عید ادا فرمائی. شاہ فہد نے ۱۴۱۱ھ میں اِس کی تعمیر نو اور توسیع کرائی. اسکا رقبہ ۳۱×۲۲م=۸۸۲ مربع میٹر ہے اور مینار کی بلندی ۲۶ میٹر ہے۔

غزوہ بنی قینقاع (یہودی)

اِنکی آبادی مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں قبا کے قلعہ کے قریب تھی۔ یہ صنعتکار اور تاجر تھے۔ میثاق مدینہ کے مطابق مسلمانوں سے اُن کا معاہدہ تھا۔ لیکن غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے بعد انہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کچھ اناڑی قریشیوں کو قتل کر کے خوش نہ ہوں آپ ہم سے لڑینگے تو پتہ چلے گا کہ کسی جنگجو سے واسطہ پڑا ہے۔ ارشاد ربّانی ہوا: آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے... (آل عمران ۱۲)

ایک شرمناک واقعہ: ایک دفعہ ایک مسلمان خاتون باپردہ حالت میں کچھ سامان تجارت بیچنے بازار گئی تو بنو قینقاع قبیلے کے بعض یہودیوں نے اسکو کہا کہ بے پردہ ہو کر سامان بیچو، اُس عزت مند خاتون نے اسلامی تعلیمات کا پاس رکھتے ہوئے انکار کر دیا جب وہ سامان بیچنے بیٹھی تو ایک شریر یہودی نے اُسکے دامن سے دھاگہ اٹکا کر کسی چیز سے باندھ دیا، خاتون کو اس کی خبر نہ ہوئی، کچھ دیر بعد جب وہ اٹھی تو اس کا دامن کھنچا اور وہ بے پردہ ہوگئی، بازار میں بیٹھے یہودی قہقہہ لگانے لگے۔ ایک مسلمان

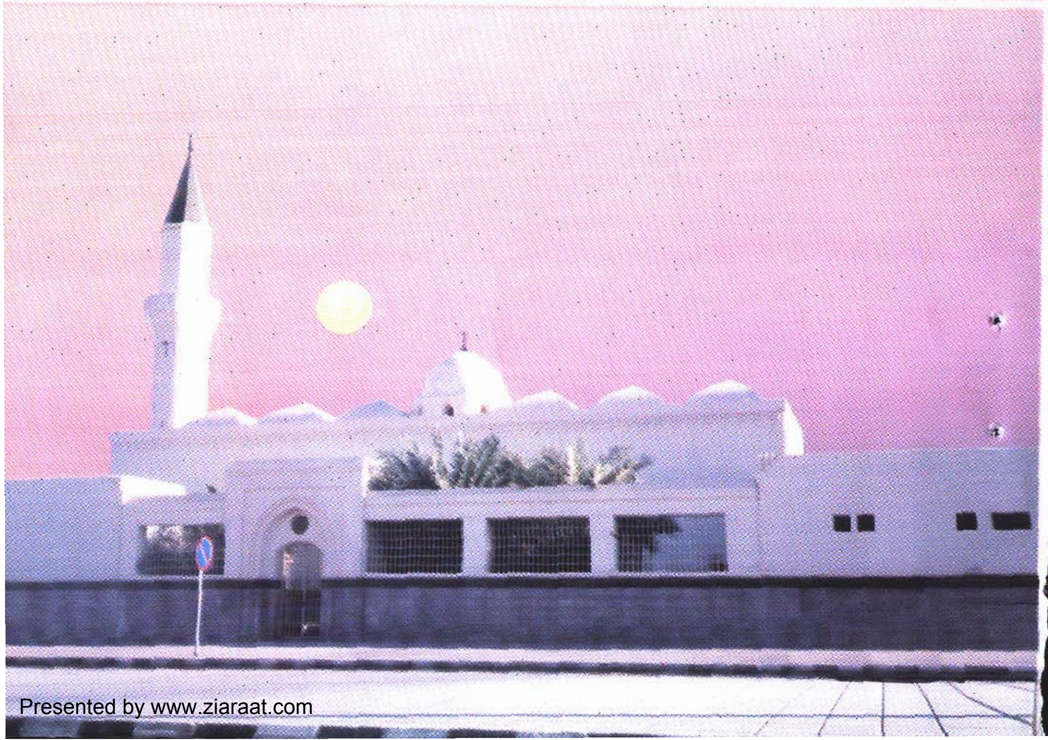


مسجد عمر بن الخطاب رضي الله عنه

مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مسجد علي بن أبي طالب رضي الله عنه

مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ



نے مسلم خاتون کو بے بسی کی حالت میں دیکھا تو اس کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی اور اس نے عورت کا دفاع کرتے ہوئے شریر یہودی کو قتل کر دیا۔ باقی یہودیوں کو چاہیے تھا کہ مظلوم کی مدد کرنے والے کا ساتھ دیتے یا کم از کم غیر جانبدار رہتے لیکن انہوں نے ظالم یہودی کا ساتھ دیا اور اس غیرتمند مسلمان کو قتل کر دیا۔

مسلم خاتون کی آبرو کے تحفظ اور مسلمان بھائی کا انتقام لینے کیلئے مسلمانوں نے بنوقینقاع کا محاصرہ کیا تو عبداللہ بن ابی منافق نے یہودیوں کی سفارش کی بالآخر انہیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ مزید معلومات:

موقع محل	سال	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	جنگ کا فوری سبب
قربان اور عوالی کا علاقہ	شوال ۲ ھ =۶۲۴ ء	حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو اسلحہ اٹھا سکتے تھے	۷۰۰ جنمیں ۳۰۰ درع بند تھے	معاہدے سے دستبرداری، مسلم خاتون کی توہین اور مسلمان کا قتل
مسلم علمبردار	شہداء اسلام	کافر مقتول	مدّت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول
حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رض	-	-	۱۵ دن	یہود کی جلا وطنی	سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲، ۱۳، المائدہ کی آیت ۵۱ تا ۵۶

نوٹ: مسجد عثمان اور مسجد بلال شارع قربان پر واقع ہیں، اِنکی ابتدائی تعمیر پندرھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی۔ یہ تاریخی مساجد میں سے نہیں ہیں۔



مسجد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

مسجد بلال رضی اللہ عنہ مسجد بلال رضی اللہ عنہ



مسجد قبلتین

نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز یہیں ادا کر رہے تھے کہ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ آپ ﷺ قبلہ رو ہو گئے۔ اس لئے اِس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہے۔ یہ مسجد شارع خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کنارے اور وادی عقیق کے قریب ہے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۰۸ھ میں اس کی موجودہ تعمیر و توسیع کی، جسمیں دو ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ اب خانہ کعبہ ہی ہمارا قبلہ ہے، لہٰذا مسجد قبلتین یا کہیں بھی خانہ کعبہ کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں، چاہے وہ فرض نماز ہو یا نفل۔

بنو سلمہ: خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُنکی آبادی حرہ غربیہ کی شمالی جانب وادی عقیق کے قریب اور جبلِ سلع کی مغربی جانب تھی۔ مسجد نبوی سے فاصلہ تقریباً ۳.۵ کلومیٹر تھا۔

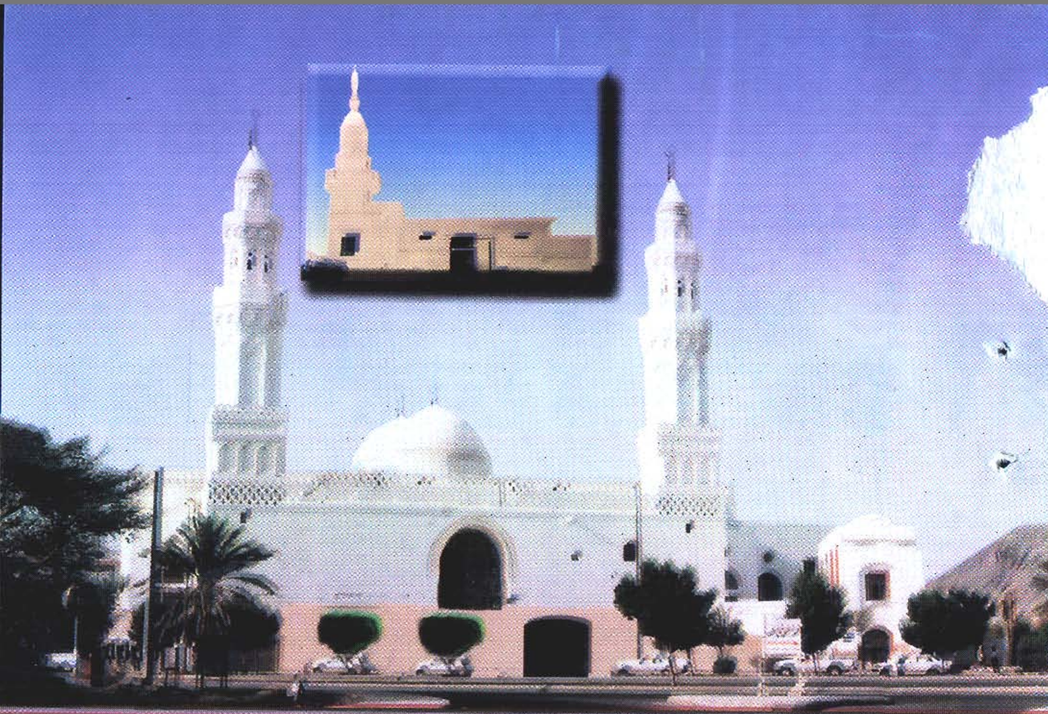
☆ جب انہوں نے مسجد نبوی شریف کے قریب منتقل ہونا چاہا تو رسول اکرم ﷺ کی دوراندیش نظر نے اِس علاقہ کے خالی ہو جانے کو دفاعی اور اقتصادی لحاظ سے مناسب نہ سمجھا اور فرمایا: اے بنو سلمہ مسجد نبوی تک اٹھنے والے قدموں کے ثواب کا خیال کرو۔

☆ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۲ میں جن دو جماعتوں کا تذکرہ ہے ان میں سے ایک جماعت بنو سلمہ کی ہے۔

☆ بنو سلمہ کے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بیعت عقبہ کی۔ آنحضور ﷺ نے اُن کے فرزند حضرت بشر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کا سربراہ مقرر کیا۔

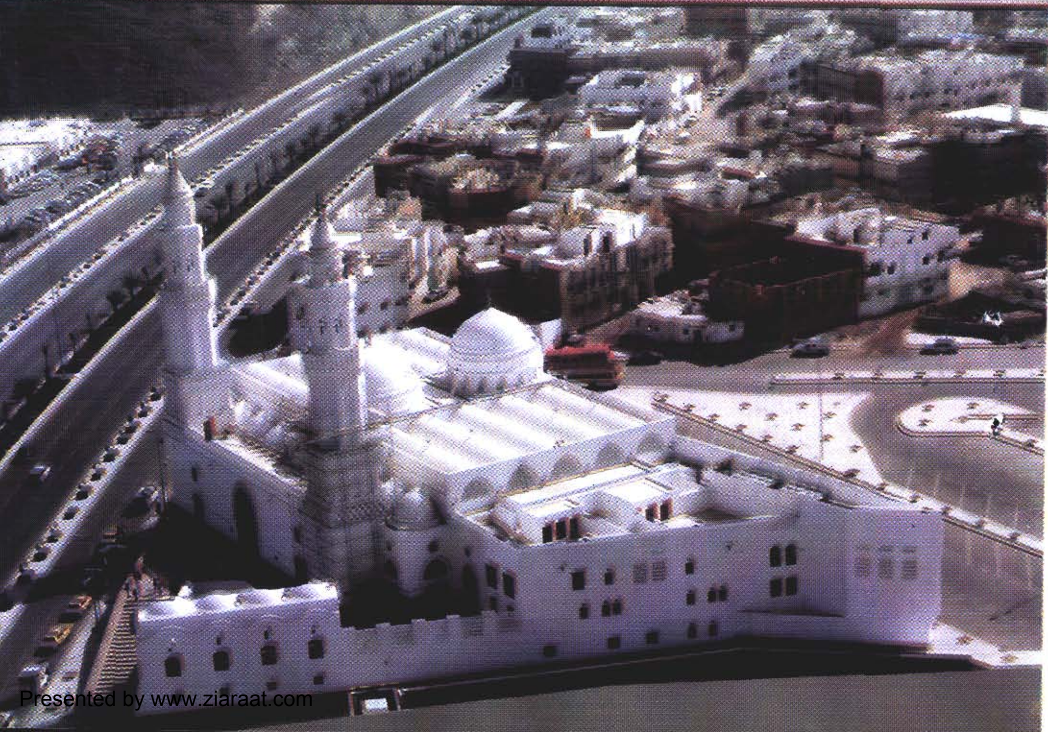
☆ بنو سلمہ کے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بابت ارشاد نبوی ہوا: ہمارا بہترین شہسوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے۔

☆ بنو سلمہ رضی اللہ عنہ کا قبرستان مسجد قبلتین سے متصل مغربی جانب واقع ہے۔



مسجد القبلتين قديماً وحديثاً — مسجد قبلتین کا جدید وقدیم منظر

منظر جوي للمسجد ومنطقة بني سلمة — مسجد قبلتین کا فضائی منظر



مسجد ابی ذر رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب ۹۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، تاریخی نام مسجد سجدہ ہے جسکی بنیاد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المال کے ایک باغ میں تشریف لائے، اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور ایک لمبا سجدہ کیا، میرے دل میں خیال آنے لگا کہ کہیں آپکی روح قبض نہ ہوگئی ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ سے سر اٹھایا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ نے اتنا لمبا سجدہ کیا میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے پاس بلا لیا ہو آپنے فرمایا: کہ جبریلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں: جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجے گا اللہ اس پر رحمت وسلامتی نازل فرمائیگا، اس عنایت پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

بعد میں اس جگہ مسجد بنا دی گئی جو مختلف تاریخی ادوار سے گذری تا آنکہ حکومت سعودیہ نے ۱۴۲۳ھ میں اسکو خوبصورت انداز میں تعمیر کیا جو ایک تہہ خانہ اور دو بالائی منزلوں پر مشتمل ہے، کل رقبہ ۱۸×۱۸م = ۳۲۴ مربع میٹر ہے۔

رسول اطہرؐ جہاں بھی ٹھہرے وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبینِ اقدس جہاں جھکی ہے وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں

مسجد بنی دینار

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک قبیلہ بنو دینار تھا - یہ انکی مسجد ہے. اِسکو مسجد غسّالین اور مسجد مغسلہ بھی کہتے ہیں، چونکہ اِس محلّہ کا نام مغیسلہ ہے جو گورنر ہاؤس کی عمارت کے عقبی علاقہ میں محلّہ کے اندر ہے۔

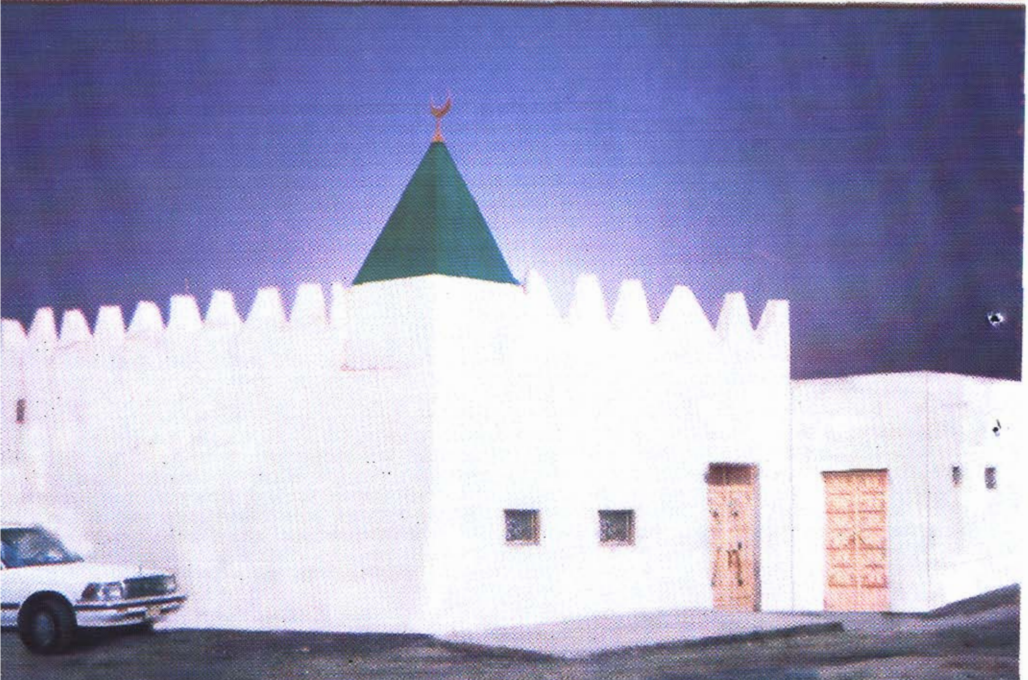


مسجد أبي ذر رضي الله عنه قديماً وحديثاً

مسجد ابوذر رضی اللہ عنہ کا جدید و قدیم منظر

مسجد بني دينار

مسجد بنو دینار



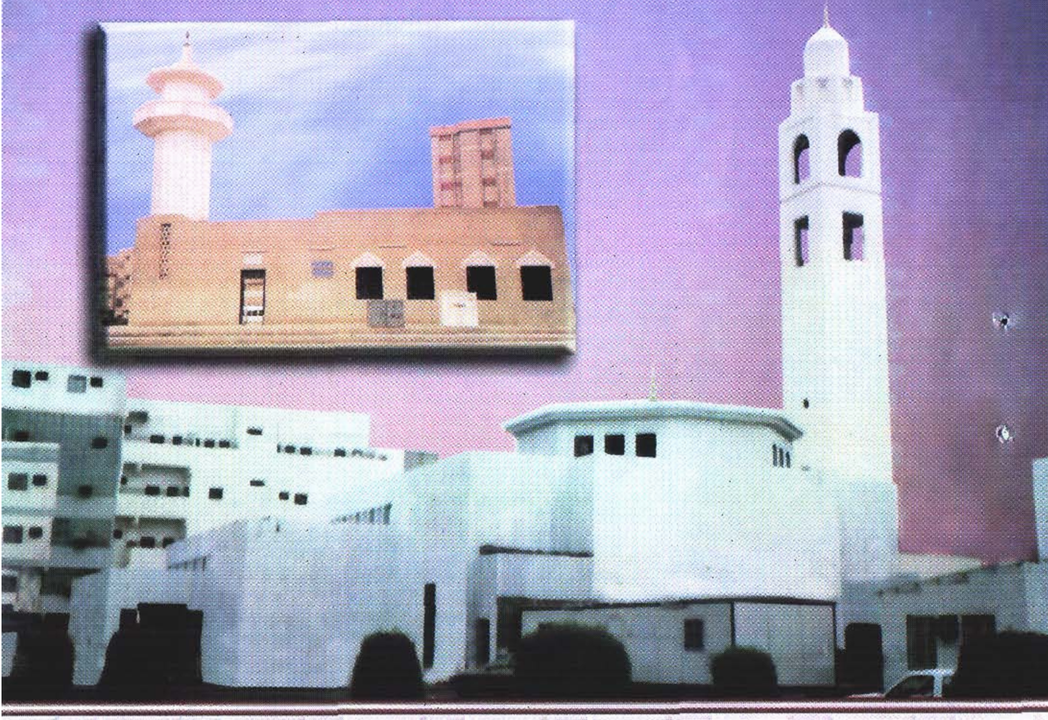
مسجدِ اجابہ

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن عوالی سے واپس آتے ہوئے بنو معاویہ کی مسجد سے گذرے تو اسمیں دو رکعت ادا کیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضور ﷺ نے اپنے رب کے حضور طویل دعا کی اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، جنمیں سے دو قبول ہوگئیں. میں نے دعا کی کہ میری امّت قحط سالی کی وجہ سے تباہ نہ ہو. نیز میری امّت غرق ہو کر تباہ نہ ہو. یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئیں. تیسری دعا یہ تھی کہ میری امت باہمی لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (۲۸۹۰)

اِن دعاؤں کے بعد بنو معاویہ کی یہ مسجد مسجدِ اجابہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔

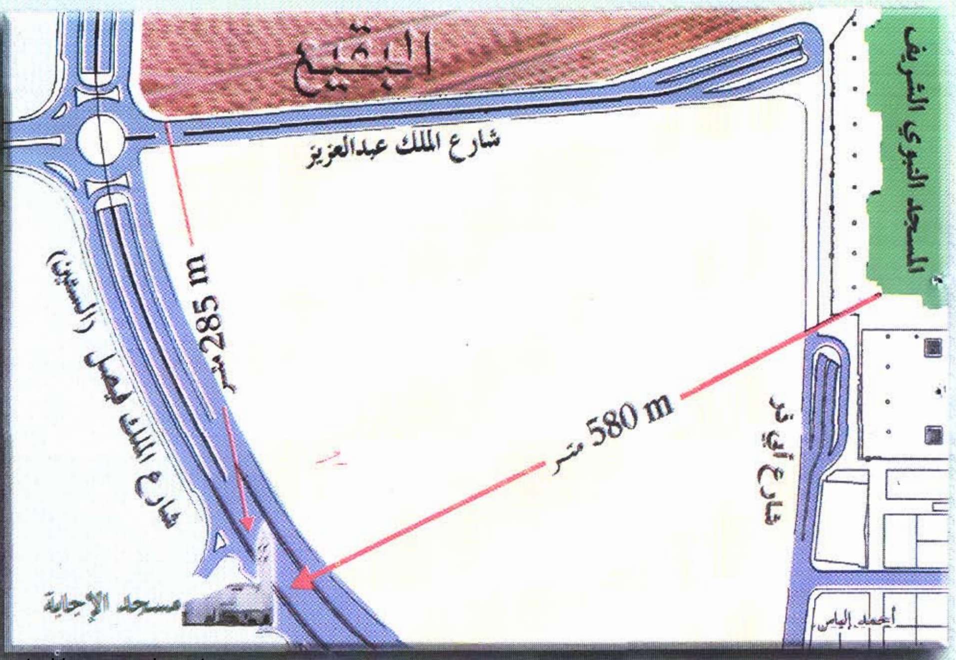
یہ مسجد بقیع سے ۳۸۵ میٹر دور شارع فیصل (شارع ستین) کے کنارے واقع ہے۔ شاہ فہد کے زمانہ میں اسکی تعمیر وتوسیع ہوئی۔ مسجد کے شمال مشرق میں عورتوں کی نماز گاہ ہے جس کا رقبہ ۱۰۰ مربع میٹر ہے۔ مسجد کے جنوبی حصہ میں ۷۰,۱۱ میٹر بلند گنبد ہے جسکا قطر ۹,۵ میٹر ہے اور جنوب مشرق میں ۳۶ میٹر بلند مینار ہے۔

بنو معاویہ رضی اللہ عنہم: اوس کا قبیلہ ہے۔ اُن کی بستی بقیع کی شمالی جانب مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۶۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھی۔ مسجد بنی معاویہ انہی کی طرف منسوب تھی، رسول رحمت ﷺ نے اسمیں نماز ادا کی اور دعا فرمائی تو اس کا نام مسجد اجابہ مشہور ہوگیا۔



مسجد الإجابة قديماً وحديثاً — مسجد اجابہ کا جدید وقدیم منظر

موقع مسجد الإجابة من المسجد النبوي والبقيع — مسجد نبوی اور بقیع سے مسجد اجابہ کا محل وقوع



مسجد فضیخ (مسجد بنی نضیر)

بنو نضیر یہودی قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ آ کر آباد ہوگیا اور مقامی عربوں کی قبائلی جنگوں میں فریق بن گیا، انکی بستی مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں مسجد نبوی شریف سے ۳.۵ کیلومیٹر اور مسجد قبا سے ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔ جب نبی آخرالزماں ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک وسیع البنیاد معاہدہ کا اہتمام کیا، اس میثاق مدینہ نے قیام اَمن میں مدد دی، لیکن بنو نضیر اپنی روایتی سازشوں سے باز نہ آئے، حتیٰ کہ انہوں نے سرتاج مدینہ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی، آنحضور ﷺ نے انکا محاصرہ کیا جو چھ روز جاری رہا، بالآخر انکو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا، اس دوران جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا فرمائی، وہاں مسجد بنا دی گئی جو مسجد بنو نضیر کہلائی۔

☆ اسی دوران شراب کی حرمت نازل ہوئی تو جن حضرات کے پاس اِسکی کچھ مقدار تھی انہوں نے سب انڈیل دی، کسی بھی نشہ آور چیز کی بابت معلومات رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ اقدام اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی کتنی اعلیٰ مثال ہے، اسی بناء پر اُسے مسجد فضیخ بھی کہتے ہیں (فضیخ وہ شراب تھی جو انڈیل دی گئی)

غزوہ بنی نضیر: اِن یہودیوں کی مستقل سازشوں کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے انکو دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا، لیکن منافقین مدینہ کی شہ پر انہوں نے انکار کر دیا۔ ارشاد ربّانی ہے: ''کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہلِ کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے...'' (سورہ حشر ۱۱) یہودیوں نے نکلنے سے انکار کیا، بالآخر آپ ﷺ نے اُنکا محاصرہ کیا، اور

هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر

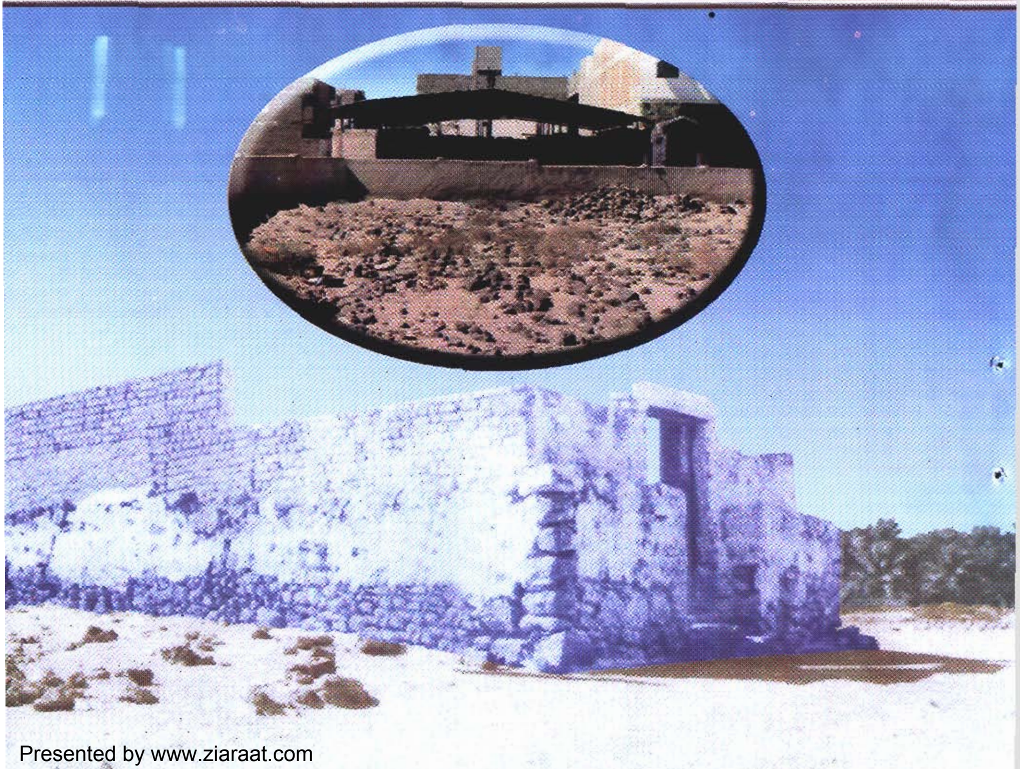


موقع مسجد الفضيخ بجانب وادي مذينب

وادی مذینب کے کنارہ مسجد فضیخ کی جگہ

مسجد الفضيخ قديماً وموقعه

مسجد فضیخ اور اسکی جگہ



انہیں خیبر وشام کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

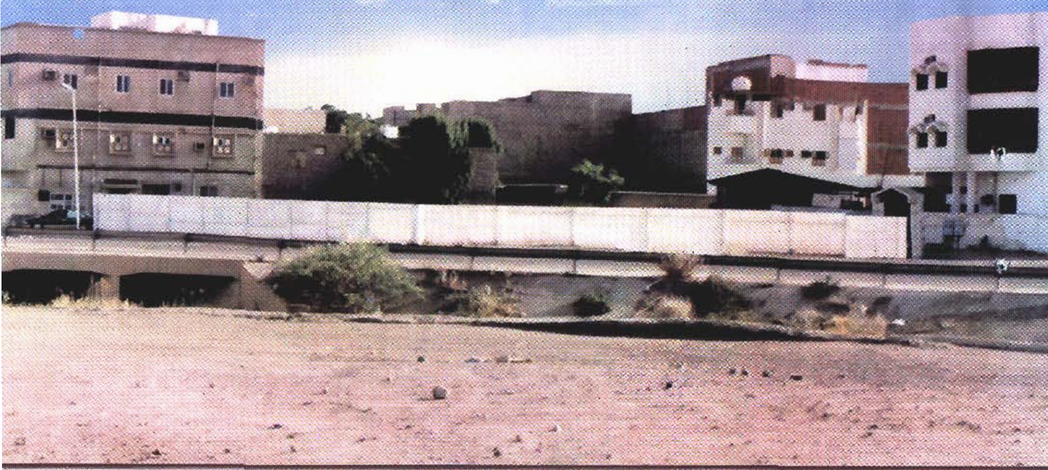
موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	فوری سبب
قباء میں وادی مذینب کے قریب	ربیع الاول ۴ھ = ۶۲۶ء	عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو جہاد کے قابل تھے	قبیلہ بنو نضیر	سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی سازش

شہداء اسلام	کافر مقتول	مدت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول
-	۱۰	چھ راتیں	خیبر اور شام جلاوطنی	سورۂ حشر، اور شراب کی حرمت

کعب بن اشرف اور اسکا قلعہ

وہ عرب کے قبیلہ نبہان سے تعلق رکھنے والا مالدار شاعر تھا۔ اس کی ماں یہودی تھی۔ یہود اور عرب قبائل سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ ابن جریر طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۰ میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: اگر یہ خبر سچی ہے تو میرا زمین میں دفن ہو جانا باہر رہنے سے بہتر ہے۔ نیز اس نے یہود و مشرکین کے سرداروں کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر اکسایا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کی اسلام دشمنی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنے اشعار میں نبی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہن کے خلاف ہرزہ

هو الذي أخرج الذين كفروا
من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر



موقع مسجد الفضيخ بجانب وادي مذينب — وادی مذینب کے کنارہ مسجد فضیح کی جگہ

مسجد الفضيخ قديماً وموقعه — مسجد فضیح اور اسکی جگہ



انہیں خیبر وشام کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	فوری سبب
قباء میں وادی مذینب کے قریب	ربیع الاول ۴ھ = ۶۲۶ء	عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	مسلمانان مدینہ جو جہاد کے قابل تھے	قبیلہ بنونضیر	سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی سازش

شہداء اسلام	کافر مقتول	مدت محاصرہ	نتیجہ	قرآن کا نزول
-	۱۰	چھ راتیں	خیبر اور شام جلاوطنی	سورۂ حشر، اور شراب کی حرمت

کعب بن اشرف اور اس کا قلعہ

وہ عرب کے قبیلہ نبہان سے تعلق رکھنے والا مالدار شاعر تھا۔ اس کی ماں یہودی تھی۔ یہود اور عرب قبائل سے اس کے اچھے تعلقات تھے۔ ابن جریر طبری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۰ میں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف ہے۔ اس کی اسلام دشمنی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: اگر یہ خبر سچی ہے تو میرا زمین میں دفن ہو جانا باہر رہنے سے بہتر ہے۔ نیز اس نے یہود و مشرکین کے سرداروں کو مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر اکسایا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کی اسلام دشمنی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ اپنے اشعار میں نبی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہن کے خلاف ہرزہ



قلعة كعب الأشرف وبئره — کعب بن اشرف کا قلعہ اور کنواں

قلعة كعب الأشرف — کعب بن اشرف کے قلعہ کے کھنڈرات



سرائی کرنے لگا۔ نتیجۃً آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اسے قتل کر دیا گیا۔

اس کا قلعہ مدینہ منورہ کے جنوب مشرق میں بطحان ڈیم کے رستہ میں دائیں طرف واقع ہے۔ جو گرینائٹ پتھروں کا بنا ہوا تھا، اس کے کھنڈرات اب بھی باقی ہیں اس کے جنوب مشرقی کونے میں ایک کنواں ہے۔

قتل کا واقعہ: ارشاد نبوی ہوا: کعب بن اشرف نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے، اسے کون ٹھکانے لگائے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آقا میں حاضر ہوں۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسی مشن کی منصوبہ بندی اور تیاری میں تین دن تک کھانا بھی اہتمام سے نہ کھایا۔ بالآخر کعب کو ملے اور دونوں میں یہ گفتگو ہوئی: میں تم سے قرضہ لینے آیا ہوں۔ بس تم اپنی عورتیں بطور ضمانت میرے پاس رکھ دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ تم عرب کے خوبصورت شخص ہو۔ چلو اپنے بچے رہن رکھو۔ یوں لوگ انہیں طعنے دیں گے کہ تمہیں رہن رکھا گیا۔ البتہ ہمارا اسلحہ ضمانت رکھ لو۔ کعب مان گیا۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا میں اپنے چار ساتھیوں کو بھی لے آؤں۔

آقا ﷺ نے ان سب کو دعائیں دے کر روانہ کیا، رات کو کعب کے قلعے میں پہنچے تو محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں کو کہا: جب میں اس کو قابو کر لوں تو تم وار کر دینا۔ جب کعب آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ کیوں نہ بقیہ رات گھوم پھر کر خوش گپیوں میں گذاریں؟ کعب نے ہاں میں جواب دیا۔ تھوڑی دیر سیر کے بعد محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سے کتنی اچھی خوشبو آ رہی ہے! کعب نے کہا: چونکہ میری فلاں بیوی عرب کی معطر عورت ہے۔ محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے سر کی خوشبو سونگھ لوں۔ کعب نے اجازت دی۔ پھر تھوڑی دیر بعد محمد ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خوشبو سونگھنے کی اجازت لیکر اس کے سر کو قابو کر کے کہا: اللہ کے دشمن کو قتل کر دو۔ اور وہ قتل کر دیا گیا۔

جُرف

یہ علاقہ مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارہ پر واقع ہے، آبادی کے پھیلاؤ کے بعد وہ مدینہ منورہ کا محلّہ بن گیا ہے اور جامعات روڈ اسکے درمیان سے گذرتی ہے، وہاں ایک تفریحی پارک بھی ہے جسکا نام ''حدیقۃ النخیل'' ہے۔

☆ آقائے مدنی ﷺ نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی قیادت مین ایک لشکر شام کے عیسائیوں کیساتھ جنگ کے لئے بھیجا، ابھی وہ جُرف میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا کہ انہیں آنحضور ﷺ کی ناسازیٔ طبع کی اطلاع ملی، انہوں نے فیصلہ کیا کہ آقا ﷺ کی طبیعت بحال ہو جانے کے بعد اگلا سفر طے کریں گے مگر اُس بے نیاز رب کی مرضی کہ ہمارے آقا ﷺ کا سفر آخرت شروع ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو روانہ کیا۔

☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مقامِ جُرف میں فوت ہوئے اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

☆ دجّال جرف میں آکر ٹھہرے گا لیکن اللہ کے فرشتے اُسے مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ مسیح دجّال مشرق کی طرف سے آکر جبل اُحد کے پیچھے جُرف کی شور (نمکیلی) زمین میں ٹھہریگا تو فرشتے اس کو شام کی طرف بھگا دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (حدیث نمبر ۱۳۷۹ - ۲۹۴۳) مسند احمد کی روایت میں ہے کہ دجّال وادی قناۃ کی شور زمین میں آئے گا۔ (حدیث نمبر ۵۳۵۳) تو مدینہ میں تین جھٹکے آئنگے جن سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۸۸۱) واضح رہے کہ وادی قناۃ کی گذرگاہ بھی جرف کے قریب ہے۔

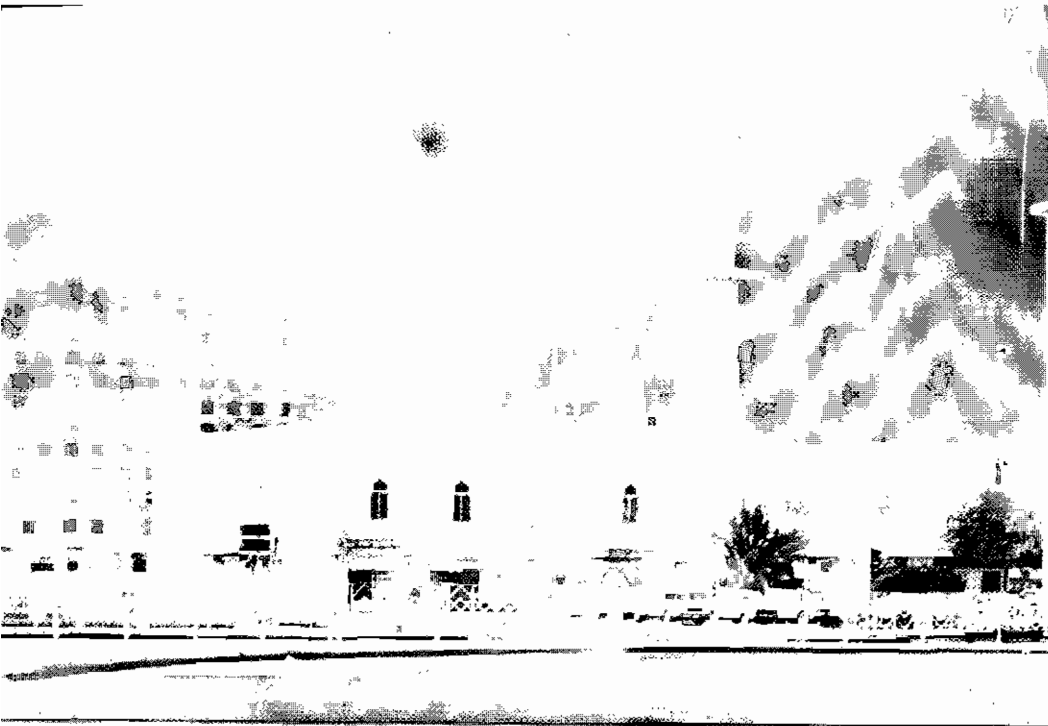
مسجد سبق

مسجد نبوی شریف کے شمال مغرب میں ۵۲۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، نویں صدی ہجری میں یہ مسجد اس میدان میں بنائی گئی جہاں آنحضور ﷺ کے زمانہ میں گھڑ سواری کی تربیت ہوتی تھی۔ مسجد کی موجودہ بلڈنگ شاہ فیصلؒ کے زمانہ میں تعمیر ہوئی اور اسکی مرمت شاہ فہد کے زمانہ میں ہوئی۔ واضح رہے کہ گھڑ سواری یہاں سے شروع ہوکر دو منزلوں پر مکمل ہوتی، پہلی منزل قبیلہ بنو زریق کی بستی اور دوسری منزل مقام حفیاء تھی۔

حفیاء: مدینہ منورہ کے باہر جبل احد کی مغربی جانب غابہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ مسجد نبوی شریف سے تقریباً دس کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں گھوڑوں کی ریہرسل یہاں تک ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھوڑوں کی ریہرسل کرائی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰) حفیاء اور ثنیۃ الوداع کے درمیان تقریباً ۹ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

بنو زریق: انصار کا مشہور قبیلہ ہے، اِنکی رہائش مسجد غمامہ اور مسجد نبوی شریف کی جنوبی طرف تھی جو کہ موجودہ شرعی عدالت کے قریب تھی۔

☆ اِنکی بستی میں ایک مسجد تھی جو مسجد بنی زریق کے نام سے معروف تھی۔ اِسکی بابت مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت یہاں ہوئی چونکہ بنو زریق کے ایک شخص حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے دوران آنحضور ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ نے اِن کو قرآن پڑھایا، جواُنھوں نے مدینہ منورہ آکر اپنے قبیلہ کو پڑھایا۔

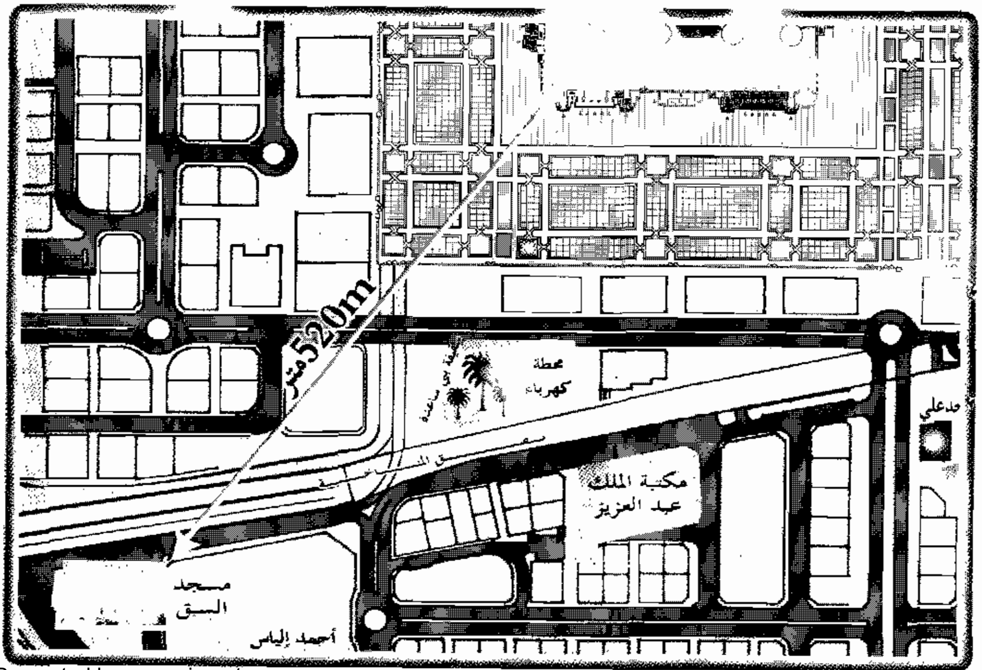


مسجد السبق

مسجد سبق

موقع مسجد االسبق من المسجد النبوي

مسجد نبوی سے مسجد سبق کا محل وقوع

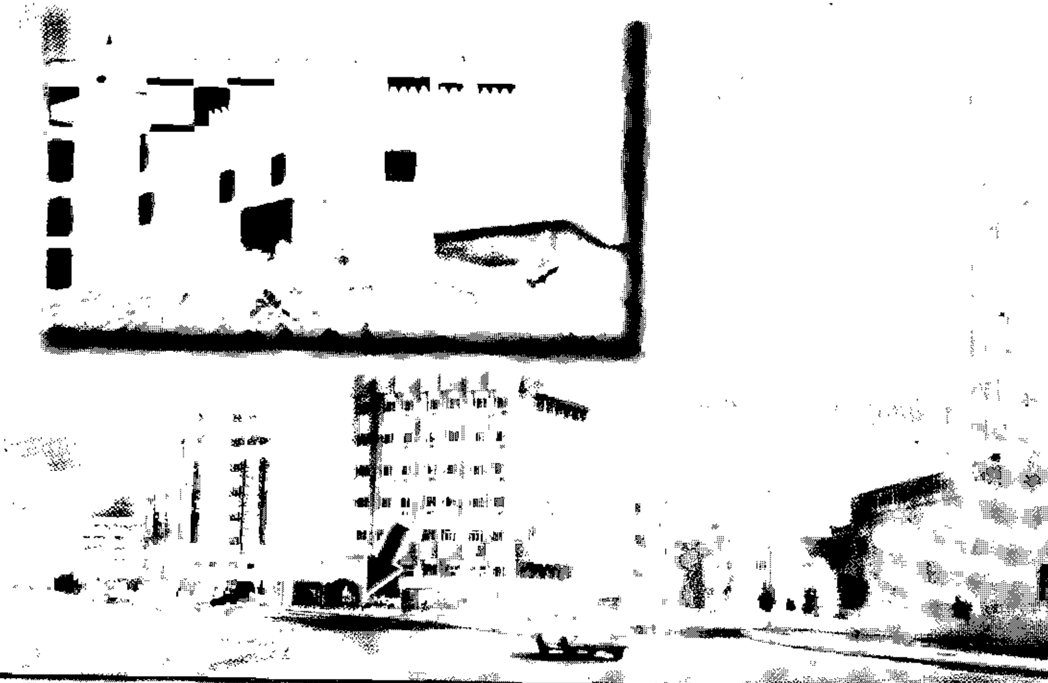


☆ اِس بستی کا ایک تذکرہ گھڑ سواری کی تربیت کے ذیل میں ملتا ہے کہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک گھڑ سواری ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۰)

☆ بئر ذروان بھی اِسی بستی میں تھا جہاں ایک جادوگر منافق لبید بن اعصم نے آنحضور ﷺ پر جادو کر کے دفن کر دیا تھا اور حضرت جبریل علیہ السلام کے بتانے پر اُسے نکالدیا گیا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو صحیح بخاری. حدیث نمبر ۵۷۶۵) اور اِس جادو کے علاج کے طور پر حضرت جبریل علیہ السلام نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھی۔

ثنیۃ الوداع: لغت کے اعتبار سے پہاڑوں کے درمیان والے راستہ کو ثنیہ کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں دو ثنیہ مشہور ہیں ایک تو شمالی جانب ہے۔ خیبر تبوک اور شام جانے والے یہاں سے گذرتے ہیں، جو پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں سڑک کی توسیع میں آ گیا۔ یہ ثنیہ شارع سید الشہداءؓ اور شارع ابوبکرؓ کے سنگم پر واقع تھا۔ جس کا فاصلہ مسجد نبوی شریف کے شمال مغربی کونے سے تقریباً سات سو پچاس میٹر ہے۔ اس پر ایک مسجد بھی بنی ہوئی تھی جو مسجد ثنیۃ الوداع کے نام سے مشہور تھی۔ دوسرا ثنیہ قباء کی طرف تھا قبا کے راستے سے مکہ مکرمہ آنے جانے والے وہاں سے گذرتے تھے اس کی تقریبی جگہ قباء کے قلعے اور مسجد جمعہ کے قریب ہے۔ آپ ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے بنو نجار کی بچیوں نے طلع البدر علینا کا ترانہ یہاں پڑھا تھا۔

ثنیاتِ وداعی پر پہنچ کر یاد آتے ہیں
طلوعِ بدر کے نغمے بنو نجار کی باتیں
زباں پر اشرق البدر علینا کی صدائیں تھیں
دلوں میں ما دعیٰ للہ داعٍ کی دعائیں تھیں



موقع ثنية الوداع الشامية والمسجد — شمالی ثنیۃ الوداع اور مسجد کا منظر

مسجد الغمامة وموقع بني زريق — مسجد غمامہ اور بنوزریق کا علاقہ



مسجد شیخین

شارع سید الشہداءؓ کے قریب مسجد مستراح کے جنوب میں ۳۰۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے. غزوہ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک رات یہاں قیام فرمایا، عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی، لشکر کی تنظیم نو کی، کم عمر صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہاں سے واپس بھیجدیا۔

اُحد کے دامنوں میں فوج باطل تھی قیام آراء
ہوا شیخین میں اللہ کا لشکر قیام آراء

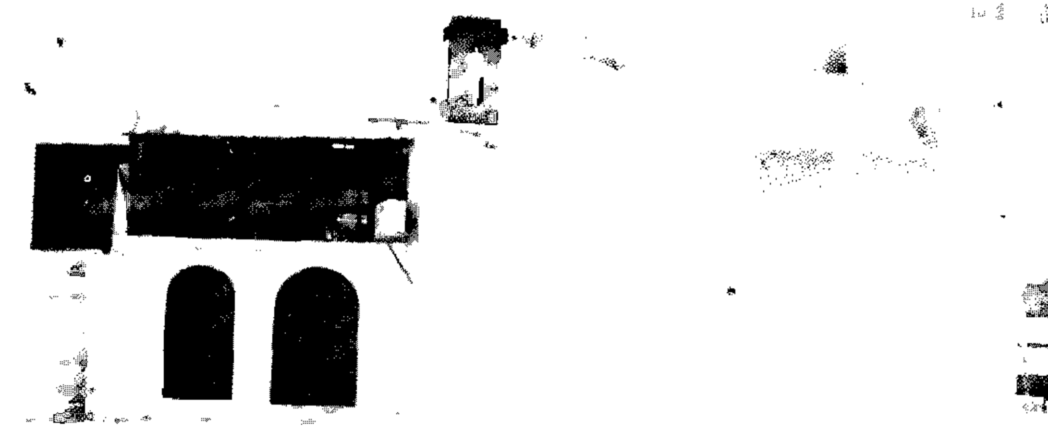
موجودہ بلڈنگ ترکی دور کی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے دور میں سنہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء کے دوران اسکی مرمت ہوئی۔

مسجد مستراح

کہا جاتا ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے غزوہ احد سے واپسی پر یہاں آرام کیا، قریب ہی بنوحارثہؓ کا قبیلہ آباد تھا، غزوہ اَحزاب سے قبل جو خندق کھودی گئی وہ یہاں سے شروع ہوکر مساجد فتح تک چلی گئی تھی۔ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا لشکر اِسی طرف سے مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔

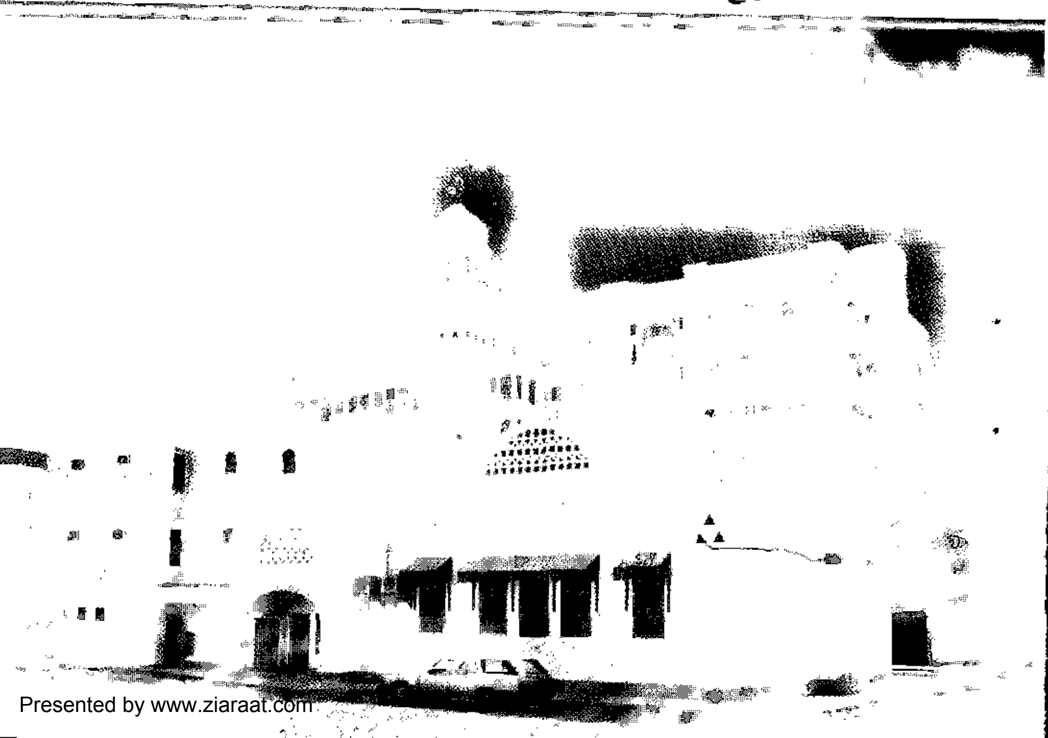
خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے زمانہ میں مسجد مستراح کی موجودہ تعمیر وتوسیع ہوئی. یہ مسجد سید الشہداءؓ روڈ پر واقع ہے۔

بنوحارثہ رضی اللہ عنہم: (اوس) اِنکی آبادی وادی قناۃ کے کنارے، مسجد شیخین کی شمالی جانب، حرہ شرقیہ کے مغربی حصہ میں اور شارع سید الشہداءؓ کے قریب واقع تھی۔



مسجد الشیخین — مسجد شیخین

مسجد المستراح — مسجد مستراح کا جدید وقدیم منظر



☆ یہ اُن دو قبیلوں میں سے ایک ہیں جنکی بابت سورہ آل عمران کی آیت نمبر۱۲۲ ﴿إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا...﴾ نازل ہوئی اور انہی کے بارے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر۱۳ ﴿ويستأذن فريق منهم النبي يقولون إن بيوتنا عورة...﴾ نازل ہوئی۔

☆ انہیں نماز عصر کے دوران تحویل قبلہ کی اطلاع ملی تو باقی دو رکعتوں میں وہ قبلہ رو ہو گئے۔

☆ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ بنو حارثہ کے علاقے میں تشریف لائے تو فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ تم حدود حرم سے باہر ہو، پھر مُڑ کر دیکھا تو فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر۱۸۶۹)۔

☆ خندق کا آغاز انہی کے علاقے سے ہوا اور جبل سلع کے سامنے سے گذر کر جبل بنی عبید کے پاس اختتام پذیر ہوا۔

☆ یزید بن معاویہؒ نے لشکر بھیجا تو اہل مدینہ نے خندق کو از سر نو تازہ کر لیا۔ جب لشکر کو راستہ نہ ملا تو بنو حارثہ کے علاقے سے مدینہ منورہ داخل ہوا، اور قریب ہی وقعہ حرہ پیش آیا۔

☆ انہی بنو حارثہ میں سے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بڑے عالم اور بہادر تھے، بعض غزوات میں آنحضور ﷺ نے انہیں امیر مدینہ مقرر کیا۔ جب کعب بن اشرف یہودی نے مسلم خواتین کا تذکرہ اپنے اشعار میں کیا تو مسلمانوں کو گراں گذرا، آنحضور ﷺ نے فرمایا: کون اِس یہودی کا کام تمام کرے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ اِس ذمہ داری کے احساس میں تین دن تک کھانا پینا چھوڑے رکھا۔ بس اتنا کھاتے کہ جان بچی رہے، تا آنکہ اُسے قتل کر کے دم لیا۔



مسجد المستراح قديماً وبجانبه القلعة	مسجد مستراح اور قلعه کا قدیم منظر
مسقط جوي لجبل أحد	جبل احد کا فضائی نقشه



جبل احد

مدینہ منورہ کی حدود میں شمالی جانب واقع ہے۔ اِسکی لمبائی مشرق سے مغرب کی طرف ہے، اس کی مختلف چوٹیاں ہیں۔ مزید معلومات درج ذیل ہیں:

مسجد نبوی سے فاصلہ	لمبائی	چوڑائی	محیط	سطح زمین سے اس کی اعلی چوٹی	سطح سمندر سے اس کی اعلی چوٹی
۴ کیلومیٹر	۴٫۴ و ۷ کیلو میٹر	۱٫۴ و ۳ کیلو میٹر	۱۹ کیلومیٹر	۳۰۰ میٹر	۱ کیلومیٹر

اُحد کی فضیلت: آنحضور ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۹۳)

اُحد کا منظر سحر ہے کتنا جاذب نظر اُدھر بھی لالہ زار ہے اِدھر بھی لالہ زار ہے

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے، پہاڑ ہلنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۶۷۵)

میدانِ اُحد کی صبح طرب پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں اس کیف و سرور کے عالم میں جیسے تھے ہمیں ہم کیا کہیے

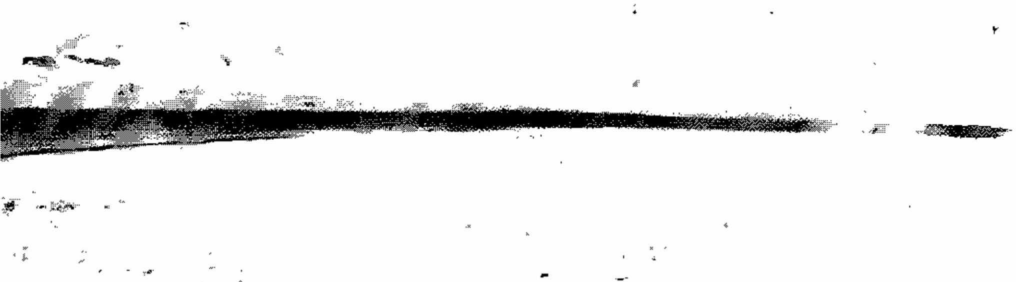
جبل رماۃ (تیراندازوں کا پہاڑ): وادی قناۃ کے کنارے اور شہداء احد کی جنوبی طرف چھوٹا سا پہاڑ ہے جنگ احد کے روز نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس تیراندازوں کو اس پر کھڑا کیا اور فرمایا: دشمن کے سواروں کو ہمارے پیچھے سے حملہ آور ہونے سے روکنا، جنگ کے نتائج کچھ بھی ہوں تم یہاں ثابت قدم رہنا۔

فلک ٹوٹے زمیں پھٹ جائے موت آئے کہ دم نکلے مگر ہرگز نہ ہادیؐ کی اطاعت سے قدم نکلے
شکست و فتح کی اچھی بری کوئی بھی صورت ہو تمہاری رائے میں ہم کو مدد کی بھی ضرورت ہو
جمے رہنا اِسی ٹیلے پہ ہر دم باخبر رہنا کوئی صورت ہو مضبوطی سے اپنے حال پر رہنا



مقبرة شهداء أحد — شہداء احد کا قبرستان اور جبل احد

جبل الرماة — جبل رماة



مشرکین کو شکست ہوئی تو اکثر تیر اندازوں نے خیال کیا کہ جنگ ختم ہوگئی ہے لہذا وہ مال غنیمت جمع کرنے لگ گئے۔ مشرکین نے یہ محاذ خالی دیکھا تو مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ آور ہوئے نتیجۃً بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے، رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی زخمی ہو گئے اور آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔

☆ اسی پہاڑ کے مشرقی دامن میں چھپ کر وحشی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جنہیں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید الشہداءؓ کے لقب سے نوازا۔

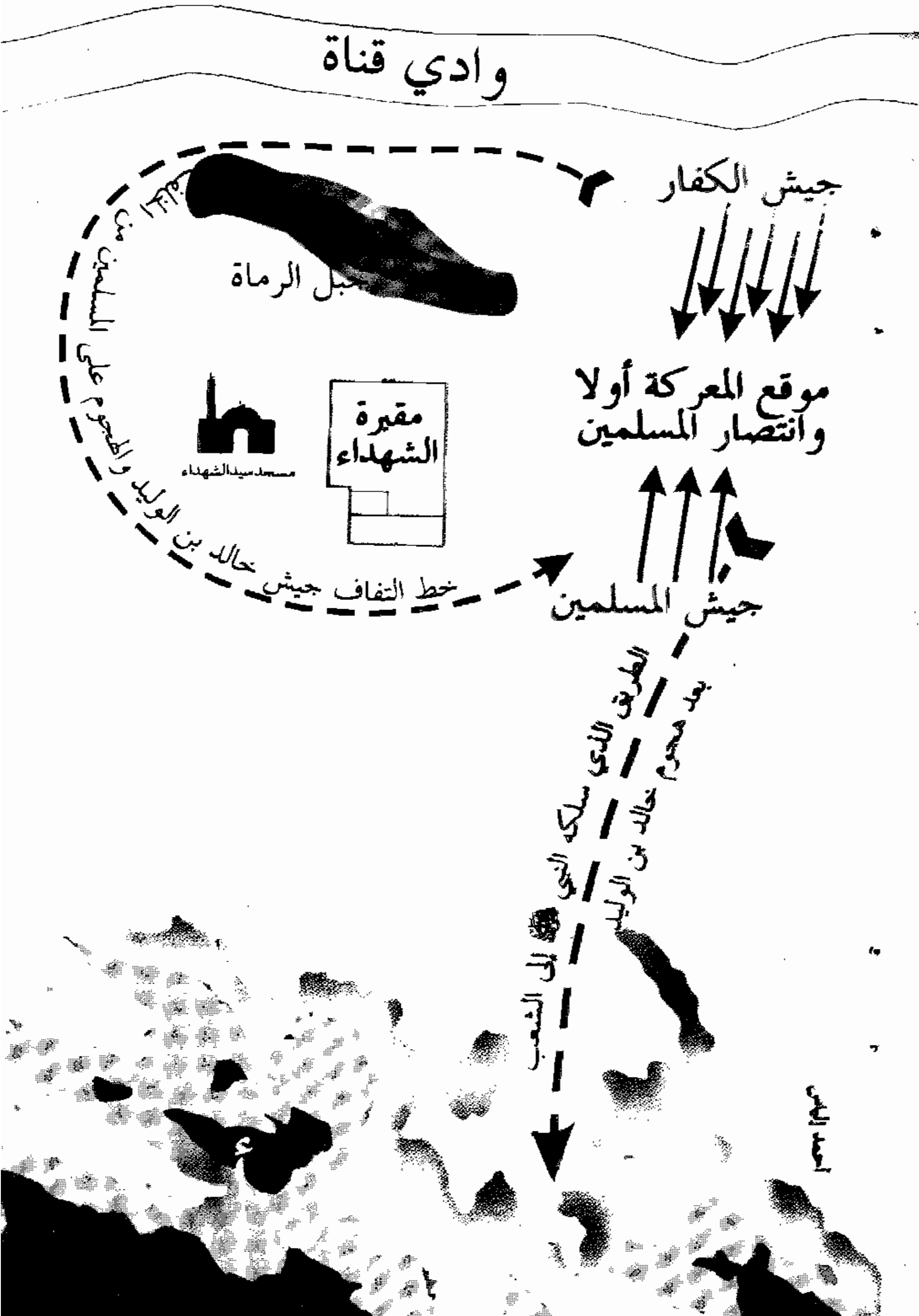
☆ اس پہاڑ کے جنوب مشرقی کنارہ پر ایک تاریخی مسجد تھی جو مسجد صبح یا مسجد عینین کہلاتی تھی۔ اس پہاڑ کی بابت مزید معلومات:

جبل احد سے جبل رماۃ کا فاصلہ	مقبرہ شہداء اُحد سے فاصلہ	جبل رماۃ کی لمبائی	جبل رماۃ کی چوڑائی	محیط	بلندی
۸۱۵ میٹر	۵۷ میٹر	۱۷۷ میٹر	۵۵ میٹر	۳۸۱ میٹر	۲۰ میٹر

غزوہ اُحد: مشرکین مکہ غزوہ بدر میں شکست کا انتقام لینے کیلئے مدینے پر حملہ آور ہوئے تو احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار مجاہد لیکر نکلے۔ جن میں سے تین سو افراد عبداللہ بن ابی منافق کے ہمراہ میدان جنگ سے واپس آ گئے۔

صفیں کر کے مرتب لشکرِ اسلام کو چھوڑا ۔ دغابازی سے نامردوں نے آئینِ وفا توڑا
بروئے لشکرِ شیطاں یہ آدم زاد باقی تھے ۔ خدا کی فوج میں اب سات سو افراد باقی تھے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لشکر کی پشت احد پہاڑ کی طرف کی اور پچاس تیر اندازوں کو قریبی پہاڑی پر کھڑا کیا، جب مسلمانوں کو فتح ہوگئی اور وہ مال غنیمت جمع کرنے کیلئے اپنی جگہ سے ہٹے تو مشرکین نے اُدھر سے دوبارہ حملہ کر دیا، اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ صحابہؓ نے بھرپور دفاع کیا۔ آپؐ نے احد کی ایک گھاٹی میں پناہ لی، مسلمان از سر نو وہاں اکٹھے ہو گئے اور آپؐ نے نماز ظہر بیٹھ کر پڑھی۔ مزید معلومات:



وادي قناة
جيش الكفار
بل الرماة
موقع المعركة أولا
وانتصار المسلمين
مقبرة
الشهداء
مسجد سيد الشهداء
خط التفاف جيش خالد بن الوليد والهجوم على المسلمين من
جيش المسلمين
الطريق الذي سلكه النبي ﷺ إلى الشعب
بعد هجوم خالد بن الوليد

موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	کفار کی تعداد	فوری سبب
جبل احد کا میدان	شوال ۳ھ ۶۲۵ء	حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	۷۰۰ جن میں ۵۰ سوار تھے	۳۰۰۰ جن میں ۲۰۰ سوار تھے	قریش کا حملہ اور اہلِ مدینہ کا دفاع

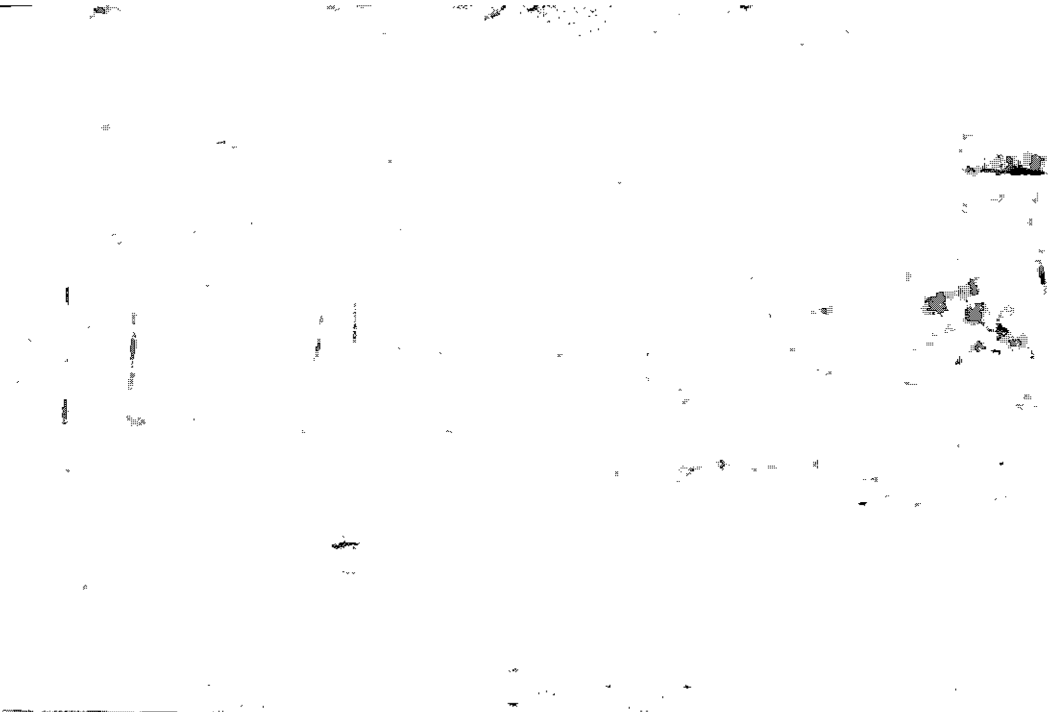
مسلم علمبردار	کافر علمبردار	مسلم شہداء	کافر مقتول	مدت جنگ	نتیجہ	نزول قرآن
حضرت مصعبؓ پھر حضرت علیؓ	ابوسفیان	۷۰ جن میں ۴ مہاجر تھے	۲۲	چند گھنٹے	مدینے کے دفاع میں کامیابی	۱۲۱ سے ۱۸۰ تک آل عمران کی ۶۰ آیات

مسجد فسح

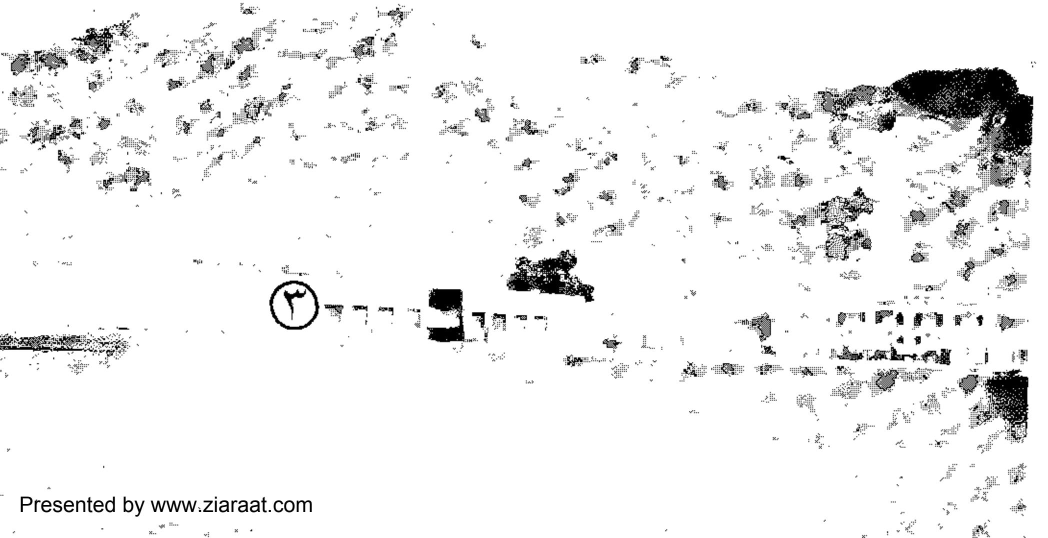
اُحد پہاڑ کے دامن میں غار کے نیچے واقع ہے، روایات میں ہے کہ جنگ احد کے دن آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں ظہر کی نماز ادا کی. مسجد منہدم ہوچکی ہے، محراب اور دیواروں کے آثار باقی ہیں. اُس کے اردگرد ایک حفاظتی جنگلہ نصب کیا گیا ہے۔

شہداء اُحد کا قبرستان : رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حضرات شہداء احد رضی اللہ عنہم کو میدان قتال میں دفن کیا گیا۔ اُنکی زیارت مسنون ہے۔ وہاں حاضری کے موقع پر یہ مسنون دعا پڑھیں: "السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وإنا إنشاء الله بكم للاحقون أسأل الله لنا ولكم العافية".

زائر کو چاہیے کہ یہاں شرک وبدعت والا کوئی کام نہ کرے مثلاً حضرات شہداء رضی اللہ عنہم سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی دعا کرنا، وہاں نذرانے پیش کرنا، دھاگے



مسجد الفسح — مسجد فسح



منظر جميل لجبل أحد — جبل احد کا حسین منظر

باندھنا، پیسے اور خطوط ڈالنا، دیواروں کو چومنا اُن سے چمٹنا یا طواف کرنا وغیرہ۔

غزوہ حمراء الاسد: حمراء الاسد ایک وسیع جگہ ہے جو جبل عیر کے قریب مدینہ منورہ کی جنوبی سمت تقریباً ۱۶ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ یہاں ایک پہاڑ بھی ہے جو جبل حمراء الاسد کے نام سے متعارف ہے اور ابیار علی میقات سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے واضح نظر آتا ہے۔

اس غزوہ کا پس منظر یہ ہے کہ قریش میدان احد سے لوٹے تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ جب تم نے مسلمانوں پر غلبہ پا لیا تھا پھر ان کو چھوڑ کیوں دیا؟ واپس چلو تا کہ باقی لوگوں کو بھی ختم کر دیں۔ بارگاہ نبوت میں یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کفار کے تعاقب کا حکم دیا۔ زخمی صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے آقا ﷺ کے اشارہ پر حمراء الاسد روانہ ہو گئے، قرآن کریم کی یہ آیت اُنکی مدح سرائی میں نازل ہوئی "ایسے مومن جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہا..." (سورۃ آل عمران:۱۷۲) بعض کفار نے مسلمانوں کو ڈرانا چاہا کہ قریش تو تمہیں واپس آ کر ختم کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو مسلمانوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل﴾ جب کفار کو مسلمانوں کی روانگی اور اپنے اللہ پر پختہ اعتماد کی اطلاع ملی تو وہ واپس مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ اِس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

سنہ	مسلم تعداد	کفار کی تعداد	مسلم علمبردار	فوری سبب	نتیجہ
شوال ۳ھ ۶۲۵ء	۵۴۰	۲۹۷۰	سیدنا علی رضی اللہ عنہ	قریش کا دوبارہ حملہ کا پروگرام	قریش مکہ واپس چلے گئے


جبل الرماة
جبل الرماة
مسجد سيد الشهداء

مسجد رایہ

خندق کی کھدائی کے دوران آپ ﷺ کا خیمہ ذباب پہاڑی پر نصب تھا، وہاں مسجد بنادی گئی۔شاہ فہد کے دورحکومت میں اِسکی ترمیم وتوسیع کی گئی۔

جبل ذباب: اس کوجبل رایہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی کے شمال مغربی کونے سے تقریباً ۴۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔اورجبل سلع کی شمالی جانب ۱۵۰ میٹر دور شارع عثمان رضی اللہ عنہ (شارع عیون) کے شروع میں واقع ہے۔خندق کی کھدائی کے دوران آپؐ کا خیمہ اس پرنصب تھا۔تاکہ آپؐ کام کی نگرانی فرمائیں۔پھراس جگہ مسجد بنادیگئی جو مسجد رایہ کے نام سے متعارف ہے۔اس پہاڑ کی شمالی طرف وہ مشہور معجزہ رونما ہوا جس میں آپؐ کی ضرب سے سخت چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی اور ایک چمک نمودار ہوئی جس نے پورے مدینے کو روشن کر دیا نیز حضرت جبریلؑ نے خوشخبری دی کہ آپ کی امت قیصروکسریٰ کے محلات اورصنعاءکوفتح کرے گی۔

لگائی ایک ضرب ایسی کہ پتھر سے ضیاءنکلی   زبانِ پاک سےاللہ اکبر کی صدا نکلی
کھلے اہل نظرپر باب کچھ رنگیں نظاروں کے   ضیاءایسی کہ چمکے جس سے دامن کوہساروں کے

اس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبکہ منافقین نے اس خبرکوجھٹلایا۔اسی سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں: آپ کہیں: اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے اورجس سے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بیشک تو ہرچیز پرقادر ہے۔[آل عمران:۲۶]

خندق کی کھدائی

جب مشرکین کے قبائل اکٹھے ہوئے کہ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ لڑیں

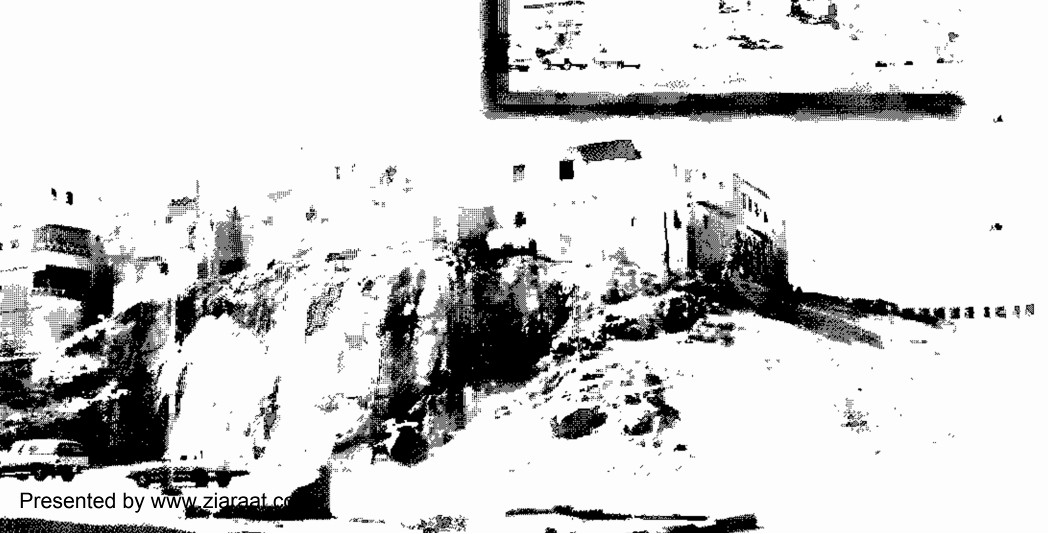


مسنجد الراية

جبل ذباب

مسجدرایه

جبل ذباب



تو آقائے مدنی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خندق کھودنے کی تجویز پیش کی جو آپ ﷺ نے پسند فرمائی اور بنو حارثہ کی آبادی سے بنوعبید کے پہاڑ تک خندق کھودنے کی تجویز طے ہوئی۔

میری رائے میں خندق کھود لیں ہم گرِد لشکر کے — مہیّا ہوں ہمارے سامنے انبار پتھر کے
اگر اِک خطّۂ محفوظ میں ہو فوج اسلامی — تو دیکھیں گے عدوّ اس مرتبہ بھی روئے ناکامی
رسول پاکؐ نے اِس رائے کی تحسین فرمائی — پسندِ خاطر عالی ہوئی سلمانؓ کی دانائی

اور ہر دس افراد کے گروپ نے ۲۰ میٹر خندق کھودی۔ سرور عالم ﷺ نے بھی اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ کام کیا۔ آپؐ یہ دعائیہ اشعار بھی پڑھتے تھے۔

(ترجمہ) اے اللہ اگر تیرا فضل و احسان نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی ہم خیرات نہ کرتے اور نماز نہ پڑھتے، ہم پر سکون نازل کر اور دشمن کے سامنے ثابت قدم رکھ، ان کفار نے ہم پر لڑائی مسلط کی ہے لیکن ہم انہیں فتنہ وفساد پھیلانے نہیں دیں گے۔

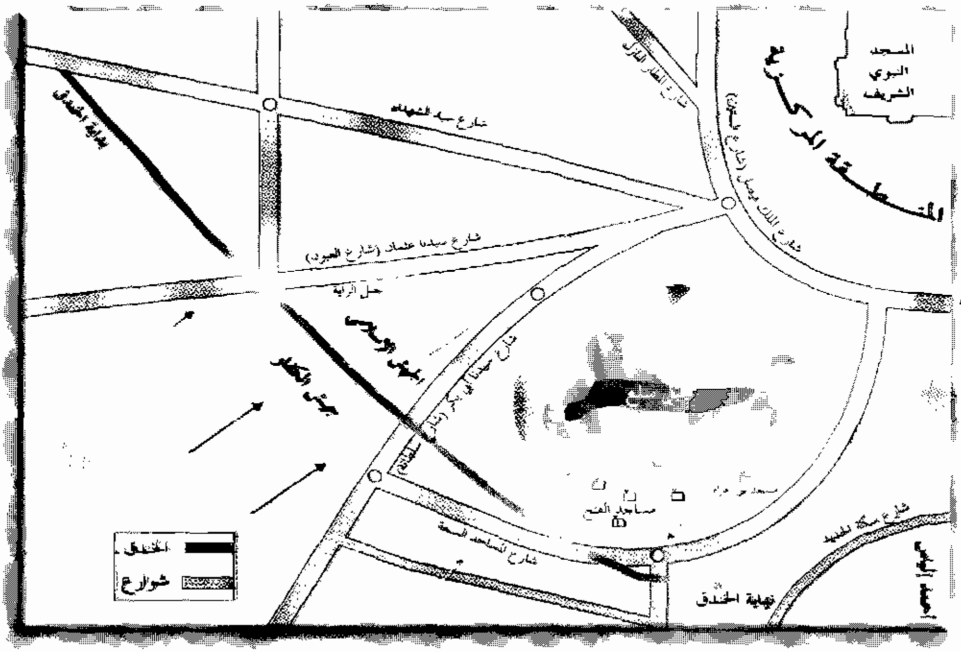
جب مشرکین نے خندق دیکھی تو حیران ہو کر کہا: اللہ کی قسم عربوں میں یہ تدبیر متعارف نہ تھی۔

مگر خندق نے کھنڈت ڈال دی اُنکی امنگوں میں — نہ پیش آئی تھی یہ صورت عرب کو اپنی جنگوں میں

الغرض مسلمانوں کی دفاعی تدبیر کامیاب ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فتح عطاء کی۔

اندازہ یہ ہے کہ خندق مسجد مستراح کے قریب سے شروع ہو کر جبل ذباب کے شمال سے گذرتی ہوئی مساجد فتح کے قریب پہنچ کر مکمل ہوئی جسکی لمبائی تقریباً ۲،۵ کیلومیٹر، چوڑائی ۴ میٹر اور گہرائی ۳ میٹر تھی۔ واللہ اعلم۔

جنگ خندق: جنگ سے پہلے خندق کھود لینے کے سبب یہ نام متعارف ہوا۔ کفار کے گروہ مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے آئے تھے لہٰذا اسے جنگ احزاب بھی



رسم تقريبي للخندق والغزوة

خندق اور جنگ خندق کا تقریبی نقشہ

منظر لجبل سلع

جبل سلع



کہتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہوا۔ نبی خاتم ﷺ نے بہت دعائیں کیں جو بالآخر قبول ہوئیں۔ اللہ کے فرشتوں نے کفار کے خیموں کی طنابیں کاٹ دیں۔ کفار کے گھوڑے ایک دوسرے سے ٹکرائے، انکے دلوں میں رعب آ گیا، فرشتوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو کافر بھاگ گئے۔

اُڑتی دوڑتی اُٹھتی ہوئی بڑھتی ہوئی آندھی — زمیں کو روندتی افلاک پر چڑھتی ہوئی آندھی
توے الٹے اندھی چولہوں میں ہنڈیاں بجھ گئی آگیں — جھلس کر رہ گئے منہ اور کپڑوں میں لگیں آگیں
نہ چولہا تھا نہ ہنڈیا تھی نہ خیمہ تھا نہ ڈیرا تھا — فقط دہشت ہی دہشت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا

غزوۂ خندق کی بابت مزید تفصیلات:

موقع محل	سنہ	مسلمانوں کی تعداد	کفار کی تعداد	مدت جنگ	فوری سبب
سلع پہاڑ کا مغربی دامن	شوال ۵ ھ ۶۲۷ ء	۳۰۰۰ اور بقول ابن حزم ۹۰۰	۱۰۰۰۰	۲۲ دن	کفار مکہ اور حلیفوں کا حملہ
مسلم شہداء	**مقتول کافر**	**قائد اسلام**	**قائد کفار**	**نتیجہ**	**نزول قرآن**
۸		نبی خاتم ﷺ	ابوسفیان	دفاع مدینہ میں کامیابی	سورۂ احزاب کی آیت ۹ تا ۲۵ آل عمران کی آیت ۲۶

جبل سلع: مدینہ منورہ کے عین وسط میں ایک بڑا پہاڑ ہے، اس کے مغربی دامن میں قبیلہ بنوحرام کی آبادی تھی، قریب ہی وہ غار ہے جس میں نبی اکرم ﷺ جنگ خندق کے دوران رات کو قیام فرماتے۔ اسی پہاڑ کے ایک ٹیلے پر آپ ﷺ کا خیمہ تھا جہاں آپ ﷺ جنگی صورتحال کی نگرانی فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے۔

☆ آپ ﷺ کی بعض دعائیں یہ ہیں: اے اللہ! قرآن نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے کفار کو شکست دے اور اُنکے قدم اکھاڑ دے۔

لا إله إلا الله وحده أعز جنده

وغلب الأحزاب وحده فلا شيء بعده



منظر للمساجد السبعة قديماً

مساجد سبعہ کا قدیم منظر

مسجد الفتح

مسجد فتح



☆ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں .اس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی اور کفر کی جماعتوں پر اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی نہیں۔

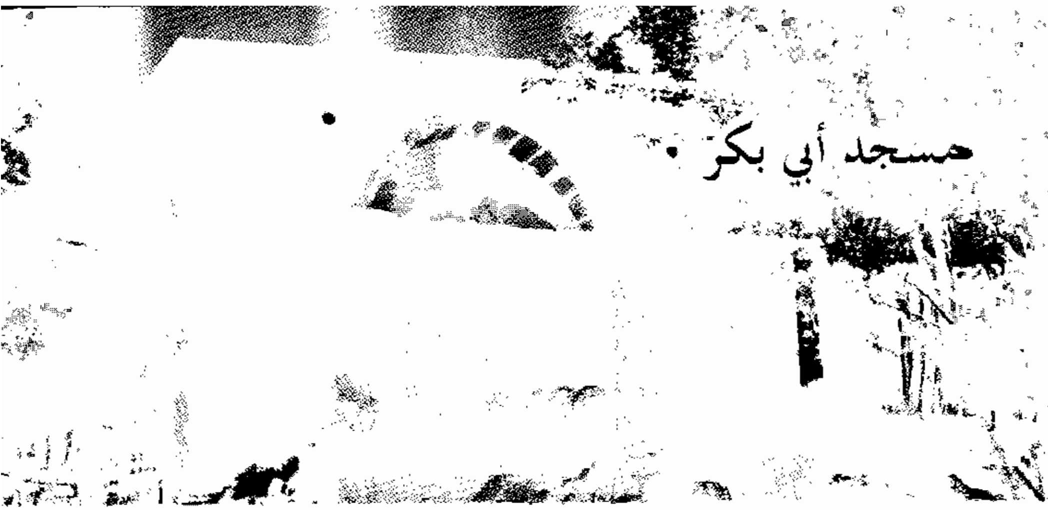
☆ بدھ کے دن حضرت جبریل علیہ السلام فتح و نصرت کی خوشخبری لیکر حاضر ہوئے۔ بعد میں وہاں جو مسجد بنائی گئی وہ مسجد فتح کے نام سے متعارف ہوگئی۔

یہ پہاڑ مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے، حکومت سعودیہ نے اس کے اردگرد لوہے کے مضبوط جنگلے نصب کر دیئے ہیں، اور اس کی خوبصورتی کیلئے مصنوعی آبشار بنائے ہیں جنگ خندق کے دوران اسی پہاڑ کے دامن میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا قیام تھا، اسے اب میدان فتح کہتے ہیں، حکومت سعودیہ نے یہاں ایک خوبصورت باغیچہ بنا دیا ہے جسے باغیچۂ فتح کا عنوان دیا گیا اس کی وسعت ۶۰۷ مربع میٹر تھی لیکن ۱۴۲۴ھ میں بننے والی مسجد خندق سے اس میدان فتح کا رقبہ کم ہوگیا ہے۔ جبل سلع کی بابت مزید معلومات:

مسجد نبوی سے فاصلہ	بلندی	لمبائی	چوڑائی	محیط
۶۹۰ میٹر	۱۰۰ میٹر	۱۰۵۰ میٹر	۳۱۵ سے ۹۲۰ میٹر تک	۲.۴ کیلومیٹر

پہاڑیوں کے سلسلے جدا جدا ملے — کہیں پہ جوئبار ہے کہیں پہ آبشار ہے
یہیں وہ ارضِ پاک ہے شرف دیا گیا جسے — کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے
نظر نظر پہ چھا گئی دلوں میں پھر سما گئی — مدینے کی بہار کیا بہار در بہار ہے

مساجد سبعہ: سلع پہاڑ کے دامن میں واقع ہیں: مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ، مسجد عمرؓ، مسجد سعد بن معاذؓ، اور مسجد ابوبکرؓ. غزوہ خندق کے دوران مسجد فتح کی جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں کیں. شاہ فہد کے زمانہ میں انمیں سے بعض مساجد کی ترمیم کی گئی۔ ۱۴۲۴ھ میں جبل سلع کے اسی دامن میں مسجد خندق کے نام سے ایک بڑی مسجد بنادیگئی ہے اور مساجد سبعہ میں سے بعض مسجدیں اسمیں شامل ہوگئی ہیں۔



مسجد سلمان الفارسي





نے فیصلہ دیا کہ اِن کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور اِنکی آل اولاد کو غلام بنالیا جائے۔

اِس غزوہ کی بابت مزید معلومات:

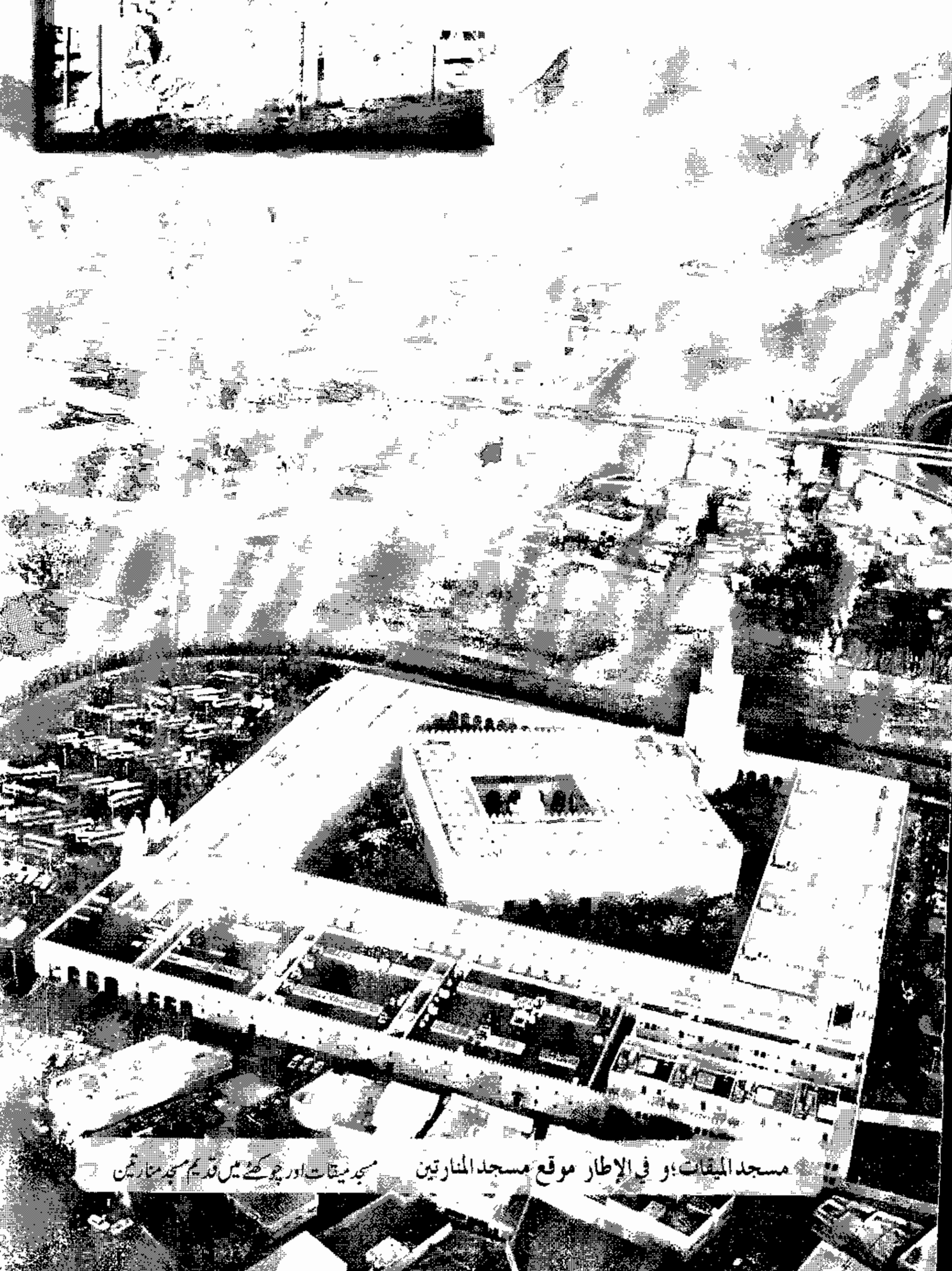
موقع محل	سنہ	امیر مدینہ	مسلم مجاہد	یہود کی تعداد	مسلم علمبردار	فوری سبب
عوالی میں مقام حاجبزہ	ذیقعدہ ۵ھ = ۶۲۷ء	حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ	۳۰۰۰ یا ۹۰۰	۶۰۰ جنگجو	حضرت علی رضی اللہ عنہ	غزوۂ خندق میں غدّاری، معاہدے سے دستبرداری

کافر علمبردار	مدت محاصرہ	مسلم شہداء	کافر مقتول	نتیجہ	فیصل	نزول قرآن
کعب بن اسد	۲۵ راتیں	۱+۱	۶۰۰	جنگجوؤں کا قتل اور آل اولاد کی غلامی	حضرت سعد بن معاذؓ	سورہ احزاب کی آیت ۲۶، ۲۷

مسجد میقات

مدینہ منورہ سے ۱۲ کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والوں کا میقات ہے. امام الانبیاء ﷺ مکہ مکرمہ جاتے اور آتے ہوئے یہاں ٹھہرتے اور نماز ادا فرماتے۔

خادم حرمین شریفین شاہ فہد کے زمانہ میں اِسکی تعمیر نو اور توسیع ہوئی جسمیں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے. گنبد کی بلندی ۲۸ میٹر اور مینار کی بلندی ۶۴ میٹر ہے. اخراجات کا اندازہ دو سو ملین ریال ہے.



مسجد الميقات؛ و في الإطار موقع مسجد المنارتين   مسجد میقات اور چوکھٹے میں قدیم مسجد منارتین

مسجد منارتین

منارتین دو پہاڑیوں کا نام ہے۔ یہ مسجد اُنکے قریب ہونے کی وجہ سے مسجد منارتین کہلاتی ہے۔ اِسکا محل وقوع مسجد عنبریہ اور دوسری گول سڑک کے درمیان ہے اور پٹرول پمپ سے چند میٹر کے فاصلہ پر ہے، مسجد منہدم ہو چکی تھی اور پتھروں کا ڈھیر اُس کی نشاندہی کرتا تھا۔

☆ اِس مسجد کی تاریخی اہمیت کے پیشِ نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے ۱۴۲۴ھ میں اسکی تعمیر وتوسیع کرائی۔

بیداء (آیت تیمّم کے نزول کی جگہ)

مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۹ کیلومیٹر کے فاصلہ پر صحراء ہے، ذوالحلیفہ (ابیارعلی) کے بعد بیداء کا علاقہ ہے پھر ذات الجیش ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جب ہم بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ آپ ﷺ اس کی تلاش میں ٹھہر گئے، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ٹھہرے رہے اور قریب قریب پانی دستیاب نہ تھا۔ بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی کہ دیکھو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو روکے ہوئے ہے، یہاں پانی دستیاب نہیں، اور قافلے کے ہمراہ بھی پانی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا۔ صبح ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج دی کہ ایسی حالت میں تیمّم کرلیا کرو، حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ابوبکرؓ کی اولاد تمہارے طفیل عطاء ہونے والی یہ کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بالآخر جب اونٹ روانگی کیلئے اٹھا تو میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔ (تفصیل: صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۴)

☆ بیداء کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے آئے گا۔ وہ بیداء میں دھنس جائے گا۔ (صحیح بخاری نمبر ۲۱۱۸)

انصار کے بعض قبائل

بنونجّار: نبی اکرم ﷺ کا ننھیال قبیلہ ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کے پردادا جناب ہاشم نے بنونجار کی خاتون سلمیٰ بنت عمرو سے شادی کی تھی۔ آپ ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب انہی کے فرزند ہیں۔ بنونجّار کے لئے اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہو گی کہ پیغمبر آخرالزماں ﷺ کا خاندانی تعلق ان سے ہے۔

آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر طرف سے مرحباً مرحباً کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں لیکن آنجناب ﷺ بنونجار کے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام فرما ہوئے، چونکہ حکم الٰہی کے مطابق اونٹنی یہیں آ کر بیٹھی تھی۔

☆ بنونجار کی زمین پر ہی مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ ☆ حضرت حارثہ بن نعمانؓ بنو نجار کے ایک فرد تھے جنہوں نے مسجد نبوی شریف کے اردگرد اپنی مملوکہ زمین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی کہ اپنی بیویوں کے مکانات بنائیں اور مہاجر صحابہؓ میں تقسیم کر دیں۔ ☆ شاعرِ رسول ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بھی بنونجار میں سے تھے۔

☆ انھیں میں سے حضرت امّ بُردہؓ تھیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا، اور وہ انہی کی گود میں فوت ہوئے۔

☆ انصار کے اولین مبلغ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا تعلق اِسی قبیلے سے تھا جو بقیع میں سب سے پہلے دفن ہوئے۔

☆ بنونجار کا اطلاق درج ذیل قبائل اور اُن کی اولاد پر ہوتا ہے: بنوعدی، بنو مالک، بنو مازن اور بنودینار۔ ☆ بنونجار کی خدمات کے پیشِ نظر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصار میں سب سے افضل بنونجار ہیں پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنوحارث اور پھر بنوساعدہ ہیں جبکہ بحیثیت عمومی تمام انصاری قبائل میں فضیلت ہے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۳۰۰)

بنو حارث

ان کو بلحارث بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کی آبادی عوالی میں سنح مقام پر قربان کے قریب تھی۔ انصار کے قبائل میں فضیلت کے اعتبار سے تیسرے نمبر تھے۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انہیں کے ہاں قیام کیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قبیلہ کے حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اُن کا بھائی بنایا۔

☆ حضرت عائشہؓ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی۔ روانگی کی بابت روایت ہے کہ اسی قبیلے میں اُن کے قیام کے دوران ہوئی۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۸۹۴)

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی قبیلے کی خاتون حضرت حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ آپ کا انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں پھر ام کلثومؓ نامی بچی پیدا ہوئی۔

☆ اسی قبیلے کے حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہو جانے کے بعد گفتگو کی۔ ☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اسی قبیلے کے چشم و چراغ تھے، شاعرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ غزوۂ موتہ کے امیر تھے وہیں شہید ہوئے۔

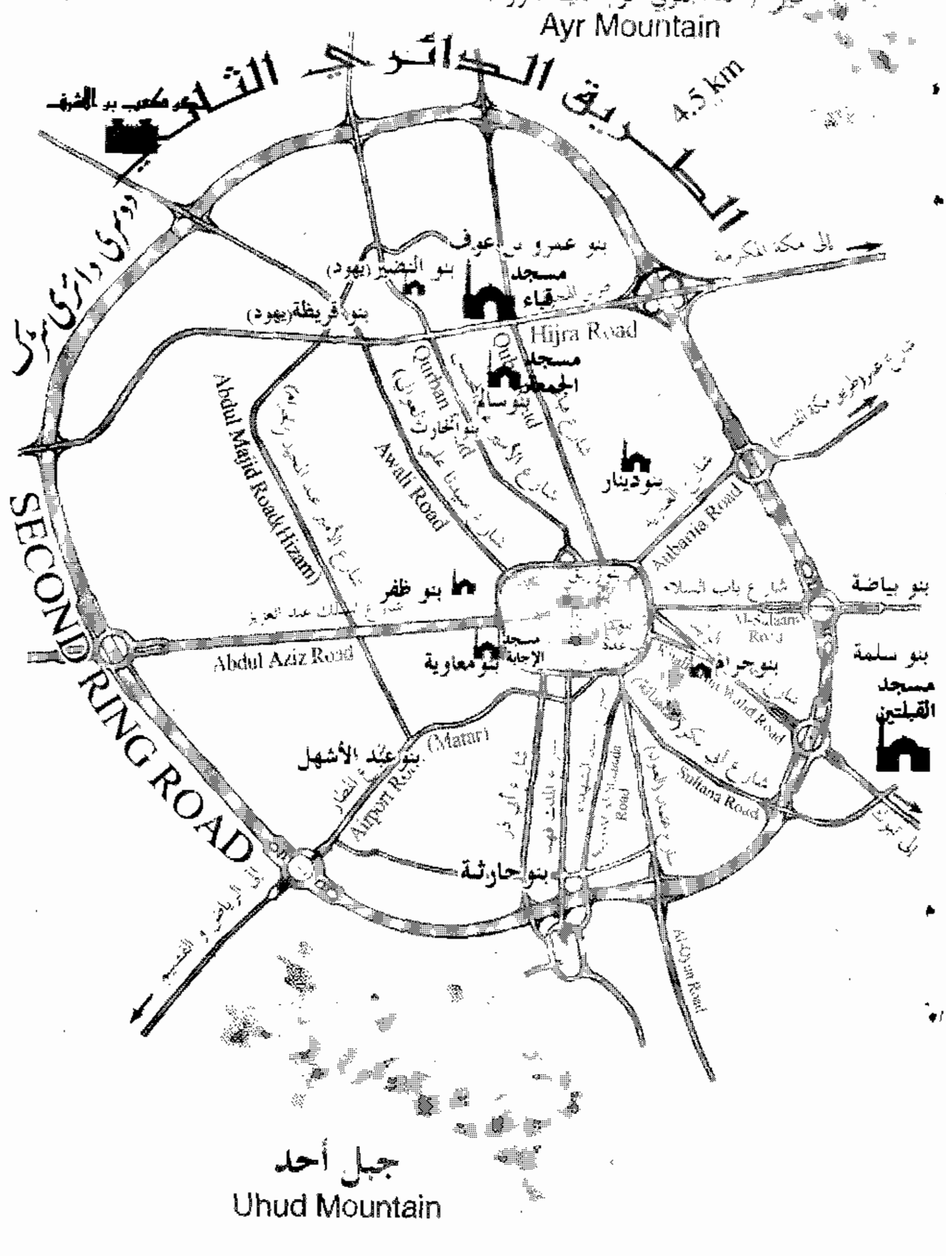
☆ انہی میں سے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو آخری وقت میں فرمایا: اے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا: جزاک اللہ عنا خیرا ۔اور میری قوم کو سلام کہنا اور پیغام دینا کہ: خدارا بیعت عقبہ کی رات آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا۔ اللہ کی قسم تمہارا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا اگر تم میں ایک فرد بھی زندہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچے۔

☆ انہی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میراث کی بابت پوچھنے آئیں تو سورہ نساء کی نمبر ۱۱ اور بعد والی آیات نازل ہوئیں۔



رسم تقريبي لمساكن القبائل

بالمدينة المنورة في عهد النبي ﷺ



بنو بیاضہ (خزرجی)

اِن کی آبادی حرہ غربیہ میں بنوسلمہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھی۔

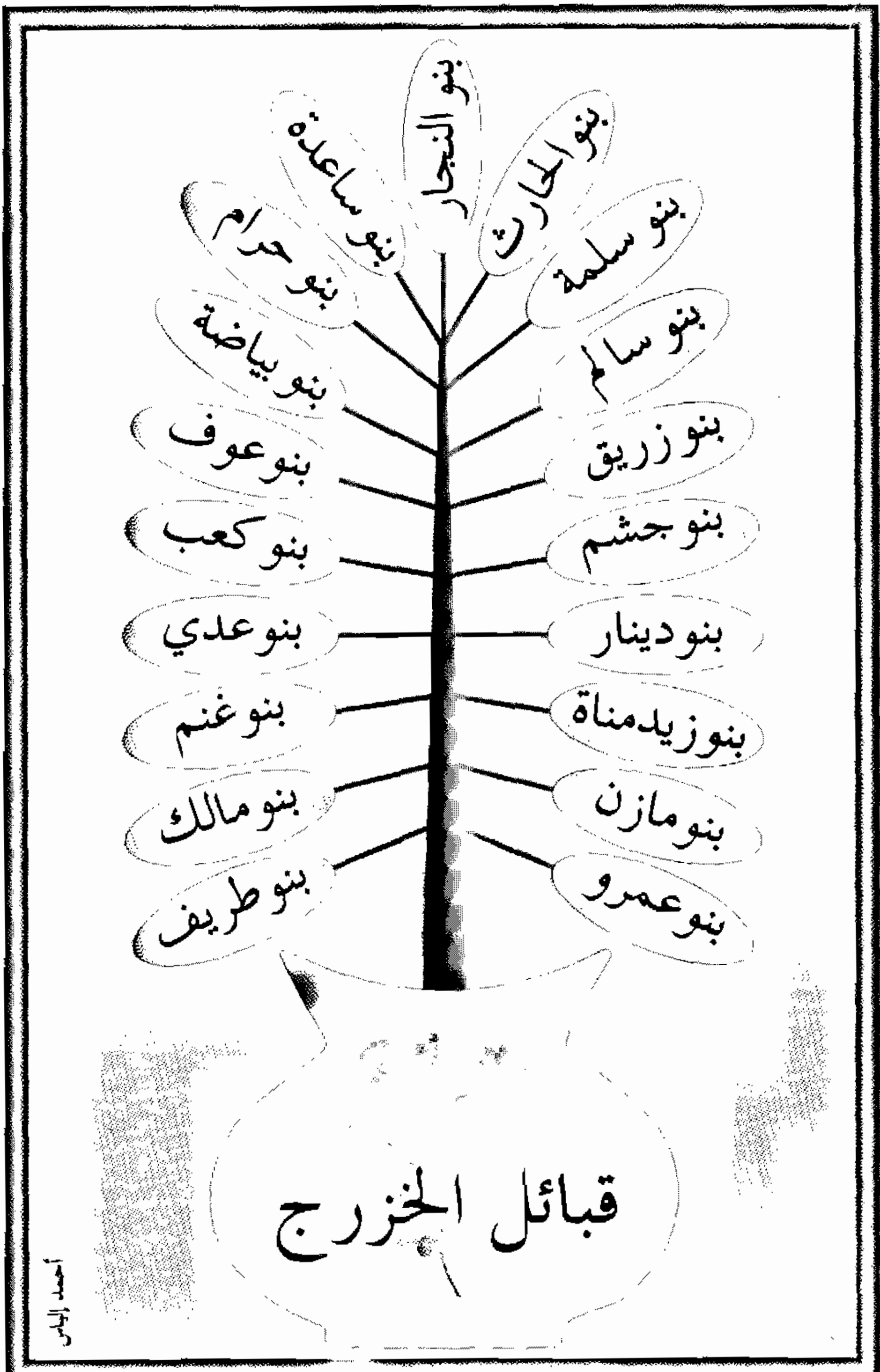
☆ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو یہاں سنگسار کیا گیا۔

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل یہاں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد کعب رضی اللہ عنہ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتے۔ میرے پوچھنے پر وجہ بتائی کہ انہوں نے بنو بیاضہ کے علاقے میں پہلا جمعہ پڑھایا تھا اور نمازیوں کی تعداد چالیس تھی۔ (سنن ابوداود، حدیث نمبر ۱۰۶۹)

☆ غزوہ بنومصطلق سے واپس آتے ہوئے عبداللہ ابن ابی منافق نے کہا: عزت والا ذلیل کو مدینے سے نکال دیگا۔ جب یہ منافق بنو بیاضہ کی بستی میں پہنچا تو اُس کے بیٹے نے تلوار سونت کر کہا: اللہ کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر تو مدینے میں داخل نہ ہو گا۔ تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ تو ذلیل ہے یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے مدینہ جانے دو۔ بیٹے نے عرض کیا کہ: میرے باپ کا نفاق واضح ہو گیا ہے، اگر اجازت دیں تو قتل کر دوں، چونکہ مجھے گوارا نہیں کہ کوئی اور اُسے قتل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس پر سورہ منافقون نازل ہوئی۔

بنوعبدالأشہل

اوس کا مشہور قبیلہ ہے۔ اسلام کے لئے اِن کی بڑی خدمات ہیں، اِسی لئے بنونجّار کے بعد فضیلت میں اِن کا درجہ ہے۔ اِن کی بستی حرہ شرقیہ میں بنوظفر کے شمال مشرقی جانب تھی۔


بنو النجار
بنو الحارث
بنو ساعدة
بنو سلمة
بنو حرام
بنو سالم
بنو بياضة
بنو زريق
بنو عوف
بنو جشم
بنو كعب
بنو دينار
بنو عدي
بنوزيدمناة
بنو غنم
بنو مازن
بنو مالك
بنو عمرو
بنو طريف
قبائل الخزرج
أحمد الياس

☆ تبلیغِ اسلام کا حکیمانہ انداز: اوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بنو عبدالاشہل کے چشم و چراغ تھے۔ ایک دن بڑے غضبناک ہو کر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت و تبلیغ سے روکنے کے لئے آئے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذرا بیٹھ کر ہماری بات سُن لیں، اگر آپ کو اچھی لگے تو قبول کر لیں ورنہ ہم آپ کے علاقے سے چلے جائیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں تم نے اصول کی بات کی ہے۔ پھر آپ نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے انہیں قرآن کریم سنایا اور اِسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اور اپنے قبیلے میں واپس آ کر فرمایا: اے بنو عبدالاَشہل: میرے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟ جواب ملا: تم ہمارے سردار ہو اور سردارزادے ہو اور ہم میں سب سے افضل رائے رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا: تمہارے مردوں اور عورتوں سے میری بول چال حرام ہے تا آنکہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ سب نے اسلام قبول کر لیا۔ سوائے ایک شخص اُصیرم کے جو جنگ احد والے دن مسلمان ہوا اور شہید ہو گیا ابھی اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمل تھوڑا کیا اور اجر بہت زیادہ پا گیا۔

☆ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سعد کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا۔

بنو ساعدہ

خزرج کا مشہور قبیلہ ہے۔ اُن کی آبادی مسجد نبوی شریف کی شمال مغربی سمت تھی۔ اس میں ایک جگہ سقیفہ بنی ساعدہ تھی جس کا محلِ وقوع اب مسجد نبوی کی دوسری سعودی توسیعی عمارت سے ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر موجود باغیچہ میں ہے۔

☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سقیفہ میں تشریف لائے، پانی پیا اور نماز پڑھی، صحابہؓ


بنو حارثة
بنو ظفر
بنو جشم
بنو غنم
بنو عبد الأشهل
بنو مرة
بنو عوف
بنو امرؤ القيس
بنو عمرو بن عوف
بنو واقف
بنو معاوية
بنو كلفة
بنو عمرو
بنو زعوراء
بنو عمرو النبيت
بنو مرة الجعادرة
بنو خطمة
بنو مالك
قبائل الأوس

کرام رضی اللہ عنہم بھی اس کے سائے میں بیٹھتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم یہاں جمع ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ راشد منتخب کیا۔

☆ اسی سقیفہ کی شمالی جانب کچھ فاصلے پر بنوساعدہ کا کنواں تھا جس کا تذکرہ احادیث شریفہ میں بئر بضاعہ کے نام سے آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا پانی استعمال کیا۔

☆ بنوساعدہ کے سربراہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بڑے سخی اور بہادر تھے۔ انہوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی۔

☆ حضرت ابودجانہؓ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ احد میں ان کو اپنی تلوار عطا فرمائی، اور انہوں نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنوساعدہ کو انصار کے چار افضل قبائل میں شمار کیا۔

☆ بنوساعدہ کی تین شاخیں درج ذیل ہیں: بنوعمرو بن ساعدہ، بنوثعلبۃ بن ساعدہ، بنوطریف بن ساعدہ

سقیفہ بنی ساعدہ

مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب ۲۰۶ میٹر کے فاصلہ پر ہے. اب وہاں باغیچہ ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نماز ادا کی، آرام فرمایا اور پانی پیا. قبیلہ بنوساعدہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس یہیں تھی۔

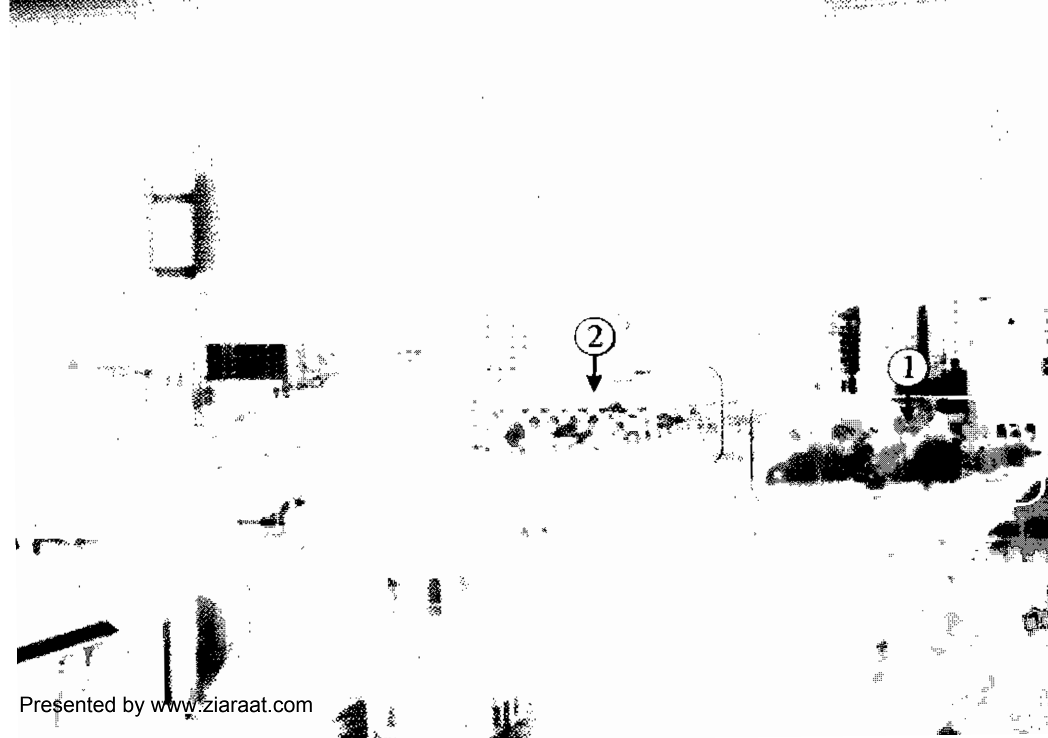
☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مہاجرین وانصار کے ذمہ دار خلیفۂ راشد کی تعیین کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے تو انصاری خطیب نے فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ألا أخبركم بخير دور الأنصار؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الأشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة.

صحيح البخاري (رقم الحديث ٥٣٠٠)

موقع سقيفة بني ساعدة ومكتبة الملك عبد العزيز   سقیفہ بنو ساعدہ اور کنگ عبدالعزیز لائبریری کا محل وقوع

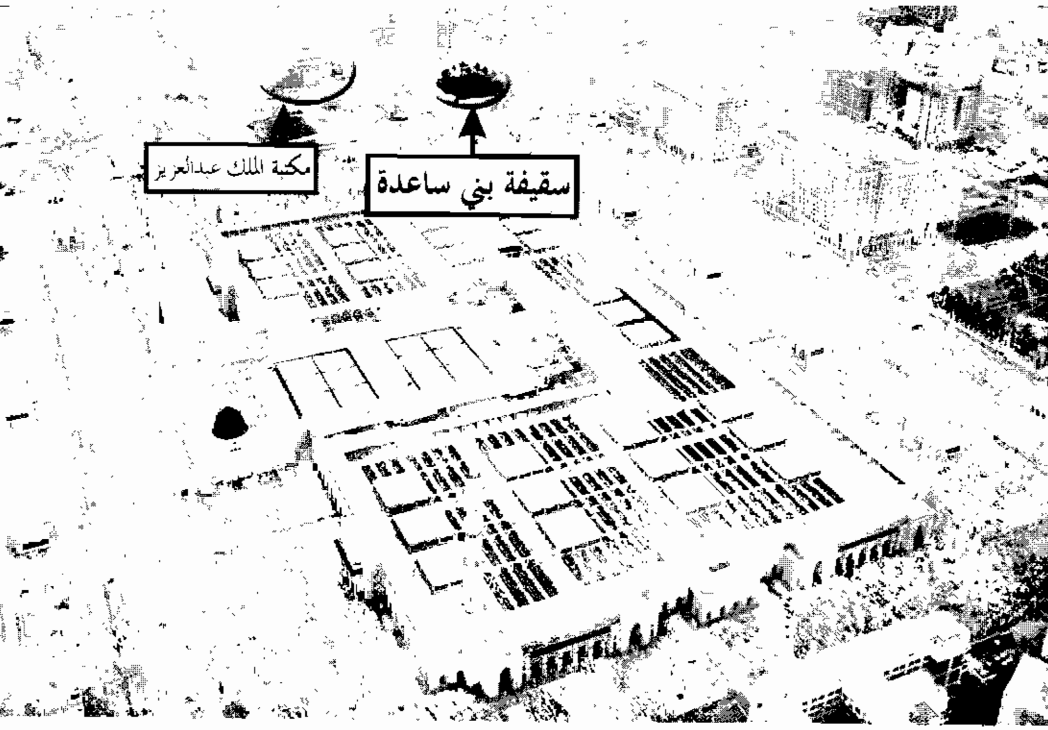


''ہم اللہ کے دین کے مددگار اور اسلام کی فوج ہیں...''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہمیں انصار کے فضل و احسان کا اعتراف ہے، لیکن عربوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ قریش کے علاوہ کسی اور کی امارت قبول نہیں کرینگے لہذا امیر ہم مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور اسکے وزراء آپ حضرات میں سے ہوں۔ میں اِس مقصد کیلئے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا نام پیش کرتا ہوں.'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان قبول کرنے والے پہلے صحابی رسولؐ ہیں، عمر میں بڑے ہیں، دو میں سے دوسرے ہیں (یار غار)، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت اور آپ لوگوں کے معاملات چلانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں...''

انصاری خطیب نے فرمایا: ''پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجر تھے لہذا آپکا خلیفہ بھی مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور ہم پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار تھے اب آپکے خلیفہ کے مددگار (انصار) ہونگے.''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکی تصدیق کی اور بیعت کیلئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بڑھایا تو ایک انصاری نے جلدی سے بیعت کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، پھر مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم نے بیعت کی، دوسرے دن مسجد نبوی شریف میں بقیہ مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم نے بیعت عمومی کی.

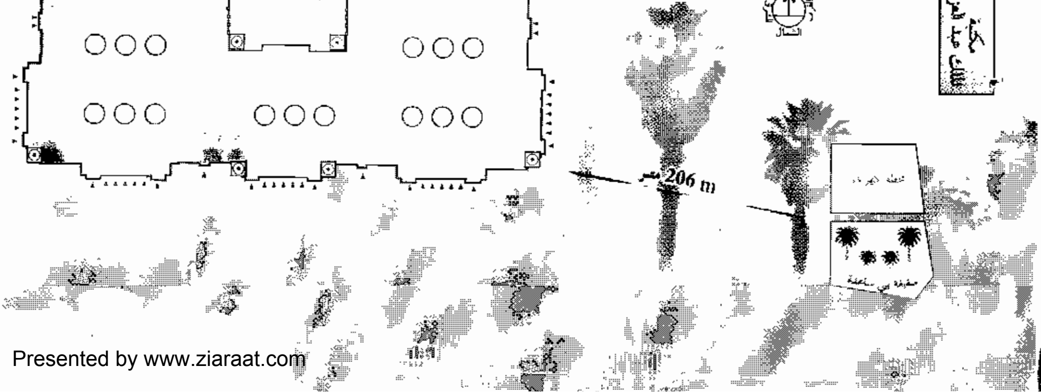


موقع سقيفة بني ساعدة

سقیفہ بنوساعدہ کا محل وقوع

موقع السقيفة من توسعة المسجد النبوي

دوسری سعودی توسیع سے سقیفہ بنوساعدہ کی جگہ



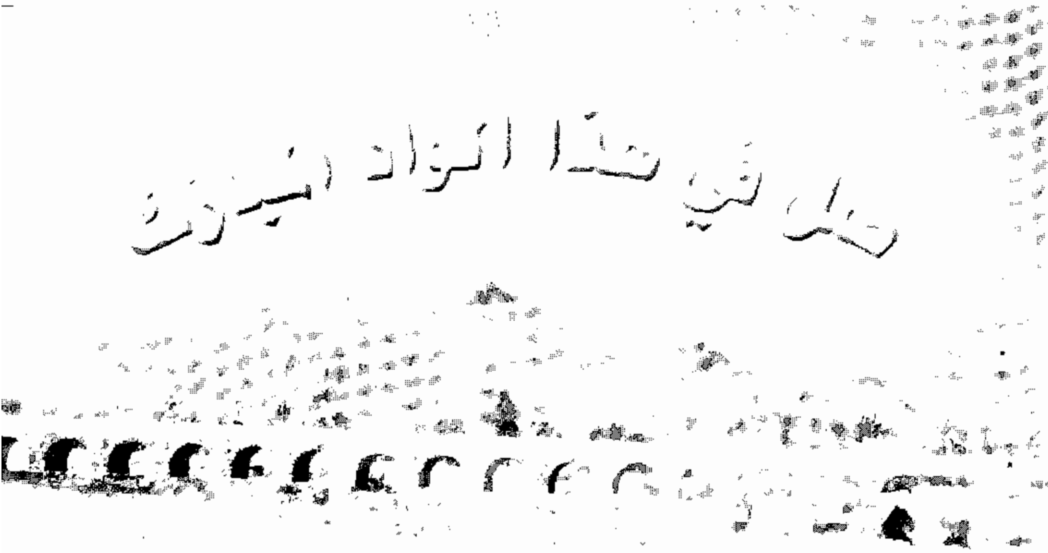
مدینہ منورہ کی وادیاں

وادی عقیق: طائف سے شروع ہوکر مدینہ منورہ سے گذرتی ہےاورحجاز کی طویل ترین وادی ہے۔ راستہ میں اسکے نام نقیع ،عقیق الحسا، اورعقیق ہیں۔ یہ وادی مقام غابہ (خلیل) پہنچ کروادی بطحان اورروادی قناۃ میں ضم ہوکرختم ہوجاتی ہے۔ وادی عقیق کے دو میدان ہیں۔ایک چھوٹا جس میں بئر عثمان رضی اللہ عنہ اور مدینہ یونیورسٹی ہے دوسرا بڑا میدان جس میں ابیارعلی بئر عروہ اوراس کے اردگرد کا علاقہ ہے۔صحیح بخاری ومسلم میں ارشادنبوی ہے: میرے اللہ نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ:اس مبارک وادی (عقیق) میں نماز ادا کر۔

یہ وادی اپنے میٹھے پانی، لطیف ہوا، نرم مٹی، اور زرخیز زمین کی وجہ سے ہمیشہ اعیان حکومت، اصحاب ثروت اور اہل ذوق کی توجّہ کا مرکز رہی۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ،سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم وغیرہ کے محلات وباغات یہیں تھے۔

وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا سے
وہ سرسبز شاخیں خمیدہ خمیدہ
وہ شاداب سبزہ کھجوروں کے جھرمٹ
نہالانِ گلشن کشیدہ کشیدہ

وادی بطحان: مدینہ منورہ کی مرکزی وادیوں میں سے ایک ہے۔ یہ قبا کے مشرقی علاقے سے گذر کر مدینہ منورہ کے وسط میں مسجد غمامہ کے قریب پہنچتی ہے وہاں سے جبل سلع کے قریب مساجد فتح کے سامنے سے گذرتی ہوئی غابہ (خُلیل) میں پہنچ کر ختم ہوجاتی ہے۔اس کے تین نام ہیں۔ جہاں سے شروع ہوتی ہے ام عشر



جسر قديم للقطار على وادي العقيق

وادی عقیق پر ٹرین کا پل



منظر من وادي العقيق

وادی عقیق کا ایک منظر

کہلاتی ہے اس کا درمیانی حصہ قربان کہلاتا ہے، یہ وادی چونکہ مدینہ منورہ کی آبادی کے درمیان سے گذرتی تھی شاید اسی پس منظر میں مدینہ کی مرکزی آبادی کے قریب سے وادی کی گذرگاہ قربان کہلائی اور وہ علاقہ آج تک قربان کے نام سے متعارف ہے۔ جب یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے گذرتی ہے تو ابوجیدۃ کہلاتی ہے۔

☆ **حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا **کی روایت ہے** کہ بطحان جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔ (صحیح جامع صغیر ۳/۷) **حکومت سعودیہ** نے اس پر تین بند بنا کر اسے ڈیم کی شکل دیدی ہے نیز مدینہ منورہ میں اس کیلئے زیر زمین پختہ گزرگاہ بنادی گئی ہے تاکہ اس کے بہاؤ کے وقت گردوپیش کی آبادی متاثر نہ ہو۔

وادی مذینب: یہ وادیِ بطحان کی ایک شاخ ہے جس کے کنارے بنونضیر (یہودی) آباد تھے یہ مدینہ منورہ کی مرکزی آبادی سے تقریباً دس کیلومیٹر دور سے شروع ہوکر غابہ (خُلیل) میں پہنچ کر ختم ہوجاتی ہے۔

وادی مہزور: یہ مدینہ منورہ کی مشرقی جانب سے شروع ہوتی ہے اور مختلف شاخوں میں تقسیم ہوکر عوالی کے قریب اکٹھی ہوتی ہوئی وادی مذینب میں جا ملتی ہے۔ پھر یہ دونوں وادی بطحان میں مل کر غابہ (خُلیل) پہنچ کر ختم ہوجاتی ہیں۔

☆ بنوقریظہ (یہودی) عوالی میں وادی مہزور کے کنارے آباد تھے۔

وادی قناۃ: پانی کے بہاؤ کے اعتبار سے مدینہ منورہ کی سب سے بڑی وادی ہے جو طائف سے شروع ہوکر مدینہ منورہ کے قریب عاقول تک پہنچتی ہے اور حرہ شرقیہ کی شمالی جانب سے گذرتی ہوئی جبل رماۃ کے قریب پہنچ کر بالآخر غابہ

بطحان على ترعة من ترع الجنة



سد وادي بطحان

وادی بطحان ڈیم

منظر لجسر وادي قناة قرب جبل الرماة

جبل رماة کے قریب وادی قناۃ کا منظر



(خُلیل) میں اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔اس کا نام وادی شظاۃ بھی ہے میدان اُحد سے پہلے اسکے جنوبی کنارے پر بنو حارثہ اور بنو عبد الاشہل کی آبادی تھی۔

حضرت حمزہؓ کی قبر کی منتقلی کا واقعہ: وادی قناۃ جبل رماۃ کے دونوں طرف سے یوں گذرتی تھی کہ جبل رماۃ اُسکے درمیان میں آجاتا۔ سید الشہداء حضرت حمزہ اور اُن کے رضاعی بھائی حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم کی قبور شریفہ وادی کے شمالی کنارہ پر تھیں۔ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وادی کا بہاؤ اتنا اونچا اور تیز تھا کہ قبور شریفہ متاثر ہونے کا خطرہ تھا، لہٰذا اِن حضرات کے اجسام مبارکہ کو وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا جو آجکل قبرستان کی چار دیواری کے درمیان میں ہے، نیز بعض دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور شریفہ کو بھی منتقل کیا گیا۔ وادی کی یہ شمالی شاخ ماضی قریب تک موجود تھی۔ حکومت سعودیہ نے اس کو بند کر دیا اور جنوبی شاخ کو باقی رکھا تاکہ موجودہ قبرستان سے وادی کو ممکنہ حد تک دور کر دیا جائے۔ نیز جبل رماۃ اور قبرستان کا درمیانی علاقہ زائرین کیلئے وسیع ہو جائے۔

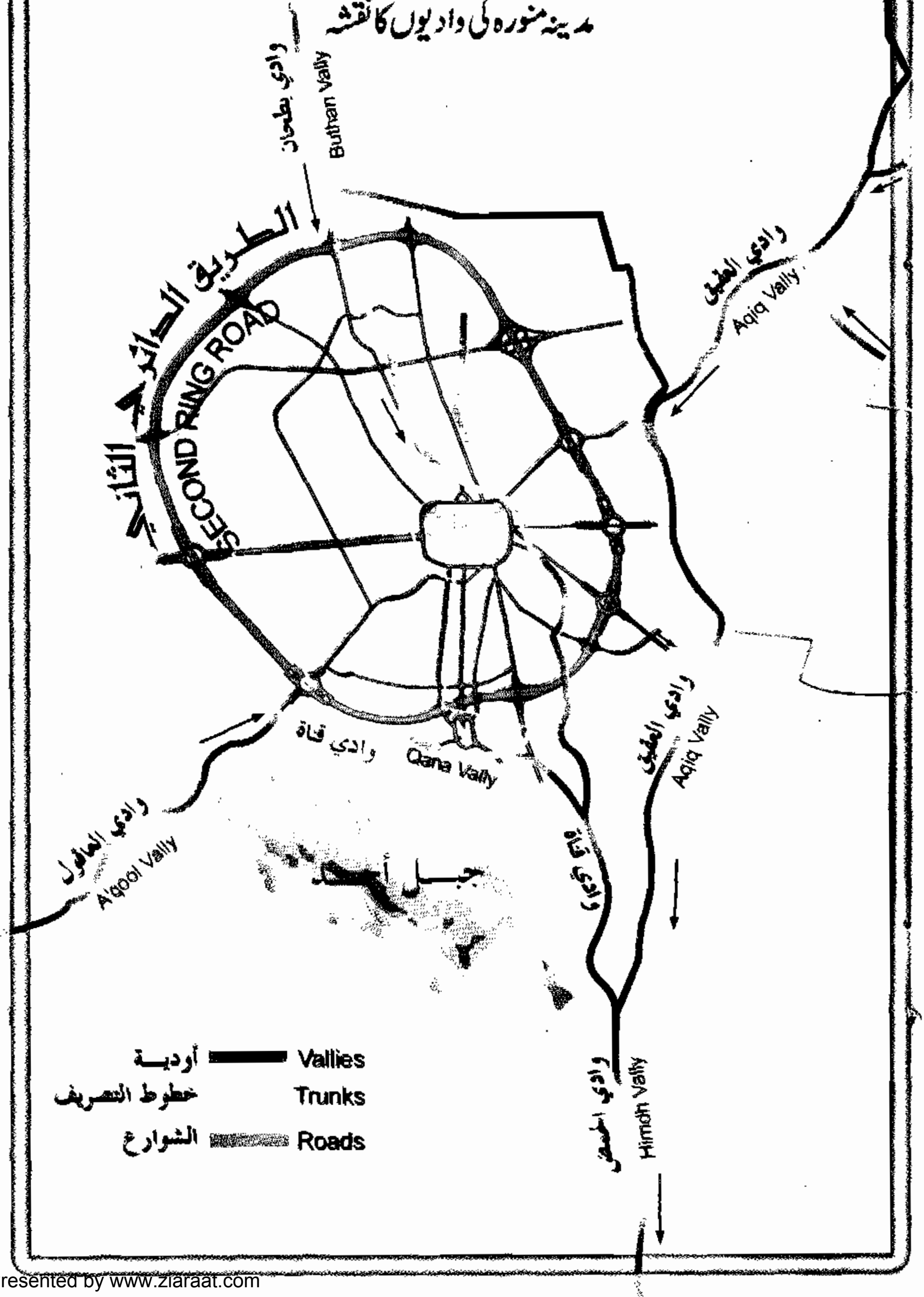
عاقول ڈیم اور حجاز کی آگ

وادی عاقول اہالیان مدینہ منورہ کی اہم تفریح گاہ ہے، شارع مطار کے دوار سے ریاض روڈ پر تین کلومیٹر کے فاصلے پر دائیں طرف مڑیں تو مزید تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی عاقول اور ڈیم نظر آئے گا۔ بارش کے بعد وادی قناۃ بہتی ہے تو یہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور تا حد نظر پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ جسکی مقدار کروڑوں

رسم تقريبي للأودية الرئيسية بالمدينة المنورة

A MAP OF VALLIES IN MADINA MUNAWWARA

مدینہ منورہ کی وادیوں کا نقشہ



علامہ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد وہ آگ ہے جو مدینہ منورہ کے ارد گرد سنہ ۶۵۴ھ میں نمودار ہوئی۔

علامہ قسطلانیؒ (جو اس آگ کے ظہور کے وقت مکہ مکرمہ میں تھے) فرماتے ہیں: جمعہ کے روز دوپہر کے وقت یہ آگ نموودار ہوئی اور فضا اس کے دھویں سے کالی ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا، رات کے وقت اس کے شعلے نظر آنے لگے، مدینہ منورہ کی جنوب مشرقی جانب یہ آگ ایک بڑے شہر کیطرح نظر آتی تھی پھر بنو قریظہ یہودیوں کے علاقہ کی طرف بڑھی پھر حرہ شرقیہ میں بڑھتی ہوئی وادی قناۃ میں بھڑکنے لگی جب وہ کسی پہاڑ اور چٹان سے گذرتی تو اُس کو ریزہ ریزہ کردیتی اسکے شعلے پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح محسوس ہوتے تھے، اور یہ پتھروں کو یوں دور پھینکتی تھی جیسے سمندر کی موجیں ہوں وہ یوں بڑھتی اور بھڑکتی تھی جیسے دریا میں طغیانی آگئی ہو اور اُسکی آواز آسمانی بجلی کی گرج کڑک کی طرح تھی۔ وہ بڑے بڑے پتھروں کو بہاتی ہوئی لیجا رہی تھی جو وادی کے آخر میں جمع ہوگئے اور وادی پر ایک طبعی بند کی شکل بن گئی۔ بعد میں جب وادی میں پانی آیا تو یہاں رک گیا اور تاحدّ نظر پانی ہی پانی نظر آنے لگا پھر سنہ ۶۹۰ھ میں پانی کے دباؤ سے یہ بند ٹوٹ گیا اور وادی قناۃ اپنے طبعی انداز میں بہنے لگی۔

سعودی حکومت نے وادی قناۃ عاقول میں مختلف بند باندھ کر پانی کو ڈیم کی شکل دیدی ہے تاکہ یہ پانی زراعت میں استعمال ہو اور وادی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے مدینہ منورہ میں سیلاب کی شکل نہ بنے۔

(غابہ:) (جنگل) مدینہ منورہ کی شمالی سمت اور جبل احد کی مغربی جانب ایک جگہ ہے، جہاں گھنے درخت تھے، چونکہ تمام وادیوں کا پانی مدینہ منورہ سے گذر کر یہاں جمع ہو جاتا ہے۔ اب وہاں ڈیم بنا دیا گیا ہے تاکہ اس پانی سے استفادہ کیا جا سکے، آجکل یہ جگہ خُلیل کہلاتی ہے جو مسجد نبوی شریف سے تقریباً بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا منبر اسی جنگل کی لکڑی سے بنایا گیا۔

☆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی ملکیتی زمین بھی اسی علاقہ میں تھی۔

☆ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے بیس اونٹ یہاں چر رہے تھے کہ عبدالرحمٰن فزاری کے لشکر نے حملہ کیا اور چرواہے کو قتل کر کے اونٹ لے گیا۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے شامی ثنیۃ الوداع پر ایک آواز لگائی اور اکیلے ہی حملہ آوروں کا تعاقب کیا اور دشمن پر پتھر اور تیر برسائے تو وہ بھاگے، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے تعاقب جاری رکھا تا آنکہ مسلمان کمک بھی پہنچ گئی اور دشمن اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس واقعہ کا تذکرہ صحیح بخاری کی حدیث نمبر ۴۱۹۴ میں بھی ہے۔

مدینہ منورہ کے بعض تاریخی کنویں

مدینہ منورہ کے سات مشہور تاریخی کنویں درج ذیل ہیں۔ بئر عہن، بئر اریس، بئر خاتم، بئر بصۃ، بئر بضاعہ، بئر غرس، بئر رومہ، بئر عثمان، بئر حا۔

بئر رومہ: (بئر عثمان ؓ) مسجد نبوی شریف سے تقریباً ۳،۵ کیلو میٹر اور مسجد قبلتین سے ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر ازہری محلّہ میں وادی عقیق کے کنارے واقع ہے۔ اور اب محکمہ زراعت کے تابع ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میٹھے پانی کا یہ بڑا کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا، جو لوگوں کو پینے کا پانی قیمتاً مہنگا دیتا تھا۔ نبی خاتم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کیلئے بئر رومہ خریدے گا اسے جنت میں اس سے بہتر انعام ملے گا۔ حضرت عثمان ؓ نے آدھا کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ یہودی نے کہا: ایک دن آپ کا اور ایک دن میرا۔ حضرت عثمان ؓ والے دن مسلمان اپنی دو دن ضرورت کا پانی بھر لیتے اور یہودی سے نہ خریدتے، وہ کہنے لگا: آپ نے تو میرا کاروبار خراب کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے باقی نصف حصہ بھی خرید لیا، اور امیر، غریب و مسافر سب کیلئے وقف کر دیا۔ (تفصیل کیلئے۔ جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۶۹۹، ۳۸۰۳ سنن نسائی)

بئر اریس: (بئر خاتم) مسجد قباء کے قریب مغربی جانب واقع تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے آخر میں سڑک کی توسیع کیلئے دفن کر دیا گیا۔ ایک دن نبی رحمت ﷺ نے پنڈلی سے کپڑا اٹھایا اور اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بطور دربان کھڑے ہو گئے، تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ آئے اور حاضری کی اجازت مانگی۔

آپؐ نے حضرت ابوموسیٰؓ کوفرمایا کہ: انہیں اجازت دیدواور جنت کی بشارت سناؤ۔ وہ آ کرآپؐ کے دائیں طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ نے آ کراجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: انہیں بھی اجازت دواور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ وہ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے اوراجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: اجازت دیدواور جنت کی بشارت سناؤ نیز بتادو کہ ان پرایک بڑی آزمائش آئیگی، وہ آ کرسامنے بیٹھ گئے۔

☆ اس کنویں کو بئر خاتم (انگوٹھی والا کنواں) کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی استعمال کی جو آپؐ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓاور پھر خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی کہ اچانک اس کنویں میں گرگئی۔ اس پر **محمد رسول اللہ** لکھاہوا تھا۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۱)

بئر حا: مسجد نبوی شریف کی شمالی جانب حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ تھا، اس میں ایک کنواں تھا جو ماضی قریب تک موجود رہا۔ سنہ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء میں دوسری سعودی توسیع کے دوران مسجد میں شامل ہوگیا۔ اب اس کی جگہ باب ملک فہد نمبر ۲۱ میں داخل ہوکر چند میٹر کے فاصلہ پر بائیں طرف ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے زیادہ باغ تھے، مسجد نبوی کے سامنے بیرحا والا باغ انہیں بہت پسند تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف لاتے اور بئر حا کا پانی نوش فرماتے، جب یہ آیت نازل ہوئی ''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو'' [آل عمران: ۹۲]۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس فرمان الٰہی کے حوالے سے عرض کیا: آقا! بئر حا والا باغ جو مجھے زیادہ پسند ہے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ اُسے جہاں مناسب سمجھیں

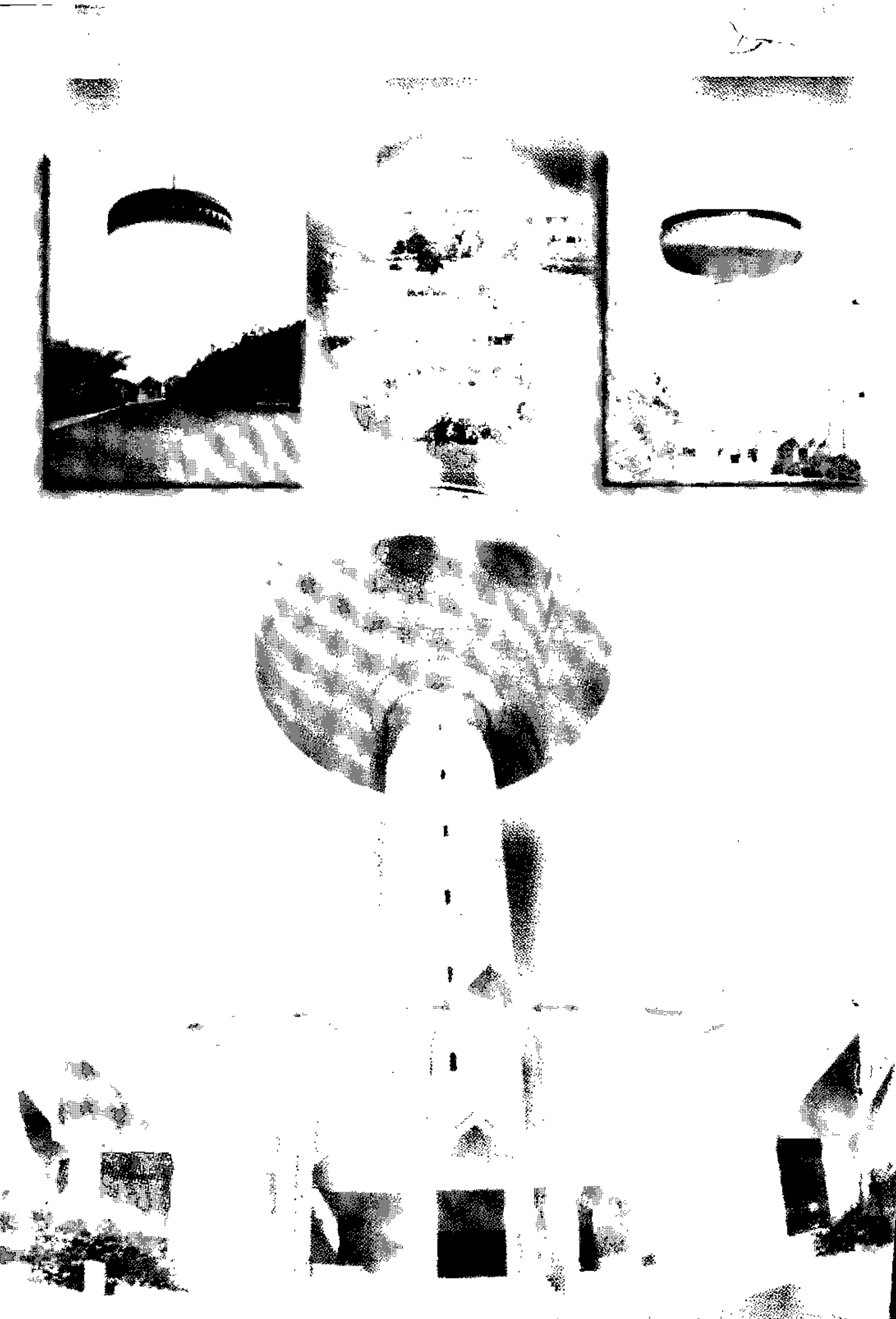
قصرِ عروہ

رسول رحمت ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو عقیق کی زمین عطا فرمائی اور یہ تحریر لکھ دی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اللہ کے رسول محمد ﷺ نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو عقیق کی یہ زمین عطا کی تا کہ وہ اسے آباد کرے۔''

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے تو فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ اس عطائے نبوی کو آباد کرو، جتنی زمین آباد کرلو وہ تمہاری ہے اور باقی زمین میں لوگوں میں تقسیم کردوں گا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تم اللہ کے رسول ﷺ کا عطیہ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہو؟ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں یہ زمین اِس شرط پر دی تھی کہ تم آباد کرو گے نہ اس لئے کہ تم اِس پر قبضہ جمائے رکھو۔

الغرض جس زمین کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آباد نہ کر سکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ اُن سے واپس لے کر مسلمانوں میں تقسیم کر دی۔ اور بئر عروہ کی جگہ کھڑے ہو کر فرمایا: یہ بڑی اچھی زمین ہے کون لینا چاہتا ہے؟ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے دیدیں۔ آپؓ نے اُنکو دیدی۔

☆ سنہ ۴۱ھ میں حضرت عروہ بن زبیرؒ نے اِسمیں سے کچھ جگہ خرید کر باغ لگایا اور بہت بڑا قلعہ نما محل بنایا جسکے آثار آج تک موجود ہیں۔



پانی کی بڑی ٹینکی

برج خزان المياه

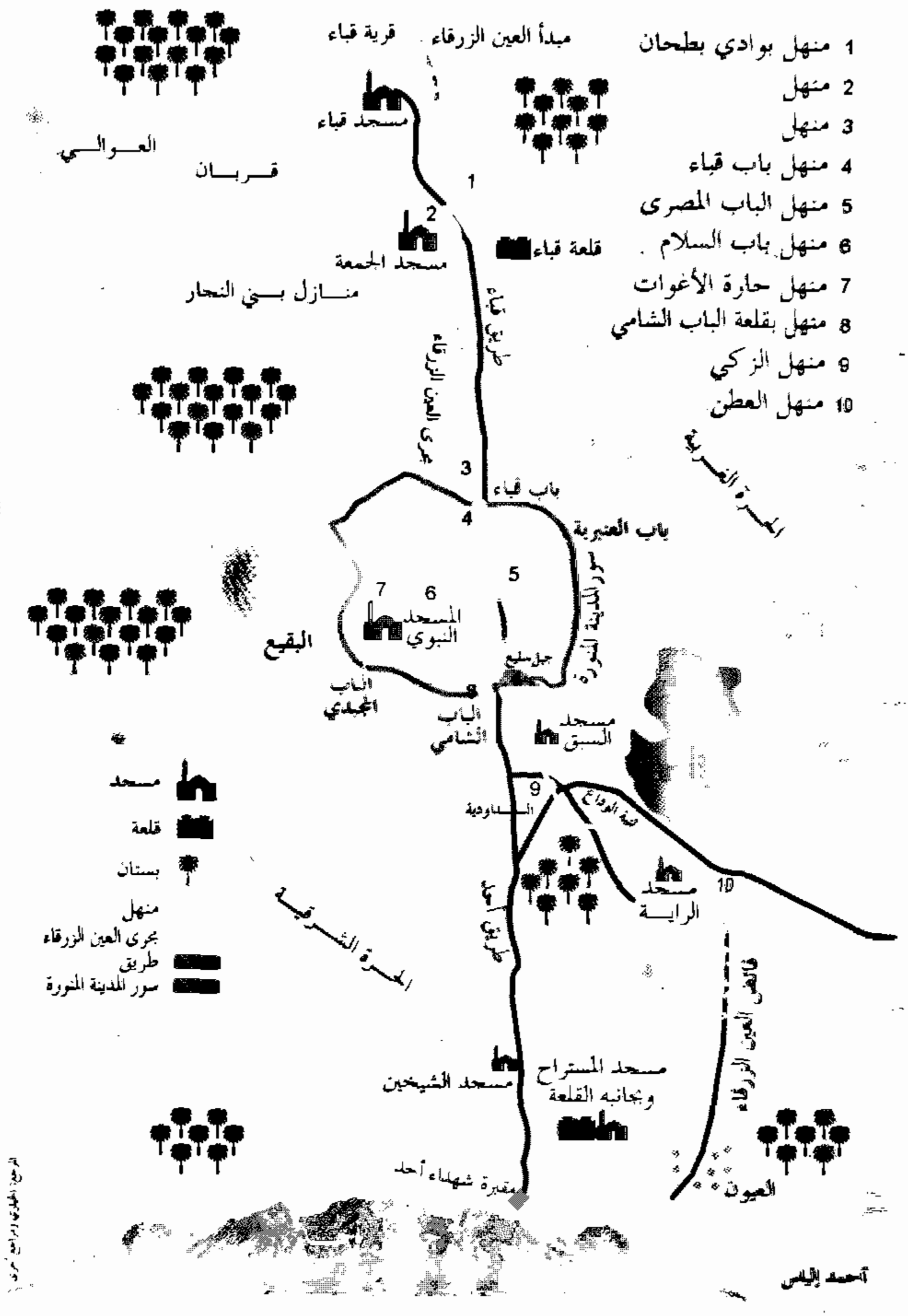
عین الزرقاء

مدینہ منورہ کے رہائشی کنوؤں کا پانی استعمال کرتے تھے، جب امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق میں آب رسانی کا جدید نظام قائم کیا تو مدینہ منورہ کے گورنر حضرت مروان کو لکھا کہ: مجھے حیا آتی ہے کہ دمشق کے باسیوں کو گھر کے قریب پانی میسّر ہو اور مدینہ منورہ کے باسی دور دراز کنوں سے پانی لائیں، لہذا وہاں بھی آب رسانی کا بہتر نظام قائم کرو۔ مروان نے ماہرین کے مشورہ کے بعد قبا کے کنوؤں کو باہم ملایا اور اُنکے پانی کو ایک زیرِ زمین نہر میں جاری کیا جو قبا سے شروع ہو کر مدینہ منورہ سے گذرتی، اور مختلف جگہ اُسے اِس انداز سے کھولا کہ لوگ اپنی ضرورت کا پانی لے سکیں۔

یہ نہر چودھویں صدی کے وسط تک اہلِ مدینہ کو سیراب کرتی رہی، ۱۳۴۹ھ میں ملک عبدالعزیزؒ نے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی جس نے اسکی مرمت کی اور پھر اِسمیں پائپ ڈال کر آب رسانی کے ایک جدید نظام کی بنیاد رکھی۔ تا آنکہ ہر گھر میں سرکاری پانی کا کنیکشن دیدیا گیا پھر پانی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیشِ نظر سمندری پانی کو صاف کر کے اِسمیں ملا دیا، اب محکمہ آب رسانی نے مختلف علاقوں میں بیس ٹینکیاں بنادی ہیں جہاں سے پانی سپلائی ہوتا ہے۔ سب سے بڑی اور خوبصورت ٹینکی قبا میں ہے جسکی بلندی ۹۰ میٹر ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں میانہ روی سے کام لینا چاہئے۔

رسم تقريبي لمجرى العين الزرقاء ومناهلها سنة ١٣٥٤هـ



۱	اسپینی	۲	البانی	۳	انڈونیشی	۴	انگریزی
۵	اُنکو	۶	اردو	۷	اُورومی	۸	ایغوری
۹	پشتو	۱۰	بروہی	۱۱	بنگالی	۱۲	بوسنی
۱۳	برمی	۱۴	تغالو	۱۵	تامیلی	۱۶	ترکی
۱۷	تھائی لینڈی	۱۸	زولو	۱۹	صومالی	۲۰	چینی
۲۱	فارسی	۲۲	فرنسی	۲۳	قازاقی	۲۴	کشمیری
۲۵	کوری	۲۶	مقدونی	۲۷	ملیباری	۲۸	ہوسا
۲۹	یوربا	۳۰	یونانی	۳۱	ایرانونی	۳۲	روسی
۳۳	غجری	۳۴	جرمن	۳۵	مندری	۳۶	شیشوا
۳۷	امازیغی	۳۸	پرتگالی	۳۹	ویتنامی	۴۰	امہری

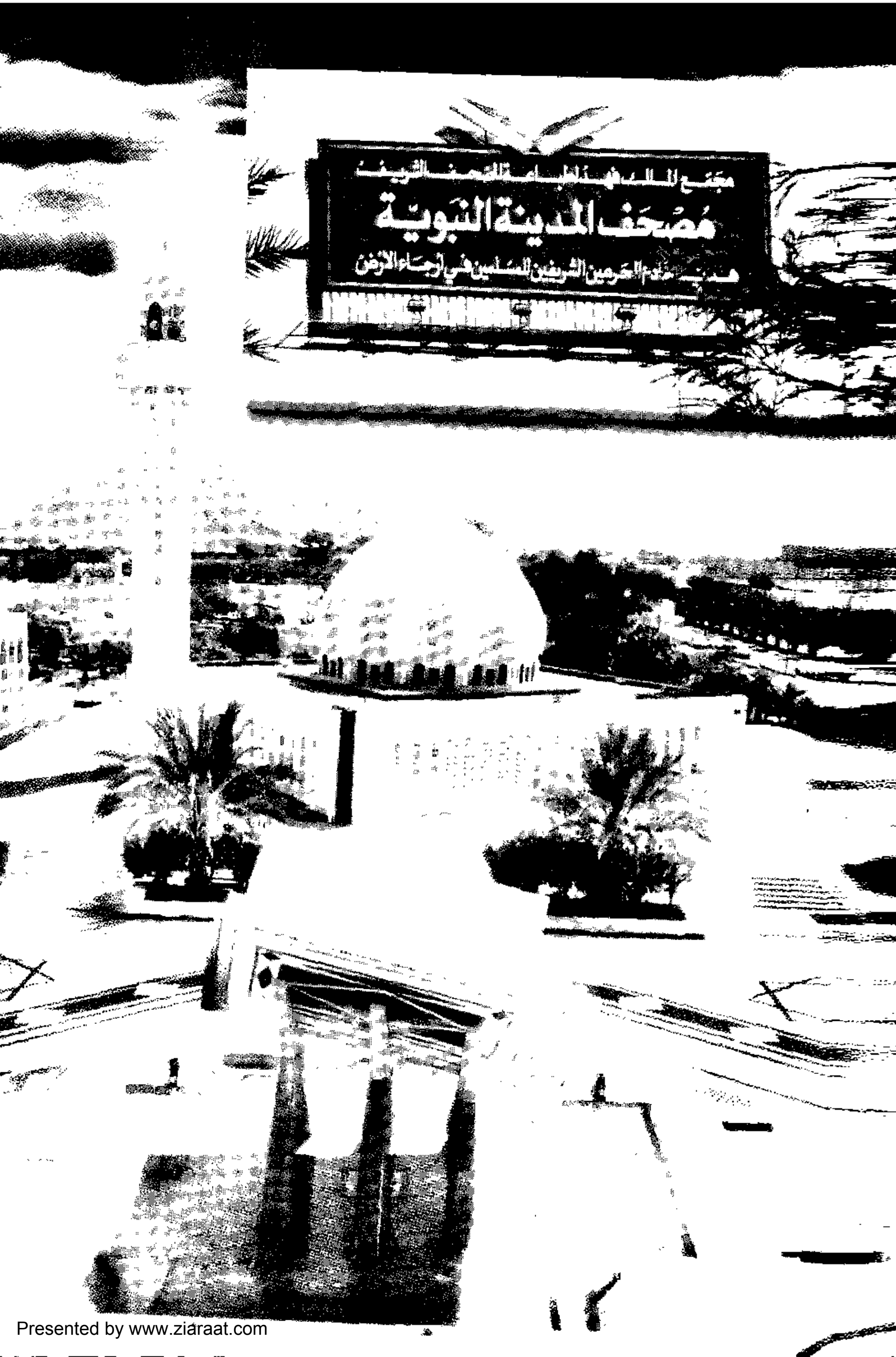
☆ مجمع میں ملازمین کی تعداد تقریباً ۱۷۰۰ ہے، اِسکا رقبہ دولاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے جسمیں مسجد، دفاتر، رہائش، سٹور، مارکیٹ، ڈسپنسری اور لائبریری وغیرہ ہیں۔

☆ مجمع میں مختلف کمیٹیاں ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں قرآن کریم، سیرۃ وسنت اور دیگر اسلامی موضوعات پر تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:

www.qurancomplex.org - www.qurancomplex.net

ای میل : kfcphq@qurancomplex.org

ص.ب ۶۲۶۲ ، مدینہ منورہ ، فون ۸۶۱۵۶۰۰ ، فیکس ۸۶۱۵۵۲۵


مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
مُصحَف المدينة النبويّة
هدية خادم الحرمين الشريفين للمسلمين في أرجاء الأرض

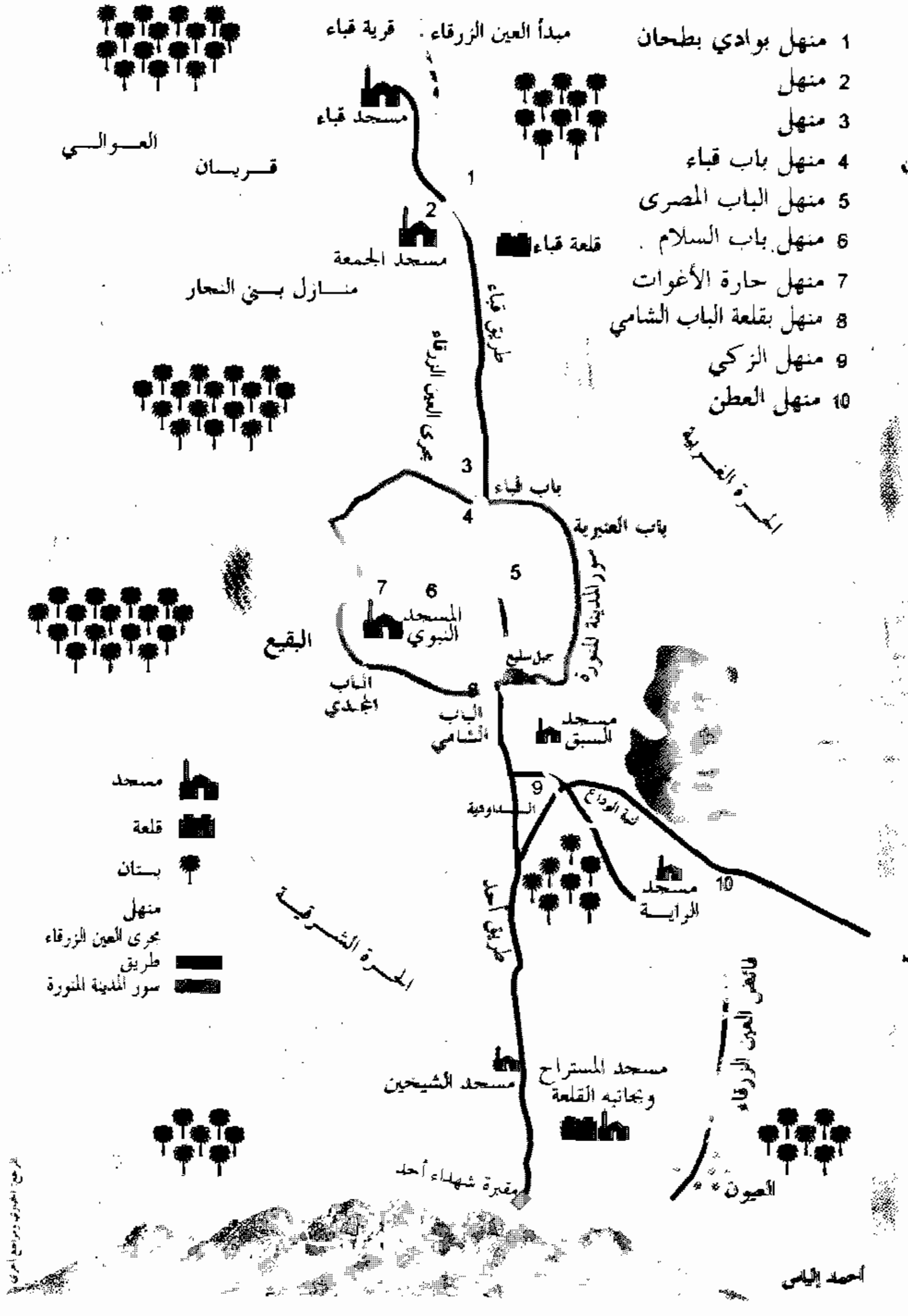
رنگ روڈ اور ۷۰ کیلو میٹر لمبی تیسری رنگ روڈ، مسجد نبوی شریف سے ۱۳ کیلو میٹر لمبی کنگ عبدالعزیز روڈ اور جبل احد تک کنگ فہد روڈ کے علاوہ بہت سی سڑکوں کی تعمیر نے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ نقل وحرکت کو آسان بنا دیا ہے اور تعمیر وترقی کی نئی راہیں کھلی ہیں۔

☆ یہاں اس خوبصورت حقیقت کا اظہار بھی مناسب ہے کہ مدینہ منورہ کی مرکزی اور ذیلی شاہراہوں کو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام وعلماء امت رضی اللہ عنہم کیطرف منسوب کیا گیا ہے مثلاً: شارع سلطانہ کا نیا نام شارع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ شارع مکہ قدیم کا نام شارع عمر فاروق رضی اللہ عنہ، شارع عیون کا نام شارع عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، شارع عوالی کا نام شارع علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہے نیز شارع تبوک کا نام شارع خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور احد جانے والی ایک سڑک کا نام شارع سید الشہداء رضی اللہ عنہ ہے وغیرہ۔

دوسرے شہروں سے ملانے کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۴۴۳ کیلو میٹر لمبی شارع ہجرہ اور ینبع کو ملانے کیلئے ۱۷۳ کیلو میٹر اور قصیم کو ملانے کے لئے ۴۵۰ کیلو میٹر لمبی سڑکیں بچھائی گئی ہیں جبکہ قدیم سڑکیں اِن سے لمبی اور تنگ تھیں۔

ترقی کے دیگر شعبوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے سکول کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام، زراعت کی ترقی، تفریحی پارک، پانی، بجلی اور اتصالات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں مسلسل ترقی کیلئے شبانہ روز محنت جاری ہے جسے ہر وہ شخص عملاً دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیام مدینہ منورہ اور زیارت کا شرف بخشا ہے۔

رسم تقريبي لمجرى العين الزرقاء ومناهلها سنة ١٣٥٤هـ



مسجد نبوی شریف کی لائبریری

سنہ ۱۳۵۲ھ میں یہ لائبریری قائم ہوئی اور شیخ احمد یاسین خیاری (متوفی ۱۳۸۰ھ) اس کے پہلے نگران مقرر ہوئے، سنہ ۱۳۹۹ھ میں اِسے مسجد نبوی شریف کی شمالی سمت باب عمر رضی اللہ عنہ سے متصل ہال میں منتقل کر دیا گیا، مسجد نبوی شریف کی دوسری سعودی توسیع کے بعد اب یہ لائبریری مسجد کے درمیان میں آ چکی ہے دوسری سعودی توسیع کے ایک دروازہ کا نام باب عمر رضی اللہ عنہ رکھ دیا گیا ہے لہٰذا لائبریری سے متصل اس دروازہ کو باب عمر رضی اللہ عنہ قدیم کہا جاتا ہے، مسجد کی توسیع کے ساتھ ہی لائبریری کو بھی وسعت دیگئی جو سات مطالعہ ہالوں پر مشتمل ہے اور اسمیں ساٹھ ہزار سے زائد مطبوعہ کتب ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے:

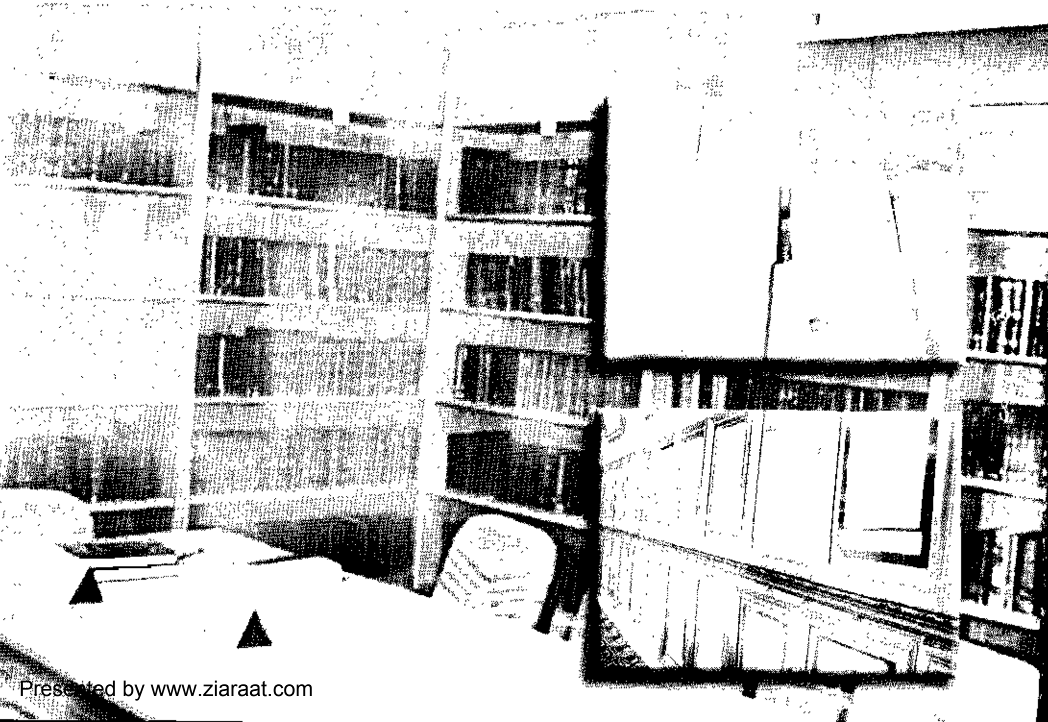
پہلا اور دوسرا مطالعہ ہال باب عمر رضی اللہ عنہ قدیم سے متصل ہے پہلے ہال میں علوم حدیث اور دوسرے ہال میں علوم تفسیر سے متعلقہ کتب ہیں، باب عثمان رضی اللہ عنہ قدیم سے متصل تین ہالوں میں سے تیسرا ہال اصول فقہ اور فقہ کی کتب پر مشتمل ہے جو مذہب حنفی مذہب مالکی مذہب شافعی اور مذہب حنبلی کے عنوانات کے تحت مرتب ہیں، چوتھا ہال تاریخی کتب اور پانچواں ہال مخطوطات پر مشتمل ہے، ۲۲ نمبر دروازے کے قریب تہہ خانہ میں رسائل ومجلّات کی لائبریری ہے جبکہ ۲۹ نمبر دروازہ سے متصل خواتین کی لائبریری ہے۔

مسجد نبوی شریف کی لائبریری صبح ۷،۳۰ سے شام ۹ بجے تک مسلسل کھلی رہتی ہے، سنہ ۱۴۲۳ھ میں دو لاکھ سے زائد افراد نے اس سے استفادہ کیا۔



مكتبة المسجد النبوي الشريف — مسجد نبوی شریف کی لائبریری

مكتبة المسجد النبوي الشريف — مسجد نبوی شریف کی لائبریری



ملک عبدالعزیز لائبریری

ملک عبدالعزیز لائبریری مدینہ منورہ کی بڑی لائبریری ہے جس کا نظم ونسق سعودی وزارت مذہبی امور کے سپرد ہے۔ اِسمیں بہت سی مطبوع کتابوں کے علاوہ مخطوطات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

شاہ فیصل مرحوم نے ۳/۱/۱۳۹۳ھ - ۷/۲/۱۹۷۳ء میں اسکا سنگ بنیاد رکھا، پھر ۱۶/۱/۱۴۰۳ھ - ۲/۱۱/۱۹۸۲ء میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد نے اسکا افتتاح کیا۔

یہ لائبریری مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب مناخہ روڈ پر واقع ہے، اِسکی چار منزلیں ہیں، جو شعبہ قرآن کریم، شعبۂ مطبوعات، شعبۂ مخطوطات، شعبہ برائے خواتین اور کانفرنس ہال وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ اسمیں قرآن کریم کے ۱۸۷۸ مخطوط نسخے موجود ہیں جن میں قدیم ترین دو نسخے سنہ ۴۸۸ھ اور سنہ ۵۴۹ھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ عام مخطوط کتب کی تعداد ۱۳۰۰۰ ہے جنکی حفاظت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے، جبکہ نادر مطبوعہ کتابوں کے لئے ایک ہال مخصوص کیا گیا ہے جنکی تعداد ۲۵۰۰۰ ہے اور دیگر مطبوعہ کتب ۴۰۰۰۰ سے متجاوز ہیں، اس لائبریری میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات اور علمی مجلّات کو جمع کرنے کا بھی اہتمام ہے۔

اس لائبریری کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اِسمیں مدینہ منورہ کی

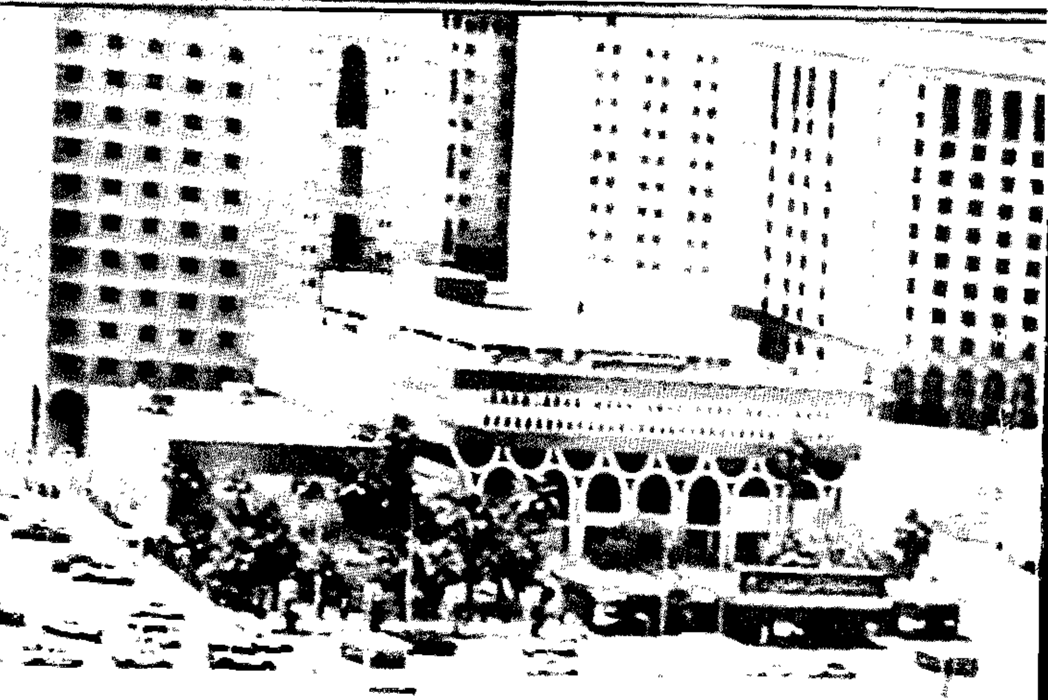


عیدگاہ (مناخہ)

ساحة مصلى العيد (المناخة)

کنگ عبدالعزیز لائبریری

مكتبة الملك عبدالعزيز



بہت سی قدیم وجدید لائبریریوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جنمیں عارف حکمت لائبریری، محمودیہ لائبریری، مدینہ منورہ کی پبلک لائبریری اور مدرسہ احسانیہ، مدرسہ ساقزلی، مدرسہ شفاء، مدرسہ عرفانیہ، مدرسہ قازانیہ، مدرسہ کیلی ناظری، اور رباط سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ رباط جبرت، رباط قرہ باش، رباط بشیر آغا، اور مدینہ منورہ کے بعض علماء کی لائبریریاں شامل ہیں۔

یہ لائبریری صبح وشام کھلتی ہے۔ مطالعہ کے علاوہ اہم مضامین کی فوٹو کاپی کرنے کی سہولت بھی موجود ہے نیز یہاں مختلف اوقات میں علمی اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

فون: ۸۲۲۵۹۳۸ ، فیکس: ۸۲۳۲۱۲۶ ، پوسٹ بکس نمبر ۶۴۳۴ مدینہ منورہ

کنگ فہد قرآن پرنٹنگ پریس

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اِسکا سنگ بنیاد ۱۶/۱/۱۴۰۳ھ - ۲/۱۱/۱۹۸۲ء کو رکھا۔ اور ۶/۲/۱۴۰۵ھ - ۳۰/۱۰/۱۹۸۴ء کو اِسکا افتتاح کیا۔ یہ ادارہ وزارت مذہبی امور کی نگرانی میں سرگرم عمل ہے۔ اِسکے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

۱- قرآن کریم کی طباعت واشاعت

۲- مشہور قرّاء کرام کی آواز میں قرآن کریم کی ریکارڈنگ

۳- قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر کی اشاعت

۴- علوم قرآن پر ریسرچ وتحقیق

۵- سیرۃ وسنتِ نبویہ شریفہ پر تحقیقی کام

۶- اسلامی لٹریچر کی تیاری اور اسکی اشاعت

۷- اندرون وبیرونِ مملکت حسبِ ضرورت ادارہ کی مطبوعات کی فراہمی

۸- مجمع کی مطبوعات کو انٹرنیٹ پر متعارف کرانا

اس مجمع میں سالانہ مختلف قسم کے دس ملین سے زیادہ نسخے چھپتے ہیں جو ہدیۃً تقسیم کیے جاتے ہیں البتہ ایک مخصوص مقدار فروخت کے لئے بھی چھاپی جاتی ہے۔ ابھی تک بیس مختلف سائزوں میں قرآن کریم چھپ چکے ہیں جبکہ چھ مختلف آوازوں میں اسکی ریکارڈنگ بھی مکمل ہوگئی ہے جو کہ آڈیو کیسٹ اور سی ڈی پر دستیاب ہیں۔ ابھی تک مجمع نے درج ذیل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کیے ہیں:

۱	اسپینی	۲	البانی	۳	انڈونیشی	۴	انگریزی
۵	اُنکو	٦	اردو	۷	اُوردمی	۸	الیغوری
۹	پشتو	۱۰	بروہی	۱۱	بنگالی	۱۲	بوسنی
۱۳	برمی	۱۴	تغالو	۱۵	تامیلی	۱٦	ترکی
۱۷	تھائی لینڈی	۱۸	زولو	۱۹	صومالی	۲۰	چینی
۲۱	فارسی	۲۲	فرنسی	۲۳	قازاقی	۲۴	کشمیری
۲۵	کوری	۲٦	مقدونی	۲۷	ملنیباری	۲۸	ہوسا
۲۹	یوربا	۳۰	یونانی	۳۱	ایرانونی	۳۲	روسی
۳۳	غجری	۳۴	جرمن	۳۵	مندری	۳٦	شیشوا
۳۷	امازیغی	۳۸	پرتگالی	۳۹	ویتنامی	۴۰	امہری

☆ مجمع میں ملازمین کی تعداد تقریباً ۱۷۰۰ ہے، اِسکا رقبہ دو لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے جسمیں مسجد، دفاتر، رہائش، سٹور، مارکیٹ، ڈسپنسری اور لائبریری وغیرہ ہیں۔

☆ مجمع میں مختلف کمیٹیاں ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں قرآن کریم، سیرۃ وسنت اور دیگر اسلامی موضوعات پر تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں۔ مزید معلومات کیلئے:

www.qurancomplex.org - www.qurancomplex.net

ای میل : kfcphq@qurancomplex.org

ص.ب ۶۲۶۲ ، مدینہ منورہ ، فون ۸۶۱۵۶۰۰ ، فیکس ۸۶۱۵۵۲۵


مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
مُصحَف المدينة النبويّة
هدية خادم الحرمين الشريفين للمسلمين في أرجاء الأرض

جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی)

سنہ ۱۳۸۱ھ میں وادی عقیق کے کنارہ پر یہ یونیورسٹی قائم ہوئی جسمیں بی اے کی سطح پر پانچ تخصصی شعبے ہیں: کلیۃ القرآن الکریم - کلیۃ الحدیث الشریف - کلیۃ الشریعۃ - کلیۃ الدعوۃ واصول الدین - کلیہ لغۃ عربیۃ - اِس مرحلہ میں اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونے والوں کو ایم اے اور پی ایچ ڈی میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے ماتحت ایک مڈل اور میٹرک سکول ہے نیز عربی سکھانے کا ایک شعبہ اور دارالحدیث مدینہ منورہ، دارالحدیث مکہ مکرمہ بھی ہیں۔

یہاں تقریباً ۱۳۸ ملکوں کے چھ ہزار طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں جنکی سالانہ آمد ورفت کے اخراجات، رہائش، علاج اور نصابی کتب یونیورسٹی کے ذمّہ ہیں بلکہ انہیں معقول ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ میں نمائش کتب کا سالانہ اہتمام ہوتا ہے نیز اندرون وبیرون ملک مختلف تربیتی پروگرام منعقد ہوتے ہیں جن سے ہزاروں لوگ استفادہ کرتے ہیں، جامعہ نے مختلف زبانوں میں بہت سی کتب شائع کی ہیں اور مملکت سعودیہ کے سوسالہ جشن میں بھی شرکت کی ہے۔ (طیبۃ والملک ص ۷۵-۷۷)

ای میل: O(iu@ill.edu.sa ویب سائٹ: www.iu.edu.sa

پوسٹ بکس نمبر ۱۷۰، مدینہ منورہ، فون وفیکس ۸۴۷۲۴۱۷



مدخل الجامعة الإسلامية

جامعہ اسلامیہ کا مین گیٹ

إدارة الجامعة الإسلامية

مدیر جامعہ کا دفتر



مرکزتحقیقات-مدینہ منورہ

یہ ادارہ مدینہ منورہ سے متعلق معلومات کو مختلف مصادر و مراکز سے جمع کرتا ہے اور تحقیق و ریسرچ کے بعد انہیں نشر و اشاعت کیلئے تیار کرتا ہے نیز اسکے تحقیقی کام کو ویب سائٹ سے منسلک کر دیا گیا ہے تا کہ مدینہ منورہ پر تحقیقی کام کرنے والے اُس سے استفادہ کر سکیں۔

ابھی تک اس مرکز نے سی ڈی پر مختلف پروگرام تیار کئے ہیں اور بعض تحقیقی کتابیں شائع کی ہیں جنمیں فیروزآبادی کی ''المغانم المطابة فی معالم طابة'' سرفہرست ہے یہاں سے ایک سہ ماہی تحقیقی رسالہ بھی شائع ہوتا ہے مرکز نے مدینہ منورہ کے تین تاریخی ماڈل تیار کئے ہیں:

۱- قدیم فصیل (دیوار) کے درمیان مدینہ منورہ کے خدّ وخال. (ماڈل کا سائز: ۸,۵×۵,۵م=۴۵ مربع میٹر ہے۔

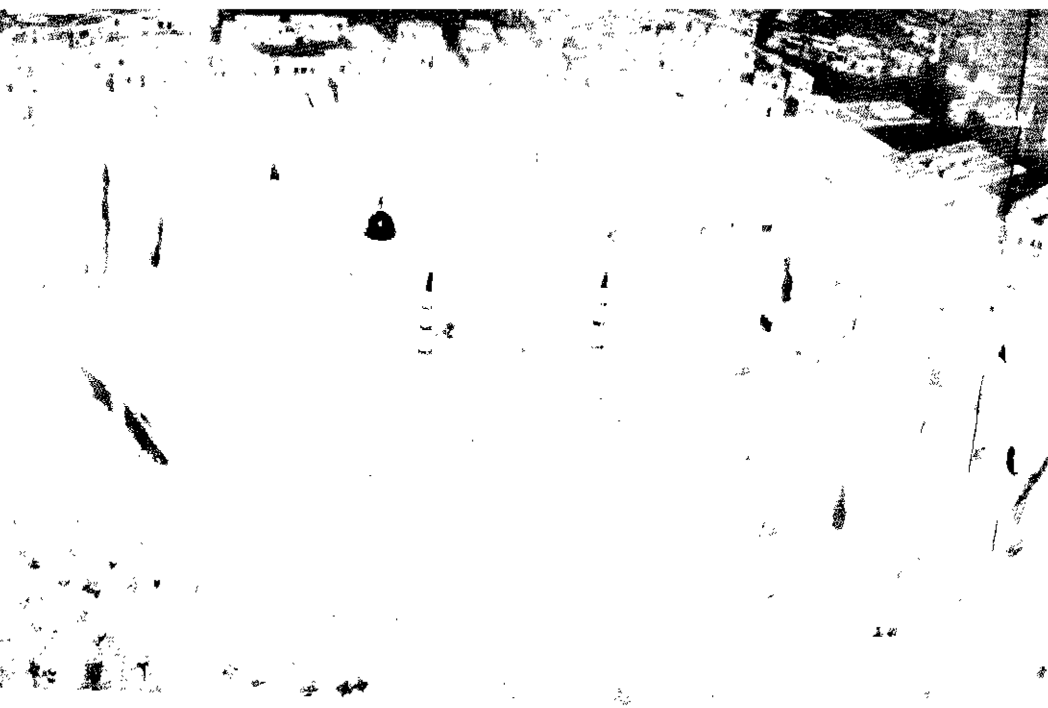
۲- أ: شارع ملک فیصل کے درمیان ترقیاتی سکیم سے قبل مدینہ منورہ کا منظر. ماڈل کا سائز ۳×۴=۱۲ مربع میٹر ہے۔

ب: ترقیاتی سکیم کی تکمیل کے بعد کا منظر ۳×۴=۱۲ مربع میٹر ہے۔

مزید تفصیل کیلئے ویب سائٹ: www.almadinah.org

ای میل: info@almadinag.org

ص.ب ۳۶۶۲ ، مدینہ منورہ ، فون ۸۲۷۰۵۶۱ ، فیکس ۸۲۲۶۴۸۵

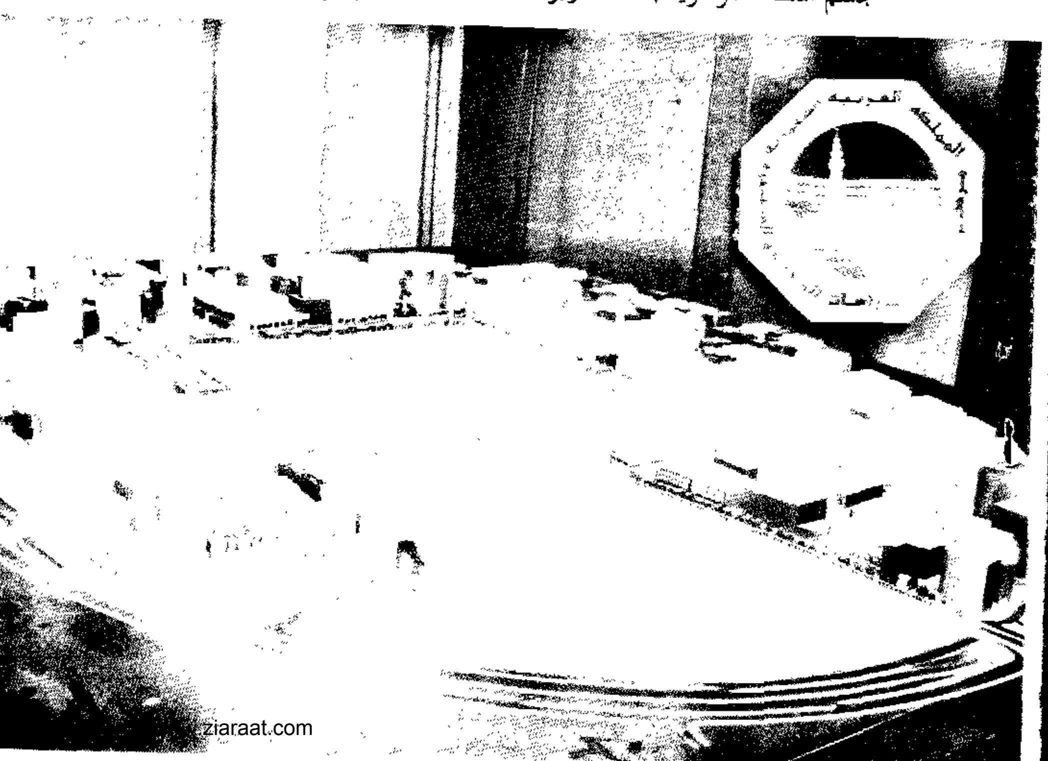


جانب من مجسم المدينة المنورة(منظر قديم)

مدینہ منورہ کا ماڈل (قدیم منظر)

مجسم المنطقة المركزية بعد التطوير

تعمیر وترقی کے بعد منطقہ مرکزیہ کا ماڈل



مدینہ منورہ، ترقیاتی پروگرام

خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز - حفظہ اللہ - نے فرمایا:

☆ حرمین شریفین اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی ترقی کیلئے میں جو کچھ کر سکتا ہوں اسمیں ایک لمحہ بھی تردّد نہیں کروں گا۔

☆ ان شاء اللہ ہم اسلام، مسلمانوں، بیت اللہ اور مسجد نبوی شریف کی خدمت کرتے رہیں گے۔

☆ آج مدینۃ الرسول ﷺ میں یہ اعلان کرتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جب سے میں نے اپنے وطن عزیز کا اقتدار سنبھالا ہے اس دن سے میری شدید خواہش تھی کہ میں اپنے لئے صاحب الجلالہ کی بجائے خادم حرمین شریفین کا لقب اپناؤں جو کہ میرے لئے باعث شرف ہے۔

☆ حکومت سعودیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے کہ جب تک اللہ کو منظور ہے طواف اعتکاف اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لئے حرمین شریفین پاک صاف رہیں اور ہر اُس چیز سے دور رہیں جو حج وعمرہ اور صحیح عبادت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

خادم حرمین شریفین - حفظہ اللہ - نے مدینہ منورہ کی ترقیاتی سکیموں کو آگے بڑھا کر اپنے اِن اقوال کو عملی جامہ پہنایا، مسجد نبوی شریف کی تعمیر و توسیع، تاریخی مساجد کی تعمیر و ترمیم، بقیع شریف کی توسیع، منطقہ مرکزیہ کی تنظیم نو اور سڑکوں کا جال اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے۔ پہلی رنگ روڈ کی تنظیم و توسیع، ۲۷ کیلو میٹر لمبی دوسری

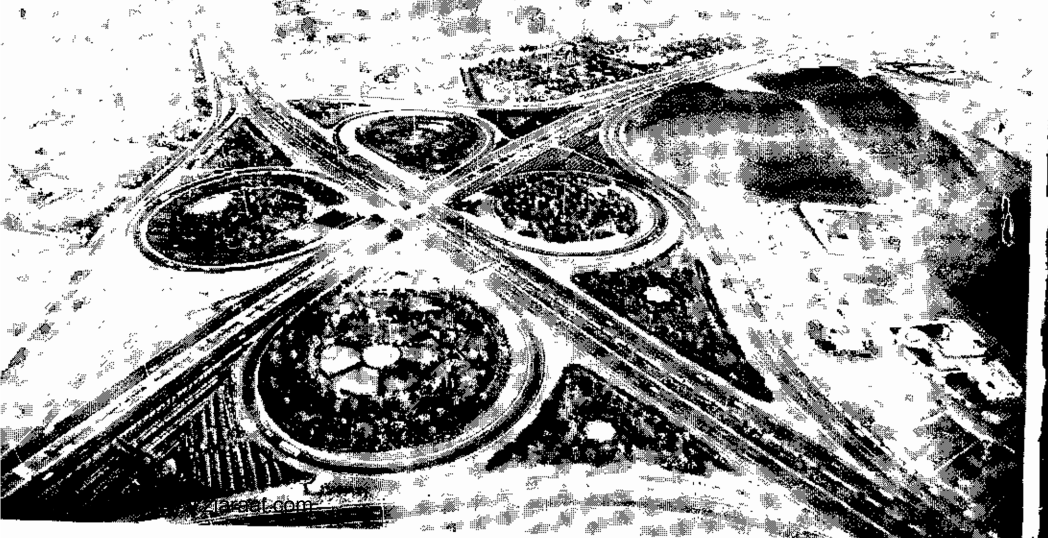


منظر للمدينة المنورة سنة ١٣٢٠هـ

1905 میں مدینہ منورہ کا ایک منظر

منظر للمدينة المنورة بعد التطوير

مدینہ منورہ کا ایک جدید منظر

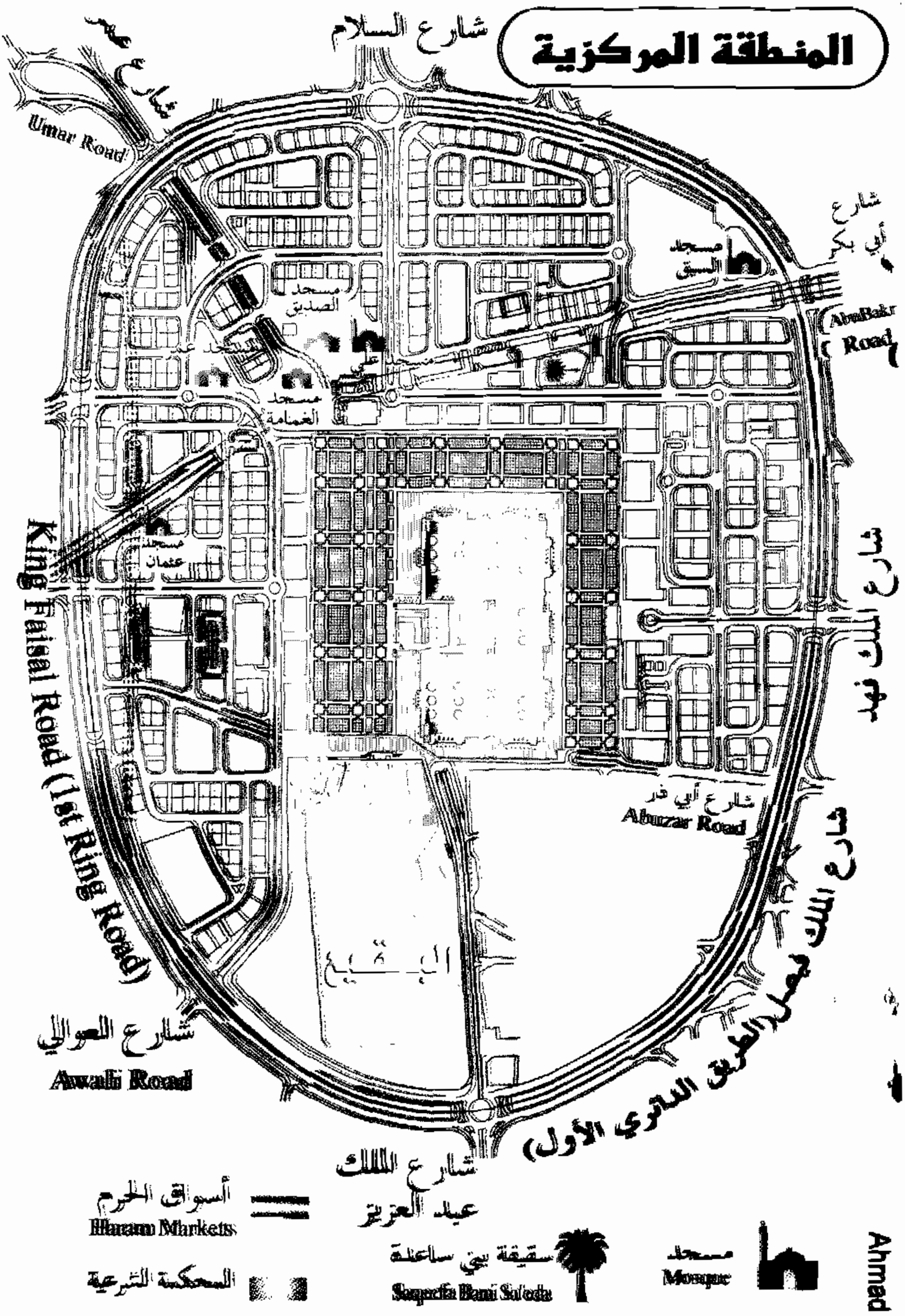


رنگ روڈ اور ۷۰ کیلو میٹر لمبی تیسری رنگ روڈ، مسجد نبوی شریف سے ۱۳ کیلو میٹر لمبی کنگ عبدالعزیز روڈ اور جبل احد تک کنگ فہد روڈ کے علاوہ بہت سی سڑکوں کی تعمیر نے وقت کی بچت کے ساتھ ساتھ نقل وحرکت کو آسان بنا دیا ہے اور تعمیر وترقی کی نئ راہیں کھلی ہیں۔

☆ یہاں اس خوبصورت حقیقت کا اظہار بھی مناسب ہے کہ مدینہ منورہ کی مرکزی اور ذیلی شاہراہوں کو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام وعلماء امت رضی اللہ عنہم کیطرف منسوب کیا گیا ہے مثلاً: شارع سلطانہ کا نیا نام شارع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، شارع مکہ قدیم کا نام شارع عمر فاروق رضی اللہ عنہ، شارع عیون کا نام شارع عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، شارع عوالی کا نام شارع علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہے نیز شارع تبوک کا نام شارع خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور احد جانے والی ایک سڑک کا نام شارع سید الشہداء رضی اللہ عنہ ہے وغیرہ۔

دوسرے شہروں سے ملانے کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۴۴۳ کیلو میٹر لمبی شارع ہجرہ اور ینبع کو ملانے کیلئے ۱۷۳ کیلو میٹر اور قصیم کو ملانے کے لئے ۴۵۰ کیلو میٹر لمبی سڑکیں بچھائی گئی ہیں جبکہ قدیم سڑکیں اِن سے لمبی اور تنگ تھیں۔

ترقی کے دیگر شعبوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے سکول کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام، زراعت کی ترقی، تفریحی پارک، پانی، بجلی اور اتصالات وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں مسلسل ترقی کیلئے شبانہ روز محنت جاری ہے جسے ہر وہ شخص عملاً دیکھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیام مدینہ منورہ اور زیارت کا شرف بخشا ہے۔


المنطقة المركزية
شارع السلام
Umar Road
شارع
أبي بكر
AbuBakr Road
مسجد السبق
مسجد الصديق
مسجد علي
مسجد الغمامة
مسجد عثمان
King Faisal Road (1st Ring Road)
شارع الملك فهد
شارع أبي ذر
Abuzar Road
البقيع
شارع الملك فيصل (الطريق الدائري الأول)
شارع العوالي
Awali Road
شارع الملك عبد العزيز
أسواق الحرم
Haram Markets
المحكمة الشرعية
سقيفة بني ساعدة
Saqeefa Bani Sa'eda
مسجد
Mosque
Ahmad

اہم مصادر ومراجع

۱. القرآن الكريم

۲. آثار المدينة المنورة . عبدالقدوس الأنصاری (ت: ۱۴۰۳ھـ

۳. أخبار مدينة الرسول ﷺ محمد محمود بن النجار (ت: ۶۴۳ھـ)

۴. أسبوع العناية بالمساجد ۱۴۱۳ھـ، وزارة الأوقاف

۵. الاستبصار فی معرفة الصحابة من الأنصار . ابن قدامة المقدسي

۶. تاريخ المدينة المنورة . عمر بن شبة النميري (ت: ۲۶۲ھـ)

۷. تاريخ معالم المدينة المنورة قديماً وحديثاً . أحمد ياسين الخياري (ت: ۱۳۸۰ھـ)

۸. تحقيق النصرة بتلخيص معالم دار الهجرة . زين الدين المراغي (ت: ۱۳۸۰ھـ)

۹. التعريف بما آنست الهجرة من معالم دار الهجرة . محمد المطری (ت: ۷۴۱ھـ)

۱۰. تفسير القرطبی . أبو عبدالله محمد القرطبي (ت: ۶۸۱ھـ)

۱۱. تفسير الطبری . أبو جعفر محمد بن جرير الطبري (ت: ۳۱۰ھـ)

۱۲. تفسير القرآن العظيم . عماد الدين إسماعيل بن كثير (ت: ۷۷۴ھـ)

۱۳. الجامع لأبی عيسی الترمذی . (ت: ۲۷۹ھـ)

۱۴. الجامع الصحيح . أبو عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري (ت: ۲۵۶ھـ)

۱۵. جوامع السيرة النبوية ابن حزم (ت: ۴۶۵ھـ)

۱۶. الجواهر الثمينة في محاسن المدينة محمد كبريت الحسيني (ت: ۱۰۷۰ھـ)

۱۷. خلاصة الوفاء نور الدين السمهودي (ت: ۹۱۱ھـ)

۱۸. الجامع الصحيح . أبو الحسين مسلم بن الحجاج (ت: ۲۶۱ھـ)

١٩. دليل الإنجازات السنوى ١٤٠٩هـ. وزارة الحج والأوقاف

٢٠. السنن لأبى داود السجستانى. (ت: ٢٧٥هـ)

٢١. السنن لأبى عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه (ت: ٢٧٣هـ)

٢٢. السيرة النبوية أبو محمد عبدالملك بن هشام

٢٣. الطبقات الكبرى محمد بن سعد (ت: ٢٣٠هـ)

٢٤. عمدة الأخبار في مدينة المختار. أحمد بن عبدالحميد العباسي (ت: القرن الحادى عشر الهجرى)

٢٥. فتح البارى. الحافظ ابن حجر العسقلاني (ت: ٨٥٢هـ)

٢٦. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. نور الدين الهيثمي (ت: ٨٠٧هـ)

٢٧. مجموع فتاوى شيخ الإسلام ابن تيمية

٢٨. المدينة المنورة بين الماضى والحاضر. إبراهيم العياشى (ت: ١٤٠٠هـ)

٢٩. المدينة المنورة تطورها العمرانى. صالح لمعي مصطفى

٣٠. المدينة المنورة في رحلة العياشي أبو سالم عبدالله العياشي

٣١. مرآة الحرمين الشريفين. إبراهيم رفعت باشا (ت: ١٣٥٣هـ)

٣٢. المساجد الأثرية في المدينة النبوية. د/ محمد إلياس عبدالغنى

٣٣. المسند الإمام أحمد بن حنبل

٣٤. المغانم المطابة فى معالم طابة. مجد الدين محمد الفيروز آبادى (ت: ٨١٧هـ)

٣٥. وصف المدينة المنورة. علي بن موسى الأفندى

٣٦. وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ نور الدين علي السمهودي (ت: ٩١١هـ)

٣٧. هذه بلادنا. وزارة الإعلام ١٤٠٩هـ)

فہرست مضامین

انصار کے بعض قبائل

مدینہ منورہ کی بعض وادیاں

مدینہ منورہ کے بعض تاریخی کنویں

مدینہ منورہ کے اہم اسلامی مراکز

158

اپنے بچوں کی معلومات کیلئے یہ الیکٹرانک کاپی بنائی

منظر عباس — طالب دعا